امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق کتاب فضائل القرآن کا پہلا اُردو ترجمہ

معجزۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



امام ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: نوید احمد ربانی — فوائد، تحقیق و تخریج: علامہ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

نظر ثانی: مفتی و شیخ الحدیث ابو عبد السلام محمد اکرم جمیل حفظہ اللہ

ولقد یسرنا القرآن للذکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

فرمانِ الٰہی

(اے نبی ﷺ) فرمادیجئے: "اگر تمام انسان اور جنات اس بات پر جمع ہو جائیں کہ وہ اس قرآن کے مثل (کوئی دوسرا کلام بنا) لائیں گے تو (بھی) وہ اس کی مثل نہیں لاسکتے اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار بن جائیں۔"

(سورۃ بنی اسرائیل، آیت 88)

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرۂ آفاق کتاب "فضائل القرآن" کا پہلا اردو ترجمہ

فضائل القرآن

اردو ترجمہ

معجزۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تالیف:

امام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: نوید احمد ربانی   فوائد تحقیق وتخریج: علامہ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

نظر ثانی: مفتی وشیخ الحدیث ابو عبدالسلام محمد اکرم جمیل

ناشران

بک کارنر

شوروم: بالمقابل اقبال لائبریری بک سٹریٹ جہلم پاکستان

فون نمبر 0544-614977 موبائل 0323-5777931

پرنٹرز- پبلشرز- کمپوزرز- ڈیزائنرز- بک سیلرز- ہول سیلرز اینڈ لائبریری آرڈر سپلائیرز

Mojza-e-Mustafa ﷺ
Imam Abu `Abd ar-Rahmān Ahmed bin Shoaib al-Nasa'i رحمہ اللہ
Translation by: Naveed Ahmed Rabbani
Jhelum: Book Corner. 2014
320p.
1. Islam - Quraniyat
ISBN: 978-969-9396-68-7

اشاعت : جنوری **2014**ء
نام کتاب : معجزۂ مصطفی ﷺ
تالیف : امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ
مترجم : نوید احمد ربّانی
فوائد، تحقیق وتخریج : علامہ غلام مصطفی ظہیر امن پوری
نظر ثانی : مفتی وشیخ الحدیث ابوعبدالسلام محمد اکرم جمیل
پروف ریڈنگ : حافظ ذیشان ایوب
تزئین واہتمام : شاہد حمید/ ولی اللہ
معاونین : گگن شاہد/ امر شاہد
سرورق : ضیاء الرحمٰن
مطبع : بی پی ایچ پرنٹرز، لاہور

اِلتماس: اللہ ربّ العزت کے فضل وکرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتاب کے ترجمے، پروف ریڈنگ، ایڈیٹنگ، طباعت، تصحیح اور جلد بندی میں انتہائی احتیاط کی گئی ہے۔ تاہم غلطی کا احتمال بہرحال باقی رہتا ہے۔ بشر ہونے کے ناطے اگر سہواً غلطی رہ گئی ہو یا صفحات دُرست نہ ہوں تو ناشر، پروف ریڈرز اور طابع ہر قسم کے سہو پر اللہ غفور الرحیم سے عفو وکرم کے خواست گار ہیں۔ قارئین سے گزارش ہے کہ کتاب میں اگر کہیں بھی غلطی یا خامی نظر آئے تو ازراہِ کرم مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں دُرستگی عمل میں لائی جاسکے۔ ادارہ "بک کارنرز جہلم" کے متعلقین اپنے کرم فرماؤں کے تعاون کیلئے بے حد شکر گزار ہیں۔ (ناشر)

BOOK CORNER SHOWROOM
Opposite Iqbal Library, Book Street, Jhelum, Pakistan
Ph: +92 (0544) 614977, 621953 - Mob: 0323-577931, 0321-5440882
http://www.bookcorner.com.pk - email: bookcornershowroom@gmail.com

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ

یہ قرآن لوگوں کیلئے دانائی کی باتیں ہیں اور جو
یقین رکھتے ہیں اُن کیلئے ہدایت اور رحمت ہے۔

القرآن الکریم

(سورۃ الجاثیہ، آیت ۲۰)

مدحت النبی ﷺ

وَاَحسَنُ مِنکَ لَم تَرَقَطُّ عَینی
وَاَجمَلُ مِنکَ لَم تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقتَ مُبَرَّأً مِن کُلِّ عَیبٍ
کَاَنَّکَ قَد خُلِقتَ کَمَا تَشَاءُ

"آپ ﷺ سے زیادہ حسین میری آنکھ نے کبھی دیکھا ہی نہیں اور آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت کسی ماں نے جنا ہی نہیں، آپ ﷺ کو ہر عیب سے مبرّا پیدا کیا گیا، گویا آپ ﷺ کی تخلیق آپ ﷺ کی مرضی اور چاہت کے عین مطابق کی گئی ہے۔"

(دیوان حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ)

فہرست

عرضِ مترجم

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام حقیقی ہے۔ اُس کی کمال صفات میں سے ہے، اس کا حفظ، فہم اور عمل آسان کر دیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ حفظ قرآن کا بے حد شوق رکھتے تھے، سیدنا جبرائیل علیہ السلام پڑھتے تو آپ ﷺ بھی پڑھتے، یہ پڑھنا آپ ﷺ پر مشکل ہوتا تو حکم ہوا آپ جلدی مت کیجئے، جب فرشتہ آپ پر قرآن کریم کی تلاوت کرے تو آپ خاموش رہیں۔ ہم خود آپ کے سینہ اطہر میں اسے محفوظ کر دیں گے۔ پھر آپ بغیر بھولے اسے لوگوں پر پڑھا کریں گے۔ البتہ ''رب زدنی علما'' کی دعا ضرور کیا کریں۔ یوں حفظ قرآن آسان ہو جائے گا۔ اس کا حفظ و ضبط اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے، جو سب سے پہلے سیدنا محمد ﷺ پر ہوا۔

جب عربی اور عجمی کے لئے قرآن مجید کا یاد کرنا، اس کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا آسان ہے تو اس کوشش میں ہر وقت سرگرداں رہنا چاہئے۔ ادنیٰ تغیر اور اقل تحریف کے بغیر قرآن کریم کا حفظ اور سنت کا ضبط ایسا بے مثال عمل ہے، جس نے امت محمدیہ کی فضیلت کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ انسان خالی الذہن پیدا ہوا، اس کے دل میں انتہائی مختصر مدت میں اتنی عظیم کتاب کا محفوظ ہو جانا اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ اور قرآن

حکیم کا اعجاز ہے۔جس نے قرآن مجید کو حفظ کیا، اس میں فہم حاصل کیا، اس نے دستور حیات یاد کرلیا۔قرآن مجید کا حفظ اہل جنت کا عمل، قرب الٰہی کا ذریعہ اور سعادۃ الدارین ہے۔صحابہ کرام، ائمہ عظام اور اہل علم قرآن کریم کے حفظ، فہم ومعانی اور فقہ واحکام پر ایک دوسرے سے بازی لے جانے کو دنیا وآخرت کی بھلائی تصور کرتے تھے۔

كَلَّا إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ ، فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَهُ

''سچی بات تو یہ ہے کہ یہ قرآن ایک نصیحت ہے، اب جو چاہے اسے یاد کرلے۔''

[سورۃ المدثر:54،55]

اسلامی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ پانچ سال کے بچے سے لے کر ساٹھ سال کے بزرگ نے اس کتاب مبین کو حفظ کیا۔افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج ہم اس سعادت سے محروم ہیں۔لوگ اپنے بچوں کر قرآن کریم حفظ نہیں کرواتے۔ہماری رائے کے مطابق ہر مسلمان بچے اور بچی کا بنیادی حق ہے کہ اسے قرآن کریم حفظ کروایا جائے، قرآن مجید کی برکت سے اس کا دل ودماغ کھل جائے گا۔اس میں چھپی ہوئی صلاحیتیں ابھریں گی۔وہ تعلیم کے ہر میدان میں کامیابی اور کامرانی کی بلندیوں کو چھوئے گا۔دنیا کی ترقی کا راز اس کے ہاتھ لگ جائے گا۔والدین لاعلمی یا غفلت کی بنیاد پر بچوں کی توانائیاں دیگر کاموں میں ضائع کردیتے ہیں، یوں ان کے قیمتی ماہ وسال کا بھاری نقصان ہوجاتا ہے۔لوگ ذہین، صحت منداور خوبصورت بچوں کو دنیا کے پیچھے لگادیتے ہیں، جبکہ کند ذہن، غبی اور کسی بھی حوالے سے معذور بچوں کو

دینی مدارس کے حوالے کر دیتے ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ بلا امتیاز ہر بچہ قرآن مجید کا حافظ ہو۔ بے شک وہ سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے تعلیمی مراحل طے کرے، وہ بیک وقت پروفیسر بھی ہو اور حافظ بھی، ڈاکٹر بھی ہو، حافظ بھی، انجینئر بھی ہو، حافظ بھی، تاجر بھی ہو، حافظ بھی، وہ اسلامی معاشرے کا مفید فرد بھی ہو اور کتاب اللہ کا حافظ اور قاری بھی ہو۔

الغرض کسی بھی شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ ہو، مگر کلام الٰہی اس کے سینے میں محفوظ ہو، یوں اس کا سینہ ہر وقت نور سے روشن اور خوشبو سے معطر رہے گا۔ قرآن حکیم کی برکتیں اس کی صلاحیتوں کو نکھار کر اُس کو ہر میدان میں کامیاب اور کامران کریں گی۔

ایسا کیسے ممکن ہو؟ کہ جب تعلیم قرآن مجید کو مکتب تک محدود کر دیا گیا ہو۔ دنیاوی تعلیم کے لئے جگہ جگہ اعلیٰ ادارے قائم ہوں۔ جبکہ تعلیم قرآن کا اہتمام مساجد میں بھی نہ ہو۔

المیہ یہ ہے کہ مدارس کی تعداد اس قدر کم ہے کہ ہر بچے کے لئے بآسانی وہاں تعلیم حاصل کرنا ممکن نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ دینی ادارے ان سہولتوں سے محروم ہیں، جو کہ ہر انسان کا بنیادی حق ہیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ مذہبی اداروں میں مربی اساتذہ کا فقدان ہے۔

اسی طرح اسلامی معاشروں کے اکثر بچے قرآن مجید کے حفظ سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت ''عقل'' سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتے، جو ان کا حق ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کیا خوب فرمایا:

مَنْ حَفِظَ الْقُرْآنَ عَظُمَتْ قِيمَتُهُ

''جس نے قرآن حفظ کیا اس کی قدر و منزلت بڑھ گئی۔''

[شرف اصحاب الحدیث للخطیب ص:69، جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبدالبر:2233؛ المدخل للبیہقی:511؛ وسندہ صحیح]

قرآن مجید دستور حیات ہے۔ جو انسان کی دینی اور دنیاوی ضرورتوں کو مفصل بیان کرتا ہے۔ لہٰذا کلام الٰہی کے معانی و مطالب اور مفاہیم کی تعلیم ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس میں تدبر و تفکر کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ عمل کے لئے اتاری گئی کتاب ہے۔ جو بھی اس میں غور کرتا ہے، اس کے لئے خیر کی راہیں کھلتی چلی جاتی ہیں۔ قرآن فہمی فلاح دارین کی ضمانت ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بجا فرمایا ہے:

العِلْمُ قَبْلَ القَوْلِ وَالعَمَلِ

''قول و عمل سے پہلے علم حاصل کرنا ضروری ہے۔''

یہی غلبہ اور قیام دین کی بہترین کوشش بھی ہے۔ جو قومیں عمل کی بنیاد علم پر نہیں رکھتیں وہ کبھی کامیابی کی سیڑھی پر قدم نہیں رکھ سکتیں۔ علم نافع اور عمل صالح کا آپس میں چولی دامن کا تعلق ہے۔ ہر مسلمان کا فرض بنتا ہے کہ وہ قرآن مجید کو سمجھے اور اس میں غور و خوض کرے۔ علمائے حق سے استفادہ کرے۔ یا فہم سلف و صالحین کے منہج پر لکھی گئی تفاسیر کو اپنے مطالعہ میں لائے۔ اس حوالے سے ''تفسیر ابن کثیر'' بے مثال تفسیر ہے۔ اسی طرح علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر ''فتح القدیر'' اور عالم عرب کے

عظیم عالم عبدالرحمٰن بن ناصر سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی ''تفسیر السعدی'' کا مطالعہ بھی ان شاء اللہ نفع مند ثابت ہوگا۔

اسی ضمن میں مسلمانوں کی خیرخواہی چاہتے ہوئے الحافظ، شیخ الاسلام، ناقد الحدیث، صاحب السنن الامام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی النسائی رحمۃ اللہ علیہ (215۔303ھ) نے ''فضائل القرآن'' کے نام سے موسوم مجموعہ پیش کیا ہے۔ پیش نظر کتاب اپنے موضوع میں جامع اور انتہائی مفید ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن کے بارے میں بنیادی معلومات جمع کی ہیں۔ کتاب چونکہ عربی زبان میں تھی۔ اس لئے اردودان طبقہ کے لئے اس سے استفادہ ایک مشکل امر تھا۔ اللہ رب العزت کی خاص توفیق اور فضل عظیم سے ہم نے اسے اردو قالب میں ڈھالنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ کتاب کا ترجمہ مفہومانہ پیرائے میں کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ دوران ترجمہ اس بات کو ضروری طور پر مدنظر رکھا گیا ہے کہ آسان الفاظ کا استعمال کیا جائے۔ سعی بلیغ کی گئی ہے کہ متن حدیث اور ترجمہ میں اسلوب ہم آہنگ ہو۔

ہم اپنی اس کوشش میں کس قدر کامیاب ہوئے ہیں اس کا فیصلہ تو قارئین ہی کریں گے، لیکن اہل علم سے التماس ہے کہ ہماری بھرپور کوشش کے باوجود بھی اگر کسی مقام پر غلطی نظر آئے تو ہمیں مطلع فرما کر ضرور اس نیک کام میں اپنا حصہ ڈالیں، ایسے ہر خیرخواہ کی راہنمائی اور مثبت تنقید کا کھلے دل سے استقبال اور اعتراف کیا جائے گا، اس ہمدردی کے شکرگزار بھی ہوں گے۔

ناسپاسی ہوگی اگر یہاں ہم اپنے ان رفقا کا ذکر نہ کریں کہ جنہوں نے اس کاوش میں ہمارا ساتھ دیا، اس فہرست میں سب سے پہلا نام فضیلۃ الشیخ علامہ غلام

مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ کا ہے کہ جنہوں نے اپنی مصروفیات میں سے قیمتی وقت نکال کر ہماری خواہش پر اس کتاب کی شاندار تحقیق وتخریج اور علمی فوائد کے اہم فریضہ کو بخوبی سرانجام دیا، اللہ رب العزت ان کے علم وعمل میں مزید برکت فرمائے۔ نظر ثانی کے محنت طلب کام کو ہمارے استادِ محترم شیخ الحدیث ابوعبدالسلام محمد اکرم جمیل حفظہ اللہ نے اپنی تدریسی مصروفیات سے وقت نکال کر مکمل کیا۔ پروف ریڈنگ کا حساس کام ہمارے قابل احترام دوست حافظ ذیشان ایوب حفظہ اللہ نے بڑی عرق ریزی کے ساتھ سرانجام دیا۔ برادرم مولانا عثمان عبدالغفور حفظہ اللہ نے بھی اس کتاب کی تیاری میں بھرپور ساتھ دیا۔ ان خیر خواہ رفقاء کے علاوہ بھی جن ساتھیوں نے اس کتاب کی تیاری میں ہمارا ساتھ دیا ہم ان کے بے حد شکر گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ دین سلام کی خدمت مزید توفیق عطا فرمائے۔

اس عاجزانہ کوشش کو ملک پاکستان کا مشہور ومعروف ادارہ بک کارنر جہلم اپنے خاص روایتی انداز میں شائع کر رہا ہے۔

آخر میں مولائے رحیم وکریم سے عاجزانہ دعا ہے کہ اس کاوش کو قبول فرما کر ہمارے لئے، ہمارے اساتذہ، والدین اور دوستوں کے لئے روز محشر ذریعہ نجات بنادے۔

آمین یارب العالمین!

خادم العلم والعلما

نوید احمد ربانی

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی

نام وکنیت

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام: احمد بن شعیب بن علی بن سنان النسائی اور کنیت ابو عبد الرحمٰن ہے۔

ولادت

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ ۲۱۵ھ میں ''خراسان'' کے ایک مشہور شہر ''نساء'' میں پیدا ہوئے۔

(تذکرہ الحفاظ للذہبی:2/698)

تحصیل علم کے لیے سفر

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تحصیل علم کے لیے دور دراز کے سفروں کا ذکر ملتا ہے۔ جن میں حجاز، عراق، شام، جزائر اور خراسان کے علاقے زیادہ نمایاں ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا پہلا سفر خراسان کی طرف تھا، وہاں مشائخ سے استفادہ کے بعد بغداد تشریف لے گئے۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے طلبِ* حدیث کی خاطر سفر کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''آپ رحمۃ اللہ علیہ نے طلبِ حدیث کے لیے مختلف علاقوں کا سفر کیا اور بڑے بڑے ائمہ کی صحبت میں علم حدیث کی سماعت کی۔''

[البدایۃ والنہایۃ: 140/11]

جن جن اساتذہ کی صحبت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علم حدیث حاصل کیا، ان کے علاقوں سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سفر کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے اور ان کے طبقات سے کچھ ترتیب بھی قائم کی جا سکتی ہے۔

تصانیف

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کا تصنیفی میدان بھی بہت وسیع ہے۔ اسماء الرجال کا علم ہو یا حدیث کا، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اس میدان میں بڑے نمایاں طور پر جانے جاتے ہیں، ذیل میں ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چند مشہور تصانیف کے نام ذکر کر رہے ہیں:

1- السنن الکبریٰ

یہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے مشہور کتاب ہے جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اکثر کتب بھی درج ہیں ان کو ذیل میں رقم کیا جا رہا ہے۔

1- الخصائص علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

اللہ ربُّ العزت کی خاص توفیق کے ساتھ اس کتاب کو ادارہ بک کارنر شوروم اپنے خاص روایتی انداز میں پہلی مرتبہ تحقیق وتخریج اور علمی فوائد کے اعلیٰ معیار کے ساتھ شائع کر چکا ہے، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں

تحقیق اور علمی معلومات کا بیش بہا خزانہ آپ کے مطالعہ کا منتظر ہے۔

2- عمل الیوم واللیلة للنسائی

3- فضائل القرآن للنسائی

مسلمانوں کی خیر خواہی چاہتے ہوئے الحافظ، شیخ الاسلام، ناقد الحدیث، صاحب السنن الامام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی النسائی رحمۃ اللہ علیہ (215۔303ھ) نے ''فضائل القرآن'' کے نام سے موسوم مجموعہ پیش کیا ہے۔ پیش نظر کتاب اپنے موضوع میں جامع اور انتہائی مفید ہے۔امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن کے بارے میں بنیادی معلومات جمع کی ہیں۔یہ کتاب ادارہ بک کارنر جہلم کے خاص اشاعتی انداز میں نہایت شاندار تحقیق و تخریج، علمی فوائد اور اردو ترجمہ کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

4- فضائل الصحابة للنسائی

یہ کتاب ادارہ بک کارنر جہلم اپنے خاص اشاعتی انداز میں نہایت شاندار تحقیق و تخریج اور علمی فوائد کے ساتھ شائع کر چکا ہے۔جس میں اکہتر [71] صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دلنشیں اور ایمان فروز تذکرہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے مختصر انداز میں پیش کیا ہے۔ بلامبالغہ پیش نظر کتاب اپنے موضوع میں سب سے جامع ہے۔کتاب ہٰذا میں کل دوسو چوراسی [284] احادیث ہیں۔ان میں ہمارے محترم محقق فضیلۃ الشیخ علامہ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ کی تحقیق کے مطابق دوسو چھیاسٹھ [266] احادیث صحیح ہیں اور ان میں اکثر احادیث صحیح بخاری و صحیح مسلم کی ہیں۔باقی صرف

اٹھارہ[18]روایات کی اسناد کمزور ہیں۔

5- عشرة النساء

6- الجمعة للنسائى

7- وفاة النبى للنسائى

مذکورہ بالا کتابیں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب السنن الکبریٰ میں درج ہیں۔

2- السنن الصغرىٰ[المجتبىٰ]

3- تفسير النسائى

4- الضعفاء والمتروكون للنسائى

5- الطبقات للنسائى

6- تسمية فقهاء الأمصار من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم

7- تسمية من لم يرو عنه غير رجل واحد

8- جزء فيه مجلسان من إملاء النسائي

9- اسئلة للنسائى فى الرجال

10- ذكر المدلسين

اساتذہ کرام

جن ائمہ حدیث سے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے علم حدیث کے ساتھ دیگر علوم میں

استفادہ کیا ہے، ان کے نام درج ذیل ہیں:

1۔ امام قتیبہ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ

2۔ امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ

3۔ امام ہشام بن عمار رحمۃ اللہ علیہ

4۔ امام محمد بن نصر المروزی رحمۃ اللہ علیہ

5 امام ابوکریب رحمۃ اللہ علیہ

6۔ امام سوید بن نصر رحمۃ اللہ علیہ

7۔ امام محمود بن غیلان رحمۃ اللہ علیہ

8۔ امام محمد بن بشار رحمۃ اللہ علیہ

9۔ امام علی بن حجر رحمۃ اللہ علیہ

10۔ امام ابوداؤد سلیمان السجستانی رحمۃ اللہ علیہ

11۔ امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ

12۔ امام حارث بن مسکین رحمۃ اللہ علیہ

تلامذہ

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ کا سلسلہ بہت وسیع ہے جن میں سے چند مشہور کا تذکرہ ہم ذیل میں کر رہے ہیں:

1۔ امام محمد بن نصر المروزی رحمۃ اللہ علیہ

2۔ امام ابوبکر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

3۔ امام ابوالحسن بن رشیق العسکری رحمۃ اللہ علیہ

4۔ امام حافظ ابو القاسم اندلسی رحمۃ اللہ علیہ

5۔ امام علی بن ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ

6۔ امام ابو بکر بن حداد فقیہ رحمۃ اللہ علیہ

7۔ امام ابو جعفر عقیلی رحمۃ اللہ علیہ

8۔ امام ابو علی بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ

9۔ امام حافظ ابو علی نیشا بوری رحمۃ اللہ علیہ

10۔ امام ابو القاسم طبرانی رحمۃ اللہ علیہ

اہل علم کے نزدیک مقام ومرتبہ

اللہ رب العزت نے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک بہت بڑے مرتبے پر فائز کیا تھا۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ جب امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ حدیث بیان کریں، تو مقدم کون ہوگا؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرمایا:

فإنه لم يكن مثله أقدم عليه أحدا ولم يكن في الورع مثله

''ان کے ہم پلہ کوئی نہیں، وہ اپنے معاصرین میں سب سے مقدم ہیں، نہ تقویٰ میں کوئی ان کے ہم مثل ہے۔''

[سوالات السہمی: 111]

حافظ ابن الصلاح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

النَّسائيُّ إمامٌ حُجَّةٌ فِي الجَرْحِ والتَّعْدِيلِ

''امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ جرح وتعدیل میں حجت ہیں۔''

[مقدمۃ ابن الصلاح، ص:493]

علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

سَمِعت شَيخنَا أَبَا عبد الله الذهبی الْحَافِظ وَسَأَلته أَيهمَا أحفظ مُسلم بن الْحجَّاج صَاحب الصَّحِيح أَو النسائی فَقَالَ النسائی

''میں نے اپنے استاذ ابو عبداللہ ذہبی الحافظ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ الصحیح کے مصنف مسلم بن الحجاج رحمۃ اللہ علیہ زیادہ حافظہ والے ہیں یا امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ؟۔ انہوں نے جواب دیا کہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ۔''

[طبقات الشافعیۃ:16/3]

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات کو ''سیر اعلام النبلاء'' میں ان الفاظ کے ساتھ شروع کرتے ہیں:

الإِمَامُ الحَافِظُ الثَّبْتُ، شَيْخُ الإِسْلاَمِ، نَاقِدُ الحَدِيْثِ، أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْمَدُ بنُ شُعَيْبِ بنِ عَلِيِّ بنِ سِنَانَ بنِ بَحْرِ الخُرَاسَانِيُّ، النَّسَائِيُّ، صَاحِبُ السُّنَنِ۔

[سیر اعلام النبلاء:126/14]

آگے چل کر مزید فرماتے ہیں:

وَكَانَ مِنْ بُحُوْرِ العِلْمِ، مَعَ الفَهْمِ، وَالإِتْقَانِ، وَالبَصَرِ، وَنَقْدِ الرِّجَالِ، وَحُسْنِ التَّأْلِيْفِ.جَالَ فِي طَلَبِ العِلْمِ فِي خُرَاسَانَ، وَالحِجَازِ، وَمِصْرَ، وَالعِرَاقِ، وَالجَزِيْرَةِ، وَالشَّامِ، وَالثُّغُوْرِ، ثُمَّ اسْتَوْطَنَ مِصْرَ، وَرَحَلَ الحُفَّاظُ إِلَيْهِ، وَلَمْ يَبْقَ لَهُ نَظِيْرٌ فِي هَذَا الشَّأْنِ.

”آپ رحمۃ اللہ علیہ فہم واتقان اور بصیرت میں علم کے سمندر اور اچھے قلم کار تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے طلب علم کے لئے خراسان، حجاز، مصر، عراق، جزیرہ، شام اور ثغور کا سفر کیا پھر آخر میں مصر میں سکونت پذیر ہو گئے، حدیث کے حفاظ نے طلب علم کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف رخ کیا۔اس شان وعظمت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نہیں۔“

[سیر اعلام النبلاء:126/14]

الغرض امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے کمال وفضل کا اعتراف جملہ محدثین اور اصحاب الطبقات کے ہاں مسلم ہے۔ جرح وتعدیل کا علم ہو یا علم حدیث امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اس میں نمایاں حیثیت رکھتے تھے۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَكَذَلِكَ أَثْنَى عَلَيْهِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الأَئِمَّةِ وَشَهِدُوا لَهُ

بِالْفَضْلِ وَالتَّقَدُّمِ فِي هَذَا الشَّأْنِ.

''اسی طرح بہت سے ائمہ حدیث نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف کی ہے اور حدیث کے معاملہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فضل اور برتری کی شہادت دی ہے۔''

[البدایۃ والنہایۃ:140/11]

وفات

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ۳۰۳ ہجری میں ہوئی۔ شہادت کے متعلق منقول واقعہ ثابت نہیں ہے۔

ثَوَابُ الْقُرْآنِ

قرآن مجید کے متعلقہ اجر وثواب

كَيْفَ نُزُولُ الْوَحْيِ

ا۔نزول وحی کی کیفیت کا بیان

1- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «لَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنَزَّلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا»

ا۔ سیدہ عائشہ اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم دونوں بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے (بعثت کے بعد) مکہ مکرمہ میں دس سال گزارے۔ جن میں

آپ ﷺ پر قرآن کریم کی وحی کا نزول ہوتا رہا، مدینہ منورہ میں بھی دس سال تک قیام فرمایا۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:4464

فوائد الحدیث:

۱۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

أُنْزِلَ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، ثُمَّ نَزَلَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي عِشْرِينَ سَنَةً

''ایک ہی دفعہ مکمل قرآن مجید لیلۃ القدر کی رات آسمانِ دُنیا کی طرف نازل کیا گیا، پھر وہاں سے [نبی کریم ﷺ پر بقدر ضرورت] بیس سالوں میں نازل ہوا۔''

[فضائل القرآن لابی عبید القاسم بن سلام ص: 367؛ وسندہ صحیح]

۲۔ اہل سنت والجماعت کے مشہور مفسر حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

أَمَّا إِقَامَتُهُ بِالْمَدِينَةِ عَشْرًا فَهَذَا مَا لَا خِلَافَ فِيهِ، وَأَمَّا إِقَامَتُهُ بِمَكَّةَ بَعْدَ النُّبُوَّةِ فَالْمَشْهُورُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً؛ لِأَنَّهُ، عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، أُوحِيَ إِلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً، وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً عَلَى الصَّحِيحِ، وَيُحْتَمَلُ أَنَّهُ حَذَفَ مَا زَادَ عَلَى الْعَشَرَةِ اخْتِصَارًا فِي الْكَلَامِ؛ لِأَنَّ الْعَرَبَ كَثِيرًا مَا يَحْذِفُونَ الْكُسُورَ فِي

كَلَامِهِمْ، أَوْ أَنَّهُمَا إِنَّمَا اعْتَبَرَا قَرْنَ جِبْرِيلَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، بِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.----

وَوَجْهُ مُنَاسَبَةِ هَذَا الْحَدِيثِ بِفَضَائِلِ الْقُرْآنِ: أَنَّهُ ابْتُدِئَ بِنُزُولِهِ فِي مَكَانٍ شَرِيفٍ، وَهُوَ الْبَلَدُ الْحَرَامُ، كَمَا أَنَّهُ كَانَ فِي زَمَنٍ شَرِيفٍ وَهُوَ شَهْرُ رَمَضَانَ، فَاجْتَمَعَ لَهُ شَرَفُ الزَّمَانِ وَالْمَكَانِ؛ وَلِهَذَا يُسْتَحَبُّ إِكْثَارُ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ؛ لِأَنَّهُ ابْتُدِئَ نُزُولُهُ فِيهِ؛ وَلِهَذَا كَانَ جِبْرِيلُ يُعَارِضُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ سَنَةٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَلَمَّا كَانَ فِي السَّنَةِ الَّتِي تُوُفِّيَ فِيهَا عَارَضَهُ بِهِ مَرَّتَيْنِ تَأْكِيدًا وَتَثْبِيتًا.

”رہا مدینہ منورہ میں آپ ﷺ کا دس سال قیام کرنا تو اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ مکہ مکرمہ میں بعد از نبوت مشہور روایت کے مطابق تیرہ سال آپ ﷺ قیام پذیر رہے کیونکہ نبی کریم ﷺ پر چالیس سال کی عمر میں وحی کے نزول کا آغاز ہوا۔ صحیح روایت کے مطابق تریسٹھ سال کی عمر مبارک میں آپ ﷺ اس دُنیا سے رُخصت ہو گئے۔ اس بات کا بھی احتمال ہے کہ دس سال سے اوپر والے تین سال اختصار کلام کی وجہ سے حذف کر دیئے گئے ہیں۔ کیونکہ اہل عرب اکثر اپنی کلام میں کسر حذف کر دیتے ہیں، یا پھر جنھوں نے مکہ مکرمہ میں دس سال مدت کو بیان کیا ہے انہوں نے سیدنا جبریل علیہ السلام کے زمانہ کا اعتبار کیا ہے۔۔۔۔اب رہی یہ بات کہ اس حدیث کی فضائل قرآن کے ساتھ کیا مناسبت ہے تو وہ یہ ہے کہ نزول قرآن کا آغاز شرف و مقام والی جگہ سے ہوا اور وہ بلد حرام مکہ مکرمہ ہے۔ جیسا کہ وہ دور بھی ماہ رمضان المبارک بڑی شان والا

تھا، یوں زمان و مکان کے لحاظ سے دونوں شرف قرآن کے حصے میں آئے۔ اس لئے ماہ رمضان المبارک میں کثرت کے ساتھ تلاوت قرآن کریم کرنا مستحب ہے۔ کیونکہ اس میں قران مجید کے نزول کی ابتدا ہوئی۔ اسی طرح رمضان المبارک میں ہر سال سیدنا جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے ساتھ قرآن کریم کا دَور کیا کرتے تھے، مگر جس سال آپ ﷺ دُنیائے فانی سے رُخصت ہوئے، اس سال سیدنا جبریل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ دو مرتبہ قرآن مجید کا دَور کیا۔ تاکہ آپ ﷺ کے سینہ اطہر میں اچھی طرح قرآنِ پاک محفوظ ہو جائے۔''

[تفسیر ابن کثیر: 23،22/1؛ بتحقیق عبدالرزاق المهدی]

2- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا مِنْ نَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللهُ إِلَيَّ فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

۲۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کو ایسے معجزات دیئے گئے کہ لوگ (ان کو دیکھ کر) ان پر ایمان لائے۔ (ایک وقت گزرنے کے بعد ان کا کوئی اثر نہ رہا) مجھے جو [معجزہ] دیا گیا وہ وحی قرآن ہے، جو اللہ رب العزت نے مجھ پر نازل کی ہے۔ (اس کا اثر قیامت تک رہے گا) اس لئے مجھے امید ہے کہ روز قیامت میرے پیروکار [دوسرے انبیائے کرام علیہم السلام کے فرمانبرداروں کی نسبت] زیادہ ہوں گے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:4981،صحیح مسلم:152

فوائد الحدیث:

ا۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ فَضِيلَةٌ عَظِيمَةٌ لِلْقُرْآنِ الْمَجِيدِ عَلَى كُلِّ مُعْجِزَةٍ أُعْطِيَهَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، وَعَلَى كُلِّ كِتَابٍ أَنْزَلَهُ، وَذَلِكَ أَنَّ مَعْنَى الْحَدِيثِ: مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أُعْطِيَ مِنَ الْمُعْجِزَاتِ مَا آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، أَيْ: مَا كَانَ دَلِيلًا عَلَى تَصْدِيقِهِ فِيمَا جَاءَهُمْ بِهِ وَاتَّبَعَهُ مَنِ اتَّبَعَهُ مِنَ الْبَشَرِ، ثُمَّ لَمَّا مَاتَ الْأَنْبِيَاءُ لَمْ يَبْقَ لَهُمْ مُعْجِزَةٌ بَعْدَهُمْ إِلَّا مَا يَحْكِيهِ أَتْبَاعُهُمْ عَمَّا شَاهَدَهُ فِي زَمَانِهِ، فَأَمَّا الرَّسُولُ الْخَاتَمُ لِلرِّسَالَةِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّمَا كَانَ مُعْظَمُ مَا آتَاهُ اللَّهُ وَحَيًا مِنْهُ إِلَيْهِ مَنْقُولًا إِلَى النَّاسِ بِالتَّوَاتُرِ، فَفِي كُلِّ حِينٍ هُوَ كَمَا أَنْزَلَ، فَلِهَذَا قَالَ: "فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا"، وَكَذَلِكَ وَقَعَ، فَإِنَّ أَتْبَاعَهُ أَكْثَرُ مِنْ أَتْبَاعِ الْأَنْبِيَاءِ لِعُمُومِ رِسَالَتِهِ وَدَوَامِهَا إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ، وَاسْتِمْرَارِ مُعْجِزَتِهِ

”اس حدیث میں قرآن مجید کی عظیم فضیلت ثابت ہوتی ہے، ان تمام معجزات پر جو انبیائے کرام کو عطا کیے گئے، ان تمام کتب پر جو ان پر نازل ہوئیں۔ اسی طرح اس

حدیث کا معنیٰ یہ ہے کہ ہر ایک نبی کو معجزات دیئے گئے، جن پر لوگ ایمان لائے، یعنی وہ معجزات انبیائے کرام جو پیغام دے کر مبعوث کیے گئے، اس نبوت و رسالت کی صداقت کی دلیل بنے، لوگوں میں سے ان کے متبعین نے ان کی پیروی کی، مگر جب وہ انبیائے کرام دُنیا سے رُخصت ہو گئے تو بعد میں ان کے معجزات بھی باقی نہ رہے، صرف ان کے پیروکار جو اس وقت موجود رہے، ان کے درمیان ان معجزات کا ذکر باقی بچا، مگر رسول اکرم ﷺ تو خاتم الرسل ہیں، جس عظمت والی وحی کا نزول نبی کریم ﷺ پر ہوا اسے امت محمدیہ لوگوں تک تواتر کے ساتھ پہنچا رہی ہے۔ ان کے درمیان ہر دور میں وحی بالکل اسی طرح باقی ہے جس طرح نازل ہوئی تھی، اسی لئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روز قیامت مجھے امید ہے کہ میرے پیروکار دوسرے انبیا کے فرمانبرداروں کی نسبت زیادہ ہوں گے۔ یہ بات پھر اسی طرح [سچ] ثابت ہوئی، کہ آپ ﷺ کے پیروکار دوسرے انبیائے کرام کی نسبت زیادہ ہیں، کیونکہ آپ ﷺ کی نبوت عالمگیر ہے، قیامت قائم ہونے تک رہے گی، آپ ﷺ کا معجزہ قرآن بھی ہمیشہ رہے گا۔‘‘

[تفسیر ابن کثیر: 24/1؛ بتحقیق عبدالرزاق المہدی]

3۔ أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ يُعَالِجُ مِنْ ذَلِكَ شِدَّةً»

۳۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ

پر وحی کا نزول ہوتا۔ آپ ﷺ شدت وحی کی سختی کو محسوس کرتے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:4927، صحیح مسلم:448

4- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ؟ قَالَ: «فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ فَيُفْصَمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ، وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ وَأَحْيَانًا يَأْتِينِي فِي مِثْلِ صُورَةِ الْفَتَى فَيَنْبِذُهُ إِلَيَّ»

۴۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدنا حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا: آپ ﷺ پر وحی کیسے آتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: گھنٹی بجنے کی صورت میں، جب وہ مجھ پر ختم ہو جاتی ہے، تو میں اسے یاد کر چکا ہوتا ہوں، یہ انداز مجھ پر بہت سخت ہوتا ہے۔ کبھی کبھی فرشتہ ایک نوجوان انسان کی صورت میں وحی لے کر آتا ہے۔ وہ وحی کو میری طرف القا کرتا ہے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:2، صحیح مسلم:2333

فوائد الحدیث:

۱۔ وحی کے مختلف مراتب ہیں، انبیائے کرام علیہم السلام کے خواب بھی وحی ہیں، یہ

بات قرآن وحدیث اوراجماع امت سے ثابت ہے۔وحی کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے براہِ راست کلام فرمائی۔کبھی کبھی فرشتہ اپنی اصلی شکل میں بھی وحی لے کرآتا تھا،وغیرہ۔

5- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَرَّارٌ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذَلِكَ وَتَرَبَّدَ لَهُ وَجْهُهُ، فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَلَقِيَ ذَلِكَ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ: «خُذُوا عَنِّي قَدْ جُعِلَ لَهُنَّ سَبِيلًا الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ، وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ، الثَّيِّبُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ رَجْمٌ بِالْحِجَارَةِ، وَالْبِكْرُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ نَفْيُ سَنَةٍ»

۵- سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نزول وحی کے وقت سختی کی یہ کیفیت ہوتی تھی کہ رخ انور کا رنگ بدل جاتا تھا۔ایک دن وحی نازل ہوئی۔اس کیفیت کے دور ہو جانے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے یہ بات سیکھ لو۔اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے یہ راستہ متعین کر دیا ہے کہ اگر شادی شدہ مرد کسی شادی شدہ عورت کے ساتھ بدکاری کرے،تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور پھر پتھروں کے ساتھ رجم بھی کیا جائے،اگر کوئی کنوارا لڑکا کسی کنواری لڑکی سے بدکاری کرے۔اسے سو کوڑے مارے جائیں،ایک سال کے لئے جلاوطن کر دیا جائے۔

تحقیق وتخریج

صحیح مسلم:1690

6- أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُو يُنَزَّلُ عَلَيْهِ، فَبَيْنَا نَحْنُ بِالْجِعْرَانَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ، فَأَتَاهُ الْوَحْيُ أَشَارَ إِلَيَّ عُمَرُ أَنْ تَعَالَ، فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي الْقُبَّةَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ قَدْ أَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ بِعُمْرَةٍ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَقَالَ: يَا رَسُولِ اللهِ: «مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ؟ إِذْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغِطُّ لِذَلِكَ فَسُرِّيَ عَنْهُ» فَقَالَ: «أَيْنَ الرَّجُلُ الَّذِي سَأَلَنِي آنِفًا؟ فَأُتِيَ بِالرَّجُلِ» فَقَالَ: «أَمَّا الْجُبَّةُ فَاخْلَعْهَا، وَأَمَّا الطِّيبُ فَاغْسِلْهُ»

٦۔ سیدنا یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ [میری تمنا تھی کہ] کاش! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس حال میں دیکھتا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہورہی ہو۔ اسی اثنا میں ہم ''جعرانہ'' کے مقام پر تھے۔ جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیمہ میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی آنا شروع ہوئی، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے میری طرف اشارہ کیا کہ آؤ۔ میں نے اپنا سر خیمہ میں داخل کیا۔ ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جبکہ اس نے عمرہ کے احرام میں ''جبہ'' پہن رکھا تھا۔ اس سے خوشبو کی مہک آرہی تھی۔ اس نے

عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس آدمی کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں، جس نے ''جبہ'' میں احرام باندھا؟ جبکہ آپ ﷺ پر وحی کا نزول ہو رہا تھا۔ نبی کریم ﷺ سے وحی کی وجہ سے خراٹوں کی آواز آ رہی تھی۔ جب وحی کا سلسلہ ختم ہوا۔ پوچھا: وہ آدمی کہاں ہے جس نے مجھ سے ابھی ابھی سوال کیا تھا؟ اس آدمی کو لایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک جبے کا تعلق ہے، اس کو اتار دے، رہی خوشبو کی بات تو اس کو دھو ڈال۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:1789،صحیح مسلم:1180

7۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: «وَدِدْتُ أَنِّي أَرَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُنَزَّلُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا كُنَّا بِالْجِعْرَانَةِ أَتَاهُ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ مُتَضَمِّخٌ بِخَلُوقٍ» فَقَالَ: إِنِّي أَهْلَلْتُ بِالْعُمْرَةِ وَعَلَيَّ هَذَا، فَكَيْفَ أَصْنَعُ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَيْفَ تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ» قَالَ: وَأُنْزِلَ عَلَيْهِ فَسُجِّيَ بِثَوْبٍ، فَدَعَانِي عُمَرُ فَكَشَفَ لِي عَنِ الثَّوْبِ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغِطُّ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ "

۷۔ سیدنا یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ میری بڑی خواہش تھی کہ میں رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں دیکھتا جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ اسی

اثنا میں ہم ''جعرانہ'' کے مقام پر تھے۔ اتنے میں ایک آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جبکہ اس نے عمرہ کے احرام میں ''جبہ'' پہن رکھا تھا۔ اس سے خوشبو کی مہک آرہی تھی۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں عمرہ سے اس حال میں فارغ ہوا کہ میں نے یہ [جبہ] پہن رکھا تھا، ایسی صورت میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو حج کی ادائیگی کیسے کرتا ہے؟ [یعنی یہ خوشبو اور جبہ وغیرہ کا استعمال کرتا ہے] اسی اثنا میں آپ ﷺ پر وحی کا نزول شروع ہوا، آپ ﷺ پر کپڑا ڈال دیا گیا، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا اور میرے لئے کپڑا اٹھایا، میں نے دیکھا: رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ انور سرخ ہو رہا تھا۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:1789، صحیح مسلم:1180

8- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ تَابَعَ الْوَحْيَ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتَّى تُوُفِّيَ أَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْيُ يَوْمَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پر مسلسل وحی کا نزول ہوتا رہا۔ آپ ﷺ کی وفات کے قریبی زمانہ میں تو بہت زیادہ وحی نازل ہوتی رہی یہاں تک کہ آپ ﷺ اس دُنیا سے رُخصت فرما گئے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:4982،صحیح مسلم:3016

فوائدالحدیث:

ا۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

وَمَعْنَاهُ: أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى تَابَعَ نُزُولَ الْوَحْيِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا بَعْدَ شَيْءٍ كُلَّ وَقْتٍ بِمَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ، وَلَمْ تَقَعْ فَتْرَةٌ بَعْدَ الْفَتْرَةِ الأُولَى الَّتِي كَانَتْ بَعْدَ نُزُولِ الْمَلَكِ أَوَّلَ مَرَّةٍ بِقَوْلِهِ: {اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ} [الْعَلَقِ: 1] فَإِنَّهُ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ بَعْدَهَا حِينًا يُقَالُ: قَرِيبًا مِنْ سَنَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ، ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ، وَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ نَزَلَ بعد تلك الفترة {يَاأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ * قُمْ فَأَنْذِرْ}

”اس حدیث کا معنیٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پے در پے وحی کو نازل فرمایا،جس وقت بھی ضرورت پڑی ایک چیز کے بعد دوسری چیز کو نازل فرمادیا،فترۃ الاولیٰ کے بعد کچھ وقت کے لئے وحی منقطع ہوئی کہ جب پہلی مرتبہ فرشتہ اس وحی کو لے کر نازل ہوا:”اپنے رب کے نام کے ساتھ پڑھیئے!“[سورۃ العلق:1]اس وقت سے لے کر ایک مدت تک سلسلہ وحی منقطع نہیں ہوا،کہا جاتا ہے کہ یہ عرصہ دو سال یا اس سے کچھ زیادہ تھا۔ پھر وحی کا سلسلہ تیز اور پے در پے ہو گیا،فترۃ الاولیٰ کے بعد سب سے پہلی وحی یہ نازل ہوئی:” اے چادر اوڑھنے والے،اٹھیئے،لوگوں کو ڈرایئے۔“[سورۃ المدثر:1،2]

[تفسیر ابن کثیر:26/1؛تحقیق عبدالرزاق المہدی]

بَابٌ: مِنْ كَمْ أَبْوَابٍ نُزِّلَ الْقُرْآنُ

۲۔ قرآن کریم کا نزول کتنے ابواب میں ہوا؟

9- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ دَاوُدَ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ فُلْفُلَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْجُعْفِيِّ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ وَهُوَ ابْنُ مَسْعُودٍ: «نَزَلَتِ الْكُتُبُ مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ مِنْ سَبْعَةِ أَبْوَابٍ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ»

۹۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سابقہ آسمانی کتب ایک باب میں نازل ہوئیں۔ قرآن سات ابواب اور سات قرأتوں میں نازل ہوا ہے۔

تحقیق

[اسنادہ ضعیف] عثمان بن حسان عامری کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

تخریج:

المصاحف لابن أبي داود: 66، مسند الامام احمد: 445/1

عَلَى كَمْ نُزِّلَ الْقُرْآنُ

۳۔ قرآن کریم کا نزول کتنی قراءتوں میں ہوا؟

10- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ، قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا فَكِدْتُ أَعْجَلُ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ، ثُمَّ لَبَبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ «إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا» فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْرَأْ» فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَكَذَا أُنْزِلَتْ» ثُمَّ قَالَ لِي: «اقْرَأْ» فَقَرَأْتُ فَقَالَ: «هَكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ

هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ»

۱۰۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ہشام بن حکیم کو سورۂ فرقان اس کے برعکس پڑھتے ہوئے سنا، جس طرح میں اس کو پڑھا کرتا تھا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ سورت پڑھائی تھی۔ قریب تھا کہ میں ان پر زیادتی کرنے میں جلدی کرتا۔ میں نے ان کو مہلت دی، یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو گئے۔ پھر میں نے چادر ان کے گلے میں ڈالی۔ ان کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے کر آیا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اسے سورۂ فرقان اس سے مختلف انداز میں پڑھتے ہوئے سنا ہے، جس انداز میں آپ ﷺ نے یہ سورت مجھے پڑھائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پڑھو! تو انہوں نے وہی قرأت کی جس طرح میں نے انہیں پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورت اسی طرح نازل کی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: تم پڑھو! میں نے سورت پڑھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ سورت اس طرح بھی نازل کی گئی ہے۔ یقیناً قرآن سات قرأتوں میں نازل کیا گیا جیسے تمہارے لئے آسان ہو اسی طرح پڑھو۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:2419، صحیح مسلم:818

11- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ قَالَ: «مَا حَاكَ فِي صَدْرِي مُنْذُ أَسْلَمْتُ إِلَّا أَنِّي قَرَأْتُ آيَةً، فَقَرَأَهَا رَجُلٌ عَلَى غَيْرِ

قِرَاءَتِي» فَقَالَ: أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا فَقُلْتُ: أَقْرَأَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: أَقْرَأْتَنِي آيَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَعَمْ» فَقَالَ الرَّجُلُ: أَقْرَأْتَنِي آيَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَعَمْ» فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَتَيَانِي فَعَمَدَ جِبْرِيلُ، فَقَعَدَ عَنْ يَمِينِي، وَقَعَدَ مِيكَائِيلُ عَنْ شِمَالِي» فَقَالَ جِبْرِيلُ: اقْرَأْ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ، فَقَالَ مِيكَائِيلُ: اسْتَزِدْهُ فَقُلْتُ: «زِدْنِي فَزَادَنِي» فَقَالَ جِبْرِيلُ: «اقْرَأْ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ» فَقَالَ مِيكَائِيلُ: «اسْتَزِدْهُ» فَقُلْتُ: «زِدْنِي» فَقَالَ جِبْرِيلُ: «اقْرَأْ الْقُرْآنَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ حَتَّى بَلَغَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ» فَقَالَ مِيكَائِيلُ: «اسْتَزِدْهُ» فَقَالَ: «اقْرَأْ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ كُلُّهَا شَافٍ كَافٍ»

۱۱۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔ جب سے میں مسلمان ہوا، میرے دل میں کبھی کھٹکا پیدا نہیں ہوا، مگر میں نے ایک آیت کی تلاوت کی، دوسرے آدمی نے میری قرأت کے علاوہ کوئی اور قرأت کی۔ میں نے کہا: مجھے یہ آیت رسول اللہ ﷺ نے یوں پڑھائی ہے۔ دوسرے آدمی نے بھی کہا: مجھے بھی یہ آیت رسول اللہ ﷺ نے اس طرح پڑھائی ہے۔ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے

نبی ﷺ! آپ ﷺ نے مجھے فلاں فلاں آیت یوں پڑھائی ہے۔ فرمایا: ہاں، دوسرے آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ ﷺ نے مجھے فلاں فلاں آیت اس طرح پڑھائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ جبرائیل اور میکائیل میرے پاس آئے۔ جبریل امین میری دائیں طرف اور میکائیل میری بائیں جانب بیٹھ گئے۔ جبریل امین نے کہا: قرآن کو ایک قرأت پر پڑھیں۔ میکائیل نے کہا: اس سے زیادہ کا مطالبہ کریں، میں نے زیادہ کا مطالبہ کیا، پس میرے لئے زیادہ کر دیا گیا، جبریل امین نے کہا: قرآن کو دو قرأتوں پر پڑھیں۔ میکائیل نے کہا: اس سے زیادہ کا مطالبہ کرو، میں نے زیادہ کا مطالبہ کیا، جبریل امین نے کہا: قرآن کو تین قرأتوں پر پڑھیں، یہاں تک کہ سات قرأتوں تک پہنچے۔ میکائیل نے کہا: اس سے زیادہ کا مطالبہ کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن کو سات قراءتوں پر پڑھو، ہر قرأت شافی وکافی ہے۔

تحقیق

[اسنادہ صحیح]

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ (737) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

تخریج

مسند الامام أحمد: 122/5

فوائد الحدیث:

۱۔ امام ابوعبید القاسم بن سلام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَلَا نَرَى الْمَحْفُوظَ إِلَّا السَّبْعَةَ، لِأَنَّهَا الْمَشْهُورَةُ. وَلَيْسَ مَعْنَى تِلْكَ السَّبْعَةِ أَنْ يَكُونَ الْحَرْفُ الْوَاحِدُ يُقْرَأُ عَلَى سَبْعَةِ أَوْجُهٍ، هَذَا شَيْءٌ غَيْرُ مَوْجُودٍ، وَلَكِنَّهُ عِنْدَنَا أَنَّهُ نَزَلَ عَلَى سَبْعِ لُغَاتٍ مُتَفَرِّقَةٍ فِي جَمِيعِ الْقُرْآنِ مِنْ لُغَاتِ الْعَرَبِ، فَيَكُونُ الْحَرْفُ مِنْهَا بِلُغَةِ قَبِيلَةٍ، وَالثَّانِي بِلُغَةٍ أُخْرَى سِوَى الْأُولَى، وَالثَّالِثُ بِلُغَةٍ أُخْرَى سِوَاهُمَا، كَذَلِكَ إِلَى السَّبْعَةِ. وَبَعْضُ الْأَحْيَاءِ أَسْعَدُ بِهَا وَأَكْثَرُ حَظًّا فِيهَا مِنْ بَعْضٍ، وَذَلِكَ يُبَيَّنُ فِي أَحَادِيثَ تَتْرَى

''ہمارے نزدیک صرف سات قراءتیں ہی محفوظ ہیں، یہ بڑی مشہور بات ہے، ان سات قراءتوں کا معنیٰ یہ نہیں ہے کہ ایک حرف کو سات مختلف لہجوں میں پڑھا جائے، ایسا ہوتا بھی نہیں ہے، مگر ہماری رائے یہ ہے کہ مکمل قرآن میں سات قراءتیں اہل عرب کی متفرق لغات میں نازل ہوئیں۔ ایک حرف ایک قبیلے کی لغت میں نازل ہوا تو دوسرا حرف ایک دوسرے قبیلے کی زبان میں نازل ہوا، تیسرا حرف ان دونوں قبیلوں کے علاوہ کسی اور قبیلے کی زبان میں نازل ہوا۔ اسی طرح سات قراءتیں نازل ہوئیں، البتہ بعض ایسے خوش نصیب قبیلے تھے کہ قرآن کا زیادہ تر حصہ دوسروں کی نسبت ان کی لغت میں نازل ہوا۔ یہ بات احادیث متواترہ میں واضح ہو چکی ہے۔''

[فضائل القرآن لابی عبید ص: 339؛ تفسیر ابن کثیر: 44/1؛ بتحقیق عبدالرزاق المہدی]

بَابُ كَيْفَ نُزِّلَ الْقُرْآنُ

۴۔نزول قرآن کی کیفیت کا بیان

12- أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكَ قَالَ: إِنِّي لَعِنْدَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ جَاءَهَا عِرَاقِيٌّ فَقَالَ أَيْ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرِينِي مُصْحَفَكِ قَالَتْ: «لِمَ؟» قَالَ: «أُرِيدُ أُؤَلِّفُ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ، فَإِنَّا نَقْرَؤُهُ عِنْدَنَا غَيْرَ مُؤَلَّفٍ» قَالَتْ: وَيْحَكَ وَمَا يَضُرُّكَ أَيَّهُ قَرَأْتَ قَبْلُ؟ إِنَّمَا نُزِّلَ أَوَّلُ مَا نُزِّلَ سُورَةٌ مِنَ الْمُفَصَّلِ فِيهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَتَّى إِذَا ثَابَ النَّاسُ لِلْإِسْلَامِ نُزِّلَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ، وَلَوْ نُزِّلَ أَوَّلُ شَيْءٍ لَا تَشْرَبُوا الْخَمْرَ لَقَالُوا: «لَا نَدَعُ شُرْبَ الْخَمْرِ، وَلَوْ نُزِّلَ أَوَّلُ شَيْءٍ لَا تَزْنُوا» لَقَالُوا: " لَا نَدَعُ الزِّنَا، وَإِنَّهُ أُنْزِلَتْ {وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ} [القمر: 46] بِمَكَّةَ وَإِنِّي جَارِيَةٌ أَلْعَبُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا نَزَلَتْ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَالنِّسَاءِ إِلَّا وَأَنَا عِنْدَهُ " قَالَ: «فَأَخْرَجَتْ إِلَيْهِ الْمُصْحَفَ فَأَمْلَتْ عَلَيْهِ آيَ السُّوَرِ»

۱۲۔ یوسف بن ماہک سے روایت ہے کہ میں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھا۔ اتنے میں ایک عراقی آدمی ان کے پاس آیا۔ اس نے کہا: اے ام المومنین! مجھے اپنا مصحف دکھا دیجئے، انہوں نے کہا: کیوں؟ (کیا ضرورت ہے) اس نے کہا: تا کہ میں بھی قرآن مجید اس ترتیب سے پڑھوں (جو ترتیب آپ کے پاس ہے) کیونکہ ہمارے ہاں لوگ بغیر ترتیب کے پڑھتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: اس میں کیا قباحت ہے۔ جونسی سورت تو چاہے پہلے پڑھ لے (جونسی سورت تو چاہے بعد میں پڑھ لے اگر تو اترنے کی ترتیب دیکھتا ہے تو) پہلے مفصل کی ایک سورت نازل ہوئی۔ جس میں جنت وجہنم کا ذکر ہے۔ جب لوگ اسلام میں پختہ ہو گئے تو حلال و حرام کے احکام کا نزول ہوا۔ اگر کہیں یہ شروع ہی میں اترتا کہ شراب نہ پینا تو لوگ کہتے: ہم تو کبھی شراب پینا نہیں چھوڑیں گے۔ اگر شروع ہی میں اس بات کا نزول ہوتا: زنا نہ کرو، لوگ کہتے: ہم کبھی زنا نہیں چھوڑیں گے۔ اس کی بجائے مکہ میں نبی کریم ﷺ پر اس وقت جب میں بچی تھی اور کھیلا کرتی تھی یہ آیت نازل ہوئی: وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ} [القمر: 46] ترجمہ: ''اور قیامت بڑی سخت اور کڑوی چیز ہے۔'' لیکن سورۂ ''بقرہ'' اور سورۂ ''نسا'' اس وقت نازل ہوئیں جب میں (مدینہ منورہ میں) نبی کریم ﷺ کے پاس تھی، راوی کہتے ہیں: پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس عراقی کے لئے اپنا مصحف نکالا اور ہر سورت کی تفصیل لکھوائی۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:4993

بَابٌ بِلِسَانِ مَنْ نُزِّلَ الْقُرْآنُ

۵۔ قرآن کریم کا نزول کس زبان میں ہوا؟

13- أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ، يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ حُذَيْفَةَ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ، وَكَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّامِ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فِي فَتْحِ أَرْمِينِيَةَ وَأَذْرَبِيجَانَ فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ لِعُثْمَانَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ «أَدْرِكْ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ كَمَا اخْتَلَفَتْ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى، فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ، ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ، فَأَرْسَلَتْ بِهَا إِلَيْهِ، فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنْ يَنْسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ، فَإِنِ اخْتَلَفُوا وَزَيدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ، فَإِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ، فَفَعَلُوا ذَلِكَ حَتَّى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ مُصْحَفًا مِمَّا نَسَخُوا»

۱۴۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ امیر المومنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ اس وقت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ارمینیہ اور آذر بائیجان کی فتح کے سلسلے میں مصروف تھے۔ تاکہ وہ اہل عراق کے ساتھ جنگ کریں۔ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ قرآن کی قرأت کے اختلاف کی وجہ سے بہت پریشان تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: اس سے پہلے کہ یہ امت بھی یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح کتاب اللہ میں اختلاف کرنے لگے۔ آپ اس کی خبر لیجئے۔ چنانچہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی جانب پیغام بھیجا کہ صحیفے (جنہیں سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حکم سے جمع کیا تھا اور جن پر مکمل قرآن مجید لکھا ہوا ہے) ہمیں دے دیں۔ تاکہ ہم انہیں مصحفوں میں (کتابی شکل میں) نقل کروالیں، پھر اصل ہم آپ رضی اللہ عنہا کو واپس دے دیں گے۔ ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ صحیفے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سیدنا زید بن ثابت، سیدنا عبداللہ بن زبیر، سیدنا سعید بن العاص اور سیدنا عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ وہ ان صحیفوں کو مصحفوں میں نقل کرلیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے (تینوں قریشی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) فرمایا: اگر آپ کو قرآن کے کسی لفظ میں سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اختلاف ہو تو اس صورت میں قریش کی زبان کے مطابق لکھ لیں۔ کیونکہ قرآن مجید قریش ہی کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ جب تمام صحیفے مختلف نسخوں میں نقل کر لئے گئے تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے صحیفوں کو انہیں واپس دے دیا۔ اپنی سلطنت کے ہر علاقہ میں نقل شدہ مصحف کا ایک نسخہ بھجوادیا۔

تحقیق وتخریج: صحیح البخاری: 4987

بَابٌ كَمْ بَيْنَ نُزُولِ أَوَّلِ الْقُرْآنِ وَبَيْنَ آخِرِهِ

٦۔ نزول قرآن کے آغاز اور اختتام کا دورانیہ

14۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ دَاوُدَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: «نَزَلَ الْقُرْآنُ فِي رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَكَانَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَكَانَ إِذَا أَرَادَ اللهُ أَنْ يُحْدِثَ شَيْئًا نَزَّلَ فَكَانَ بَيْنَ أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ عِشْرِينَ سَنَةً»

۱۴۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قرآن کا نزول ماہ رمضان میں لیلۃ القدر کی رات ہوا۔ قرآن اس وقت آسمانِ دُنیا میں تھا۔ جب اللہ تعالیٰ اس میں سے کسی چیز کو نازل کرنے کا ارادہ فرماتا تو نازل فرما دیتا۔ نزولِ قرآن کے آغاز اور اختتام کا دورانیہ ۲۰ سال ہے۔ [یعنی قرآنِ کریم کا نزول ۲۰ سال میں مکمل ہوا۔]

تحقیق

[اسنادہ صحیح]

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ (222/2) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

تخریج

فضائل القرآن لابی عبید القاسم بن سلام ص:367

15- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ، يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نُزِلَ الْقُرْآنُ جُمْلَةً فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَكَانَ إِذَا أَرَادَ اللهُ أَنْ يُحْدِثَ مِنْهُ شَيْئًا أَحْدَثَهُ "

۱۵۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: پہلے پورا قرآن (لوح محفوظ سے) آسمان دنیا کی طرف ماہ رمضان میں لیلۃ القدر کی رات نازل ہوا۔ قرآن اس وقت آسمان دنیا میں تھا۔ جب اللہ تعالیٰ اس میں کسی چیز کو نازل کرنے کا ارادہ فرماتا تو اس میں سے نازل فرما دیتا۔

تحقیق

[اسنادہ صحیح] امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ (222/2) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

تخریج

فضائل القرآن لابی عبید القاسم بن سلام ص:367

16- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَسَّانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: «فُصِلَ الْقُرْآنُ مِنَ الذِّكْرِ فَوُضِعَ فِي بَيْتِ الْعِزَّةِ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَجَعَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْزِلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَتِّلُهُ تَرْتِيلًا» قَالَ سُفْيَانُ: «خَمْسَ آيَاتٍ، وَنَحْوَهَا»

١٦۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: پہلے قرآن کو لوح محفوظ سے اٹھا کر بیت العزت میں رکھا گیا، جو کہ آسمان دنیا میں ہے۔ پھر وہاں سے سیدنا جبریل علیہ السلام تھوڑا تھوڑا کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی لاتے رہے۔

امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدنا جبریل علیہ السلام پانچ یا ان کی مثل آیات لے کر نازل ہوتے رہے۔

تحقیق وتخریج

[صحیح]

سند اعمش کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ سماع کی تصریح ثابت نہیں۔

تدلیس کے علاوہ ایک اور مسئلہ بھی ہے۔ اس قول کے شواہد ہیں۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ [530،477/2] نے اسے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

بَابُ عَرْضُ جِبْرِيلَ الْقُرْآنَ

۷۔ نبی کریم ﷺ سے

سیدنا جبریل علیہ السلام کے دور کرنے کا بیان

17- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ، فَكَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ "

۱۷۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہر سال میں ایک مرتبہ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے۔ لیکن جس سال آپ ﷺ اس دُنیا سے رُخصت ہوئے اُس سال انھوں نے دو مرتبہ دور کیا۔ نبی

کریم ﷺ ہر سال دس دن کا اعتکاف کیا کرتے تھے مگر جس سال اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنے پاس بلا لیا اُس سال آپ ﷺ نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:2044

18- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ. أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ. وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ " قَالَ: «فَلَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ أَجْوَدُ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ»

۱۸۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ جواد (سخی) تھے۔ رمضان میں (دوسرے اوقات کے مقابلہ میں جب) سیدنا جبریل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملتے تو اس سے بھی بڑھ کر جود و کرم فرماتے۔ سیدنا جبریل علیہ السلام رمضان کی ہر رات آپ ﷺ سے ملاقات کرتے۔ آپ ﷺ کے ساتھ قرآن کا دور کرتے۔ الغرض جب سیدنا جبریل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملاقات کرتے تو رسول اللہ ﷺ لوگوں کو بھلائی پہنچانے میں بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ جود و کرم فرمایا کرتے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:4997،صحیح مسلم:2308

فوائد الحدیث:

ا۔ معلوم ہوا کہ تلاوت قرآن کریم اور انفاق فی سبیل اللہ کا گہرا تعلق ہے۔
حفاظ کرام کو چاہئے کہ وہ رمضان المبارک میں بے دریغ اللہ کی راہ میں خرچ کریں۔

19- أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُعْتَمِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ: قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ: «أَيُّ الْقِرَاءَتَيْنِ تَقْرَءُونَ؟» قُلْنَا: قِرَاءَةَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: «إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ عُرِضَ عَلَيْهِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ مَرَّتَيْنِ، فَشَهِدَ عَبْدُ اللهِ مَا نُسِخَ»

١٩۔ ابوظبیان سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ہمیں فرمایا: تم کس قراءت پر قرآن پڑھا کرتے ہو، ہم نے کہا: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت پر، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ پر ہر سال قرآن پیش کیا جاتا تھا [یعنی تلاوت کیا جاتا] اور جس سال اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنے پاس بلالیا اس سال دومرتبہ آپ ﷺ پر قرآن پیش کیا گیا۔ چنانچہ اس میں سے جو کچھ منسوخ ہوا۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس وقت موجود تھے۔ [یعنی اگر قرآن کا کوئی حصہ منسوخ ہوا ہوتا تو ضرور ان کو معلوم ہوتا]

تحقیق

[حسن]

اس کی سند اعمش کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔ المعجم الکبیر للطبرانی[103/12: ح:12602] کی سند میں شریک بن عبداللہ بن القاضی مدلس ہیں، نیز سفیان بن بشر کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔ البتہ یہی روایت بسند حسن مسند الامام احمد: 275/1؛ شرح مشکل الآثار للطحاوی: 24/1؛ رقم: 287؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 230/2؛ میں بھی آتی ہے۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہٰذا حدیث صحیح الاسناد۔ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ باقی سیدنا جبریل علیہ السلام کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرآن پاک کے دور کا واقعہ تو وہ صحیح البخاری: 4997؛ صحیح مسلم: 2308؛ میں ثابت ہے۔

تخریج

مصنف ابن ابی شیبۃ: 559/10؛ مسند الامام احمد: 363/1؛ خلق أفعال العباد للبخاری، ص: 179، شرح معانی الآثار للطحاوی: 356/1

بَابُ ذِكْرُ كَاتِبِ الْوَحْيِ

۸۔کاتبِ وحی کا بیان

20- أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ، فَأَتَيْتُهُ وَعِنْدَهُ عُمَرُ فَقَالَ: إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ: «إِنَّ الْقَتْلَ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ» فَقُلْتُ: «كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟» فَقَالَ عُمَرُ: «هُوَ وَاللهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ عُمَرَ» ثُمَّ قَالَ: «إِنَّكَ غُلَامٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ» فَقُلْتُ: كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: «هُوَ وَاللهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِي

حَتَّى شَرَحَ اللهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَاللهِ، لَوْ كَلَّفَانِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنَ الَّذِي كَلَّفَانِي، ثُمَّ تَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ، وَالرِّقَاعِ، وَالصُّحُفِ، وَصُدُورِ الرِّجَالِ»

۲۰۔ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ ''یمامہ'' (جو مسیلمہ کذاب کے ساتھ ہوئی) میں بہت سے صحابہ کرام شہید ہو گئے۔ اس وقت سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا۔ میں ان کے پاس آیا، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے۔ انہوں نے مجھے فرمایا: یہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور کہا: جنگ یمامہ میں بہت سارے قرآن کے قاری شہید ہو گئے ہیں۔ ایسے حالات میں میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن کو جمع کرنے کا حکم دیں۔ میں نے ان سے کہا: میں وہ کام کس طرح کر سکتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ تو محض ایک نیک کام ہے۔ اس کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میرے ساتھ اس معاملہ میں بار بار بات چیت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا اس خدمت کے لئے سینہ کھول دیا۔ جس کے لئے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھولا گیا تھا۔ پھر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نوجوان اور سمجھدار ہیں، ہمیں آپ پر کسی قسم کا کوئی شبہ بھی نہیں، آپ نبی کریم ﷺ کی وحی بھی لکھا کرتے تھے۔ اس لئے آپ رضی اللہ عنہ ہی قرآن کو جگہ جگہ سے تلاش کر کے جمع کر دیں۔ میں نے کہا: آپ دونوں وہ کام کیوں کرتے ہیں، جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ تو محض ایک نیک کام ہے۔ اس کے بعد سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے ساتھ اس معاملہ میں بار بار بات چیت کرتے رہے۔

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا اس خدمت کے لئے سینہ کھول دیا۔ جس کے لئے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کا سینہ کھولا گیا تھا۔ اللہ کی قسم! سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اگر مجھے کسی پہاڑ کو اٹھانے کا کہتے۔ میرے لئے یہ کام قرآن جمع کرنے کی نسبت زیادہ آسان تھا۔ چنانچہ میں نے کھال، ہڈی، کھجور کی شاخوں (پر لکھا ہوا) اور حفاظ کرام کے سینوں کی مدد سے قرآن مجید کو تلاش کر کے جمع کیا۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:4986

فوائد الحدیث:

۱۔ یہ وہ سبب تھا جس کی بنا پر قرآن مجید جمع کیا گیا۔ جب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے قرآن جمع کرنے کو کہا، پہلے پہل تو آپ رضی اللہ عنہ احتیاط کی وجہ سے متردد رہے، بعد میں قائل ہو گئے۔ کاتب وحی سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی یہی معاملہ تھا۔ پھر وہ بھی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بار بار کہنے پر تیار ہو گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہ اہم ذمہ داری کیوں سونپی، اس کا ذکر بھی اس روایت میں ہے۔

شارح بخاری حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَقَدْ تُسَوِّل لِبَعْضِ الرَّوَافِض أَنَّهُ يَتَوَجَّه الِاعْتِرَاض عَلَى أَبِي بَكْر بِمَا فَعَلَهُ مِنْ جَمْع الْقُرْآن فِي الْمُصْحَف فَقَالَ: كَيْف جَازَ أَنْ يَفْعَل

شَيْئًا لَمْ يَفْعَلهُ الرَّسُول عَلَيْهِ أَفْضَل الصَّلَاة وَالسَّلَام ؟ وَالْجَوَاب أَنَّهُ لَمْ يَفْعَل ذَلِكَ إِلَّا بِطَرِيقِ الِاجْتِهَاد السَّائِغ النَّاشِئ عَنْ النُّصْح مِنْهُ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتهمْ ، وَقَدْ كَانَ النَّبِيّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ فِي كِتَابَة الْقُرْآن وَنَهَى أَنْ يُكْتَب مَعَهُ غَيْره ، فَلَمْ يَأْمُر أَبُو بَكْر إِلَّا بِكِتَابَةِ مَا كَانَ مَكْتُوبًا ، وَلِذَلِكَ تَوَقَّفَ عَنْ كِتَابَة الْآيَة مِنْ آخِر سُورَة بَرَاءَة حَتَّى وَجَدَهَا مَكْتُوبَة ، مَعَ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحْضِرهَا هُوَ وَمَنْ ذَكَرَ مَعَهُ . وَإِذَا تَأَمَّلَ الْمُنْصِف مَا فَعَلَهُ أَبُو بَكْر مِنْ ذَلِكَ جَزَمَ بِأَنَّهُ يُعَدّ فِي فَضَائِله وَيُنَوِّه بِعَظِيمِ مَنْقَبَته ، لِثُبُوتِ قَوْله صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " مَنْ سَنَّ سُنَّة حَسَنَة فَلَهُ أَجْرهَا وَأَجْر مَنْ عَمِلَ بِهَا " فَمَا جَمَعَ الْقُرْآن أَحَد بَعْده إِلَّا وَكَانَ لَهُ مِثْل أَجْره إِلَى يَوْم الْقِيَامَة . وَقَدْ كَانَ لِأَبِي بَكْر مِنْ الِاعْتِنَاء بِقِرَاءَةِ الْقُرْآن مَا اِخْتَارَ مَعَهُ أَنْ يَرُدّ عَلَى اِبْن الدُّغُنَّة جِوَاره وَيَرْضَى بِجِوَارِ اللَّه وَرَسُوله ، وَقَدْ تَقَدَّمَتْ الْقِصَّة مَبْسُوطَة فِي فَضَائِله ، وَقَدْ أَعْلَمَ اللَّه تَعَالَى فِي الْقُرْآن بِأَنَّهُ مَجْمُوع فِي الصُّحُف فِي قَوْله : (يَتْلُو صُحُفًا مُطَهَّرَةً) الْآيَة ، وَكَانَ الْقُرْآن مَكْتُوبًا فِي الصُّحُف ، لَكِنْ كَانَتْ مُفَرَّقَة فَجَمَعَهَا أَبُو بَكْر فِي مَكَان وَاحِد ، ثُمَّ كَانَتْ بَعْده مَحْفُوظَة إِلَى أَنْ أَمَرَ عُثْمَان بِالنَّسْخِ مِنْهَا فَنَسَخَ مِنْهَا عِدَّة مَصَاحِف وَأَرْسَلَ بِهَا إِلَى الْأَمْصَار ، كَمَا سَيَأْتِي بَيَان ذَلِكَ .

’’بعض روافض دھوکے میں آ کر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جمع قرآن والے مبارک کام پر یہ اعتراض وارد کرتے ہوئے کہتے ہیں: ابوبکر صدیق کے لئے وہ کام کیسے جائز تھا جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا۔ اس کا جواب یہ ہے: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ کام صرف درست اجتہاد پر مبنی تھا۔ انہوں نے یہ کام اللہ، اس کے رسول، قرآن مجید، ائمہ مسلمین اور عام مسلمان عوام کے لئے خیر خواہی کی بنا پر کیا تھا، البتہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن کو لکھنے کی اجازت دی تھی اور اس کے علاوہ باقی چیزوں کو لکھنے سے منع کیا تھا۔ چنانچہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی صرف اسی قرآن کو لکھنے کا حکم دیا جو پہلے کتابی شکل میں موجود تھا۔ اسی لئے تو وہ سورت براءۃ کی آخری آیت لکھنے سے اس وقت تک رکے رہے جب تک وہ تحریری صورت میں نہ مل گئی۔ حالانکہ یہ آیت ان کو اور ان کے ساتھیوں کو زبانی یاد تھی۔ اس ساری صورت حال کے بعد ایک انصاف پسند آدمی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس اقدام کو ان کے فضائل ہی میں شمار کرے گا، اس کو ان کی عظیم منقبت قرار دے گا، جس کے لئے نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان مبارک دلیل ہے: ’’جس نے کوئی اچھا کام کیا، اس پر جو عمل کرے گا، تو اس کام کو جاری کرنے والے کو بھی اس سے اجر ملے گا۔‘‘ اب قیامت تک جو بھی قرآن کو جمع کرے گا تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس سے اجر ملے گا۔ یقیناً سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ قرآن کی تلاوت کا اہتمام کرنے والے تھے، انہوں نے ابن الدغنہ کی پناہ کو چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول کے جوار رحمت کو اختیار اور پسند کیا۔ اس کا تفصیلی قصہ ان کے فضائل میں گزر چکا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن مجید میں اس بات کی تعلیم دی ہے کہ یہ قرآن پہلے کئی صحیفوں میں جمع تھا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ’’ایک اللہ

کا رسول جو پاک صحیفوں کو پڑھے۔" [سورۃ البینۃ: 2] قرآن پہلے کئی ایک صحیفوں میں لکھا ہوا تھا، مگر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صرف یہ کام کیا کہ ان متفرق صحیفوں کو ایک جگہ جمع کر دیا۔ بعد میں یہ محفوظ ہو کر رہ گیا۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان متعدد صحیفوں کو ایک صحیفہ بنانے کا حکم دیا۔ بعد ازاں! انہوں نے قرآنی مصحف کو شہروں کی طرف بھیجا۔ جیسا کہ اس بات کا بیان پہلے گزر چکا ہے۔"

[فتح الباری شرح صحیح البخاری: 13/9]

ذِكْرُ قُرَّاءِ الْقُرْآنِ

۹۔قرآن کریم کے قرائے کرام کا بیان

21- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ، يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: ذُكِرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ: " ذَلِكَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «اسْتَقْرِئُوا مِنْ أَرْبَعَةٍ عَبْدِ اللهِ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ» قَالَ شُعْبَةُ: «بَدَأَ بِهَذَيْنِ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ» قَالَ: «لَا أَدْرِي بِأَيِّهِمَا بَدَأَ»

۲۱۔ مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا گیا، انہوں نے فرمایا: مجھے ہمیشہ ان سے اس وقت سے محبت رہی ہے کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمار ہے تھے: چار بندوں سے قرآن پڑھو تو آپ نے [ان چار بندوں کے طور

پر] سیدنا عبداللہ بن مسعود، سیدنا ابو حذیفہ کے غلام سیدنا سالم کا ذکر کیا۔

امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام سالم رضی اللہ عنہ کے بعد تیسرے نمبر پر میں نہیں جانتا کہ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں یا سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:4999،صحیح مسلم:2464

22- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَقَدْ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً، وَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَعْلَمُهُمْ بِكِتَابِ اللهِ وَلَوْ أَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا أَعْلَمَ بِهِ مِنِّي لَرَحَلْتُ إِلَيْهِ قَالَ شَقِيقٌ: «فَجَلَسْتُ فِي حِلَقِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَعِيبُ ذَلِكَ وَلَا يَرُدُّهُ»

۲۲۔ شقیق بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ۷۰ سے کچھ زائد سورتیں خود نبی کریم ﷺ کے سامنے تلاوت کی ہیں۔ یقیناً رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کو اس بات کا بخوبی علم ہے کہ میں ان سب سے زیادہ قرآن کو جاننے والا ہوں۔ اگر مجھے اس بات کا علم ہو جائے کہ ان میں سے کوئی صحابی مجھ سے زیادہ قرآن کو جانتا ہے تو میں اس کی طرف سفر کروں۔

شقیق بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: پھر میں صحابہ کرام کی مجالس میں بیٹھا مگر میں

نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس قول پر کسی کو تردید اور عیب لگاتے ہوئے نہیں سنا۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:5000،صحیح مسلم:2464

23- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ الرَّبِيعَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ: قَرَأْتُ الْقُرْآنَ عَلَى أَبِي الْعَالِيَةِ وَقَرَأَ أَبُو الْعَالِيَةِ عَلَى أُبَيٍّ قَالَ: وَقَالَ أُبَيٌّ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقْرِئَكَ الْقُرْآنَ» قَالَ: قُلْتُ: أَوَ ذُكِرْتُ هُنَاكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ» فَبَكَى أُبَيٌّ قَالَ: «فَلَا أَدْرِي أَبِشَوْقٍ أَوْ بِخَوْفٍ»

۲۳۔ ربیع بن انس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے قرآن پڑھا اور سیدنا ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے سامنے قرآن پڑھا سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں۔میں نے کہا: اسی طرح میرا ذکر کیا گیا ہے؟۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں تو یہ سن کر سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ [خوشی کی انتہا کی وجہ سے] رونے لگ گئے۔راوی کہتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ وہ خوشی سے روئے یا خوف سے۔

تحقیق

[اسنادہ حسن]

تخریج

المعجم الاوسط للطبرانی:1679،حلیۃ الاولیاء لابی نعیم الاصبہانی:251/1

24- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأُبَيٍّ: «إِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ» . قَالَ: أَوَ سَمَّانِي لَكَ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَعَمْ» فَبَكَى أُبَيٌّ "

۲۴۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں۔ انہوں نے عرض کیا: کیا آپ ﷺ کے لئے میرا نام لیا گیا ہے؟۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں، یہ سن کر سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ [خوشی کی انتہا کی وجہ سے] رونے لگ گئے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:3809،صحیح مسلم:799

ذِكْرُ الْأَرْبَعَةِ الَّذِينَ جَمَعُوا الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۔ عہد رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں قرآن جمع کرنے والے چار صحابہ کرام کا تذکرہ

25- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ " مِنَ الْأَنْصَارِ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَزِيدٌ، وَأَبُو زَيْدٍ، قُلْتُ: مَنْ أَبُو زَيْدٍ؟ قَالَ: «أَحَدُ عُمُومَتِي»

۲۵۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عہد رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں چار آدمی جن کا تعلق انصار سے تھا، قرآن جمع کرنے والے تھے۔ وہ یہ ہیں: سیدنا ابی بن کعب،

سیدنا معاذ بن جبل، سیدنا زید بن ثابت اور سیدنا ابوزید رضی اللہ عنہم۔ میں نے پوچھا: ابوزید کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: وہ میرے چچاؤں میں سے ایک ہیں۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری: 5003، صحیح مسلم: 2465

26- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ، مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ»

۲۶۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار بندوں سے قرآن پڑھو تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے [ان چار بندوں کے طور پر] سیدنا عبداللہ بن مسعود، سیدنا ابوحذیفہ کے غلام سیدنا سالم، سیدنا معاذ بن جبل اور سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہم کے نام ذکر کیے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری: 4999، صحیح مسلم: 2464

فوائد الحدیث:

۱۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

فَهَذَا الْحَدِيثُ ظَاهِرُهُ أَنَّهُ لَمْ يَجْمَعِ الْقُرْآنَ مِنَ الصَّحَابَةِ سِوَى هَؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةِ فَقَطْ، وَلَيْسَ هَذَا هَكَذَا، بَلِ الَّذِي لَا شَكَّ فِيهِ أَنَّهُ جَمَعَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ أَيْضًا، وَلَعَلَّ مُرَادَهُ: لَمْ يَجْمَعِ الْقُرْآنَ مِنَ الْأَنْصَارِ؛ وَلِهَذَا ذَكَرَ الْأَرْبَعَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَهُمْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فِي الرِّوَايَةِ الْأُولَى الْمُتَّفَقِ عَلَيْهَا وَفِي الثَّانِيَةِ مِنْ أَفْرَادِ الْبُخَارِيِّ: أَبُو الدَّرْدَاءِ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَبُو زَيْدٍ، وَكُلُّهُمْ مَشْهُورُونَ إِلَّا أَبَا زَيْدٍ هَذَا، فَإِنَّهُ غَيْرُ مَعْرُوفٍ إِلَّا فِي هَذَا الْحَدِيثِ

''اس حدیث کے ظاہر سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان چار صحابہ کرام کے علاوہ کسی نے قرآن مجید کو جمع نہیں کیا۔ مگر ایسا نہیں ہے، بلکہ بلا شک وشبہ مہاجرین میں سے کئی صحابہ کرام نے جمع قرآن مجید کی سعادت حاصل کی ہے۔ شاید اس سے مراد یہ ہے کہ انصار مدینہ میں ان مذکورہ چار صحابہ کرام کے علاوہ کسی اور نے قرآن مجید جمع نہیں کیا۔ جن میں ایک روایت کے مطابق سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا نام بھی شامل ہے جو کہ متفق علیہ روایت ہے، دوسری روایت جس میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ منفرد ہیں، اس میں سیدنا ابو الدرداء، سیدنا معاذ بن جبل، سیدنا زید بن ثابت اور سیدنا ابو زید انصاری رضی اللہ عنہم کے اسمائے گرامی ہیں، اس روایت میں مذکور سیدنا ابو زید انصاری رضی اللہ عنہ کے علاوہ سب کے نام مشہور ہیں۔ مگر ان کا نام غیر معروف ہے، صرف اسی روایت میں ذکر کیا گیا ہے۔''

[تفسیر ابن کثیر: 54/1؛ بتحقیق عبدالرزاق المہدی]

بَابٌ جَمْعُ الْقُرْآنِ

۱۱۔ جمع قرآن کا بیان

27- أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ السَّبَّاقِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَأَتَيْتُهُ وَعِنْدَهُ عُمَرُ فَقَالَ: «إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ..... وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ» مُعَادٌ

۲۷۔ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ ''یمامہ'' (جو مسیلمہ کذاب کے ساتھ ہوئی) میں بہت سے صحابہ کرام شہید ہو گئے۔ اس وقت سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کے پاس سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ انہوں نے مجھے فرمایا: یہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور کہا: جنگ یمامہ میں تیزی کے ساتھ قرآن کے قاری شہید ہو رہے ہیں۔ طویل روایت پہلے گزر چکی ہے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری: 4986

بَابٌ سُورَةُ كَذَا، سُورَةُ كَذَا

۱۲۔ بعض آیات کا بیان

28- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: ذُكِرَ لِي عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، فَلَقِيتُهُ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ»

۲۸۔ عبدالرحمٰن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مجھے سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت بیان کی گئی تھی، چنانچہ میری ملاقات سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ وہ اس وقت کعبۃ اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ میں نے ان سے اس روایت کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے رات کو سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ لیں۔ وہ اس کے لئے کافی ہیں۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:4008،صحیح مسلم:807

29- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ مِنَ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ» قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَلَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ فَحَدَّثَنِي بِهِ

۲۹۔ سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رات کوسورۂ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ لیں۔ وہ اس کے لئے کافی ہیں۔

عبد الرحمٰن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میری ملاقات سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی، تب انہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:4008،صحیح مسلم:807

30- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْآيَتَانِ الْأُخْرَتَانِ مِنْ

آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ»

۳۰۔ سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رات کو سورت بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ لیں۔ وہ اس کے لئے کافی ہیں۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:4008، صحیح مسلم:807

31- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ لَيْلًا فَقَالَ: «لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا مِنْ آيَةٍ قَدْ كُنْتُ أَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا»

۳۱۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات مسجد میں ایک آدمی کو تلاوت کرتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اس آدمی نے مجھے فلاں فلاں آیت یاد کرادی ہے۔ بلاشبہ جو مجھے فلاں فلاں سورت سے بھلادی گئی تھی۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:2655، صحیح مسلم:788

السُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا

۱۳۔ بعض سورتوں کا بیان

32- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَارِسِيُّ قَالَ: قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ: قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: مَا حَمَلَكُمْ أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِي، وَإِلَى بَرَاءَةَ وَهِيَ مِنَ الْمِئِينَ، فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا، وَلَمْ تَكْتُبُوا سَطْرَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، وَوَضَعْتُمُوهَا فِي السَّبْعِ الطِّوَالِ، فَمَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ؟ " قَالَ عُثْمَانُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ يَدْعُو بَعْضَ مَنْ يَكْتُبُ عِنْدَهُ فَيَقُولُ: «ضَعُوا هَذِهِ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا، وَتُنَزَّلُ عَلَيْهِ الْآيَاتُ» فَيَقُولُ: «ضَعُوا هَذِهِ الْآيَاتِ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا، وَكَانَتِ الْأَنْفَالُ مِنْ أَوَائِلِ مَا أُنْزِلَ وَبَرَاءَةٌ مِنْ آخِرِ الْقُرْآنِ، وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيهًا بِقِصَّتِهَا، وَقُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ ثَمَّ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا. وَلَمْ أَكْتُبْ بَيْنَهُمَا بِسَطْرِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ»

۳۲۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ کو کس چیز نے اس بات پر آمادہ کیا، کہ آپ نے سورۂ انفال جو مثانی سورتوں میں سے ہے، اس کو سورۂ براءۃ جو کہ دوسو آیات والی سورتوں میں سے ہے، کے ساتھ ملا دیا ہے، ان دونوں کے درمیان ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' بھی نہیں لکھی۔ اس کو سات لمبی سورتوں میں شامل کر دیا۔ آپ کو کس چیز نے اس پر ابھارا ہے؟

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے جواباً فرمایا: جب بھی رسول اللہ ﷺ پر ایک یا دو آیتیں نازل ہوتیں، آپ ﷺ کسی کاتب کو بلاتے، ان کو فرماتے: ان آیات کو فلاں سورت میں لکھ دو۔ جہاں فلاں واقعہ ذکر ہوا ہے۔ جب آپ ﷺ پر کچھ آیات نازل ہوتیں، تب بھی فرماتے: ان آیات کو فلاں سورت میں لکھ دو۔ جہاں فلاں واقعہ ذکر ہوا ہے۔

سورۂ انفال مدینہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ سورۂ براءۃ کا نزول قرآن کے آخری حصہ میں سے ہے۔ ان دونوں کا مضمون ایک دوسرے سے ملتا جلتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اس دُنیا سے رُخصت ہو گئے مگر ہمیں یہ واضح نہیں کیا کہ سورۂ انفال سورۂ براءۃ کا حصہ ہے۔ پس میں نے سوچا کہ یہ (سورۂ براءۃ) اس سورۂ انفال کا حصہ ہے۔ اس لئے میں نے ان دونوں کو ملا دیا اور ان دونوں کے درمیان ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' بھی نہیں لکھی۔

تحقیق

[اسنادہ حسن]

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ''حسن صحیح'' امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ (43) اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ (330,321/2) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

تخریج

مسند الامام احمد: 1/ 57؛سنن أبي داوٗد: 786 . 787، سنن الترمذی:3086

كِتَابَةُ الْقُرْآنِ

۱۴۔ کتابت قرآن کا بیان

33- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، وَأَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَكْتُبُوا عَنِّي شَيْئًا غَيْرَ الْقُرْآنِ» وَقَالَ مُحَمَّدٌ «إِلَّا الْقُرْآنَ فَمَنْ كَتَبَ عَنِّي شَيْئًا غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ»

۳۳۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قرآن کے علاوہ مجھ سے کچھ مت لکھو۔ چنانچہ جس نے مجھ سے قرآن کے علاوہ کوئی اور چیز لکھی ہو وہ اس کو مٹا دے۔

تحقیق وتخریج

صحیح مسلم:3004

فوائد الحدیث:

ا۔ اس حدیث کے متعلق اہل علم کی مختلف آرا ہیں، بعض نے اسے منسوخ بھی کہا ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ قرآن اور احادیث کو ایک جگہ اکٹھا لکھے جانے سے خلط ملط ہونے کا خدشہ تھا۔ لہٰذا احتیاطاً منع کر دیا گیا۔ ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے حدیث لکھی جاتی تھی۔ اسی حدیث میں "وَحَدِّثُوا عَنِّي، وَلَا حَرَجَ" کے الفاظ روایت حدیث کی اجازت پر نص ہیں۔ جیسا کہ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَقَالَ: "بَلِّغوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً" (صحیح البخاری:3461) يَعْنِي: وَلَوْ لَمْ يَكُنْ مَعَ أَحَدِكُمْ سِوَى آيَةٍ وَاحِدَةٍ فَلْيُؤَدِّهَا إِلَى مَنْ وَرَاءَهُ، فبلِّغوا عَنْهُ مَا أَمَرَهُمْ بِهِ، فَأَدَّوُا الْقُرْآنَ قُرْآنًا، وَالسُّنَّةَ سُنَّةً، لَمْ يَلْبِسُوا هَذَا بِهَذَا؛ وَلِهَذَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: "مَنْ كَتَبَ عَنِّي سِوَى الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ" أَيْ: لِئَلَّا يَخْتَلِطَ بِالْقُرْآنِ، وَلَيْسَ مَعْنَاهُ: أَلَّا يَحْفَظُوا السُّنَّةَ وَيَرْوُوهَا، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

فَلِهَذَا نَعْلَمُ بِالضَّرُورَةِ أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الْقُرْآنِ مِمَّا أَدَّاهُ الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ إِلَّا وَقَدْ بَلَّغُوهُ إِلَيْنَا، وَلِلَّهِ الْحَمْدُ

وَالْمِنَّةُ،

''آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری طرف سے پہنچا دو خواہ وہ ایک آیت ہی ہو۔'' یعنی اگر آپ کے پاس کسی ایک آیت کا بھی علم ہے، اس کو بھی اپنے علاوہ دوسروں تک پہنچا دو، چنانچہ صحابہ کرام کو نبی کریم ﷺ نے جو حکم دیا اس کے مطابق انہوں نے [اپنے سیکھے ہوئے علم کی] تبلیغ کی۔ قرآن مجید کو اس کی اپنی جگہ بیان کیا، سنت رسول ﷺ کو اس کے مقام پر رکھ کر پہنچایا، انہوں نے قرآن مجید کو احادیث مبارکہ کے ساتھ خلط ملط نہیں کیا۔ اس لئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا: ''جس نے مجھ سے قرآن کے علاوہ کوئی اور چیز لکھی ہو وہ اسے مٹا دے۔'' اس کا یہ معنیٰ نہیں ہے کہ سنت رسول ﷺ کو محفوظ اور بیان نہ کیا جائے۔ واللہ اعلم۔

یقینی طور پر ہم یہ بات جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو قرآن مجید کا جو بھی حصہ دیا تھا، انہوں نے ہم تک پہنچا دیا ہے۔ تمام تعریفیں اور احسان اللہ رب العزت کے لئے ہیں۔''

[تفسیر ابن کثیر: 31/1؛ بتحقیق عبدالرزاق المہدی]

۲۔ حافظ خطابی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

يشبه أن يكون النهي متقدماً وآخر الأمرين الإباحة ، وقد قيل أنه إنما نهى أن يكتب الحديث مع القرآن في صحيفة واحدة لئلا يختلط به ويشتبه على القارىء فأما أن يكون نفس الكتاب محظوراً وتقييد العلم بالخط منهياً عنه فلا .

''یہ بھی ہوسکتا ہے کہ نہی مقدم ہے، اور دونوں میں آخری حکم اباحت پر مبنی ہے۔ یہ بھی

کہا گیا ہے کہ نہی صرف اس بات میں ہے کہ قرآن کے ساتھ حدیث کو ایک صحیفہ میں نہ لکھا جائے، تاکہ پڑھنے والا اختلاط اور اشتباہ کا شکار نہ ہو، رہا یہ بات کہنا کہ احادیث کو یاد کرنا اور اسے تحریری شکل میں محفوظ کرنا، یہ منع ہے تو ایسی کوئی بات یہاں سے ثابت نہیں ہوتی۔''

[معالم السنن:184/4]

۲۔ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَالظَّاهِرُ أَنَّ النَّهْيَ كَانَ أَوَّلاً لِتَتَوَفَّرَ هِمَمُهُم عَلَى القُرْآنِ وَحْدَهُ، وَلِيَمْتَازَ القُرْآنُ بِالكِتَابَةِ عَمَّا سِوَاهُ مِنَ السُّنَنِ النَّبَوِيَّةِ، فَيُؤْمَنُ اللَّبْسُ، فَلَمَّا زَالَ المَحْذُوْرُ وَاللَّبْسُ، وَوَضَحَ أَنَّ القُرْآنَ لاَ يَشْتَبِهُ بِكَلاَمِ النَّاسِ، أُذِنَ فِي كِتَابَةِ العِلْمِ - وَاللهُ أَعْلَمُ

''ظاہر بات یہ ہے کہ نہی اول اسلام میں تھی، تاکہ ساری تگ و دو قرآن پر ہو۔ احادیث نبویہ سے قرآن کو الگ لکھا جائے۔ تاکہ قرآن احادیث کے ساتھ خلط ملط ہونے سے محفوظ رہے۔ اب جب اختلاط کا خدشہ جاتا رہا۔ یہ واضح ہو چکا ہے کہ قرآن حکیم لوگوں کی باتوں کے ساتھ مشتبہ نہیں ہوگا تو کتابت علم کی اجازت مل گئی ہے۔ واللہ اعلم۔''

[سیر اعلام النبلاء:81/3]

فَاتِحَةُ الْكِتَابِ

۱۵۔سورت فاتحہ کا بیان

34۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ»

۳۴۔ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی کوئی نماز نہیں جس میں اس نے سورت فاتحہ نہ پڑھی۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:756،صحیح مسلم:394

فوائد الحدیث:

۱۔ سید الفقہاء امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر یوں باب قائم کیا ہے۔

بَابُ وُجُوبِ الْقِرَاءَةِ لِلْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا، فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، وَمَا يُجْهَرُ فِيهَا وَمَا يُخَافَتُ

''ساری کی ساری نمازوں میں امام اور مقتدی پر [سورۃ الفاتحہ کی] قراءت واجب ہے، حضر میں ہو یا سفر میں، قراءت بآواز بلند ہو یا آہستہ آواز سے۔''

۲۔ یہ متفق علیہ حدیث اپنے عموم کے ساتھ امام اور مقتدی دونوں کو شامل ہے۔ کیونکہ اس حدیث کے راوی سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ خود امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کے قائل و فاعل تھے۔ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کے بعد فرمایا:

أَجَلْ ، إِنَّهُ لا صَلاَةَ إِلاَّ بِهَا.

''جی ہاں! سورت فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔''

[مصنف ابن ابی شیبۃ: 375/1؛ وسندہ صحیح]

۳۔ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے:

صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ: «لَا يَقْرَأَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہری نمازوں میں سے ہمیں ایک نماز پڑھائی۔ فرمایا: جب میں اونچی آواز سے قراءت کر رہا ہوتا ہوں تو تم میں سے کوئی شخص سورت فاتحہ کے علاوہ ہرگز کچھ نہ پڑھے۔''

[سنن النسائی: 921؛ وسندہ حسن]

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ كُلُّهُمْ

''یہ سند حسن ہے، اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔''

[سنن الدارقطنی:320/1]

۴۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَا يَقْرَأُ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ

''جس نے نماز میں سورت فاتحہ نہ پڑھی، وہ نماز ناقص ہے۔''

[مسند الامام احمد:275/6؛وسندہ حسن]

۵۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ، فَهِيَ خِدَاجٌ

''ہر وہ نماز جس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جائے، وہ ناقص ہے، ناقص ہے۔''

[سنن ابن ماجۃ:841؛وسندہ حسن]

۶۔ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ إِمَامٍ وَغَيْرِ إِمَامٍ

''اس شخص کی کوئی نماز نہیں جو سورت فاتحہ نہیں پڑھتا، وہ امام ہو یا غیر امام۔''

[کتاب القراءۃ خلف الامام للبیہقی:115، وسندہ حسن]

۷۔ سیدنا رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم نے

ایک صحابی کو سری نمازوں میں اس بات کی تعلیم دی:

إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلاةُ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَمَا تَيَسَّرَ، ثُمَّ ارْكَعْ

''جب نماز کی اقامت ہو جائے تو اللہ اکبر کہہ، پھر سورت فاتحہ پڑھ، اس کے بعد قرآن کا جو حصہ تجھے میسر ہو، [اسے پڑھ] پھر رکوع کر۔''

[شرح السنۃ للبغوی:230/3؛ وسندہ حسن]

فَضْلُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

١٦۔ سورت فاتحہ کی فضیلت کا بیان

35- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُصَلِّي فَدَعَانِي فَلَمْ آتِهِ حَتَّى صَلَّيْتُ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ لِي: «مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنِي؟» قُلْتُ: كُنْتُ أُصَلِّي فَقَالَ: " أَلَمْ يَقُلِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ} [الأنفال: 24] ؟ قَالَ: «أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟» فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ، فَذَكَّرْتُهُ فَقَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي، وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ»

٣٥۔ سیدنا ابوسعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس

سے گزرے، میں اس وقت نماز پڑھ رہا تھا، آپ ﷺ نے مجھے بلایا۔ میں نماز سے فارغ ہونے کے بعد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فوراً میرے پاس آنے سے تجھے کونسی چیز مانع تھی۔ میں نے عرض کیا: نماز پڑھ رہا تھا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ عزوجل نے یہ نہیں فرمایا: ''اے ایمان والو! جب اللہ اور اس کے رسول تم کو بلائیں، تو لبیک کہو۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہ میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن کی سب سے عظیم سورت بتاؤں؟ پھر آپ ﷺ (بتانے سے پہلے) مسجد سے باہر جانے کے لئے اُٹھے۔ میں نے آپ ﷺ کو بات یاد کرائی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''الحمد للہ رب العالمین'' یہی سبع المثانی ہے۔ یہی قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:5006

36- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْمَعْنَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي مَسِيرٍ لَهُ فَنَزَلَ وَنَزَلَ رَجُلٌ إِلَى جَانِبِهِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ الْقُرْآنِ» قَالَ: فَتَلَا عَلَيْهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

۳۶۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سفر میں تھے۔

ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا، ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پہلو میں آکر بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: کیا میں تمہیں قرآن کی سب سے افضل سورت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ تو آپ ﷺ نے سورت فاتحہ کی تلاوت فرمائی۔

تحقیق وتخریج

[اسنادہ صحیح]

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ (774) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ نیز امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ (560/1) نے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے۔

37- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ، مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ هِيَ خِدَاجٌ، هِيَ خِدَاجٌ، هِيَ خِدَاجٌ، غَيْرُ تَمَامٍ» فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، إِنِّي أَحْيَانًا أَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ فَغَمَزَ ذِرَاعِي وَقَالَ: اقْرَأْ بِهَا يَا فَارِسِيُّ، فِي نَفْسِكَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي، وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ» قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَءُوا يَقُولُ الْعَبْدُ: {الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ} [الفاتحة: 2] يَقُولُ اللهُ: «حَمِدَنِي عَبْدِي» يَقُولُ: {الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ} [الفاتحة: 3] يَقُولُ

اللهُ:أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي» يَقُولُ الْعَبْدُ {مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ}[الفاتحة: 4] يَقُولُ اللهُ مَجَّدَنِي عَبْدِي وَهَذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُولُ الْعَبْدُ {اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ-صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ} [الفاتحة: 6-7] فَهَؤُلَاءِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ خَالَفَهُ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

۳۷۔ ہشام بن زہرہ کے غلام ابو سائب بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز پڑھی اور اس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی، اس کی نماز ناقص ہے، وہ ناقص ہے، وہ ناقص ہے۔ نامکمل ہے۔ میں نے کہا: اے ابو ہریرہ! بعض اوقات میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں، (اس وقت کیا کروں)، آپ رضی اللہ عنہ نے میرا بازو دبایا اور کہا: اے فارسی! ایسی حالت میں اسے دل میں پڑھ لیا کرو۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا ہے۔ اس کا نصف میرے لئے اور اس کا نصف میرے بندے کے لئے ہے۔ میرے بندے کے لئے وہ کچھ ہے جس کا وہ سوال کرے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے پڑھو! بندہ کہتا ہے: ''الحمد للہ رب العالمین'' اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری حمد بیان کی۔ بندہ کہتا ہے: ''الرحمٰن الرحیم'' اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری ثنا بیان کی۔ بندہ کہتا ہے: ''مالک یوم الدین'' اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی، یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان

(تقسیم) ہے۔ میرے بندے کے لئے وہ کچھ ہے جس کا وہ سوال کرے۔ بندہ کہتا ہے: {اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ} یہ میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے کے لئے وہ کچھ ہے جو وہ سوال کرے۔

تحقیق وتخریج

صحیح مسلم:395

38- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ، فَهِيَ خِدَاجٌ، فَهِيَ خِدَاجٌ» قَالَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، إِنِّي أَحْيَانًا أَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ: يَا فَارِسِيُّ، اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ» قَالَ الْعَبْدُ: {الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ} [الفاتحة: 2] قَالَ اللهُ: «حَمِدَنِي عَبْدِي» فَإِذَا قَالَ: {الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ} [الفاتحة: 2] قَالَ: «اللهُ أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي» فَإِذَا قَالَ: {مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ} [الفاتحة: 4] قَالَ اللهُ: «مَجَّدَنِي عَبْدِي» أَوْ قَالَ: «فَوَّضَ إِلَيَّ عَبْدِي» فَإِذَا قَالَ: {إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ} [الفاتحة: 5] قَالَ:

هَذِهِ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ قَالَ سُفْيَانُ: دَخَلْتُ عَلَى الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ مَرِيضٌ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي بِهِ

۳۸۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے: جس نے نماز پڑھی اور اس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی، اس کی نماز ناقص ہے، ناقص ہے، ناقص ہے۔ راویٔ حدیث نے کہا: اے ابو ہریرہ! بعض اوقات میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں، (اس وقت کیا کروں)، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے فارسی! ایسی حالت میں اسے اپنے دل میں پڑھ لیا کرو۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا ہے۔ میرے بندے کے لئے وہ کچھ ہے جس کا وہ سوال کرے، جب بندہ کہتا ہے: ''الحمد للہ رب العالمین'' اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری حمد بیان کی۔ بندہ کہتا ہے: ''الرحمٰن الرحیم'' اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری ثنا بیان کی۔ جب بندہ کہتا ہے: ''مالک یوم الدین'' اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ یا راویٔ حدیث نے یہ الفاظ بیان کیے۔ میرے بندے نے خود کو میرے سپرد کر دیا۔ بندہ کہتا ہے: ''ایاک نعبد و ایاک نستعین'' اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں: یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان (تقسیم) ہے۔ میرے بندے کے لئے وہ کچھ ہے جس کا وہ سوال کرے۔

امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں علاء بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کے

پاس ان کے گھر آیا، وہ اس وقت بیمار تھے۔ میں نے ان سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے مجھے یہ حدیث بیان فرمائی۔

تحقیق وتخریج

صحیح مسلم:395

39- أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ صَوْتًا نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهِ فَقَالَ: «هَذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ» فَقَالَ: «هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ» وَقَالَ: " أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ: فَاتِحَةُ الْكِتَابِ، وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَمْ تُقْرَأْ بِحَرْفٍ مِنْهَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ "

۳۹۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہماری موجودگی میں سیدنا جبریل علیہ السلام امین رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے اپنے اوپر زوردار آواز سنی۔ انہوں نے کہا: یہ آسمان کا وہ دروازہ ہے جو صرف آج کھولا گیا ہے، اس سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا۔ اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا۔ سیدنا جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ وہ فرشتہ ہے جو آج کے دن سے پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں

ہوا۔ اس نے سلام کیا، اور عرض کیا: آپ ﷺ کو دو نوروں کی بشارت ہو جو دونوں آپ ﷺ کو ہی عطا کئے گئے ہیں۔ جبکہ آپ ﷺ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کیے گئے۔ وہ سورت فاتحہ اور سورت بقرہ کی آخری دو آیات ہیں۔ آپ ﷺ ان میں سے کوئی بھی حرف پڑھیں گے، وہ آپ ﷺ کو ضرور عطا کیا جائے گا۔

تحقیق وتخریج

صحیح مسلم:806

فوائد الحدیث:

ا۔ اہل علم کہتے ہیں کہ یہ سورت کریمہ ایک سو تیرہ حروف اور پچیس کلمات پر مشتمل ہے۔ بلا اختلاف اس کی سات آیات ہیں۔ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' اس کی مستقل ایک آیت ہے۔ یہ قرآن مجید کی اساس ہے۔ ام القرآن، الحمد للہ، ام الکتاب، سبع مثانی اور قرآن عظیم وغیرہ اس کے مختلف نام ہیں۔ یہ ہر نماز کی ہر رکعت میں دہرائی جاتی ہے۔

۲۔ سورۃ الفاتحہ کو حدیث پاک میں نماز بھی کہا گیا ہے۔

[صحیح مسلم:395]

۳۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أُبَيُّ» وَهُوَ يُصَلِّي،

فَالتَفَتَ أُبَيٌّ وَلَمْ يُجِبْهُ، وَصَلَّى أُبَيٌّ فَخَفَّفَ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، مَا مَنَعَكَ يَا أُبَيُّ أَنْ تُجِيبَنِي إِذْ دَعَوْتُكَ» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ فِي الصَّلَاةِ، قَالَ: " أَفَلَمْ تَجِدْ فِيمَا أُوحِي إِلَيَّ أَنْ {اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ} [الأنفال: 24] " قَالَ: بَلَى وَلَا أَعُودُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، قَالَ: «تُحِبُّ أَنْ أُعَلِّمَكَ سُورَةً لَمْ يَنْزِلْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الفُرْقَانِ مِثْلُهَا» ؟ قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ» ؟ قَالَ: فَقَرَأَ أُمَّ القُرْآنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الفُرْقَانِ مِثْلُهَا، وَإِنَّهَا سَبْعٌ مِنَ المَثَانِي وَالقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُعْطِيتُهُ

”ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے، آپ ﷺ نے آواز دی: اے ابی!، وہ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے توجہ کی، لیکن جواب نہ دیا۔ کیونکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے نماز مختصر کی، پھر وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ!، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابی! آپ پر بھی سلام ہو، جب میں نے بلایا تھا، آپ نے میری بات کا جواب کیوں نہیں دیا؟۔

انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نماز پڑھ رہا تھا، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری طرف جو کلام وحی کیا ہے، کیا آپ نے اس میں یہ بات نہیں پائی۔ ''جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمہیں بلائیں، تم انہیں جواب دو۔'' سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے جواباً عرض کیا: جی ہاں! ان شاء اللہ میں آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ نبی کریم ﷺ نے دریافت کیا: کیا آپ یہ بات پسند ہے کہ میں آپ کو اس سورت کی تعلیم دوں کہ تورات، انجیل، زبور اور فرقان (قرآن) میں اس کی مانند اور کوئی سورت نازل نہیں ہوئی۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! جی ہاں! نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آپ نماز میں کیا قرأت کرتے ہو۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے سورت فاتحہ کی تلاوت کی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ تورات، انجیل، زبور اور فرقان (قرآن) میں اس کی مانند اور کوئی سورت نازل نہیں کی گئی۔ یہی ''سبع مثانی'' ہے اور وہ قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔''

[مسند الامام احمد: 413/2؛ سنن الترمذی: 2875؛ وسندہ حسن]

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

۴۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

كُنَّا فِي مَسِيرٍ لَنَا فَنَزَلْنَا، فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ، فَقَالَتْ: إِنَّ سَيِّدَ الحَيِّ سَلِيمٌ، وَإِنَّ نَفَرَنَا غَيَبٌ، فَهَلْ مِنْكُمْ رَاقٍ؟ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مَا كُنَّا نَأْبُنُهُ بِرُقْيَةٍ، فَرَقَاهُ فَبَرَأَ، فَأَمَرَ لَهُ بِثَلَاثِينَ شَاةً، وَسَقَانَا لَبَنًا. فَلَمَّا رَجَعَ قُلْنَا لَهُ: أَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً - أَوْ كُنْتَ تَرْقِي؟ - قَالَ: لاَ، مَا

رَقَيْتُ إِلَّا بِأُمِّ الكِتَابِ، قُلْنَا: لاَ تُحْدِثُوا شَيْئًا حَتَّى نَأْتِيَ - أَوْ نَسْأَلَ - النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا المَدِينَةَ ذَكَرْنَاهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «وَمَا كَانَ يُدْرِيهِ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ

''دورانِ سفر ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو ایک لڑکی آئی اور کہنے لگی: اس قبیلے کے سردار کو بچھو نے کاٹا ہے اور ہمارے [علاج جاننے والے] لوگ غائب ہیں۔ کیا تمہارے درمیان کوئی دم کرنے والا ہے؟، ایک آدمی اس کے ساتھ چل دیا، حالانکہ ہم نے کبھی نہیں سنا تھا کہ وہ دم کرتا ہے، لیکن اس نے دم کیا اور سردار ٹھیک ہو گیا، سردار نے دم کرنے والے کو تیس بکریاں دینے کا حکم دیا، اس کے ساتھ ہمیں دودھ بھی پلایا، جب دم کرنے والا پلٹ کر واپس آیا تو ہم نے اس سے پوچھا: کیا تو اچھی طرح دم کرنا جانتا ہے؟ یا یوں کہا: کیا تو دم کرتا ہے۔ اس نے کہا: نہیں، میں نے تو بس سورت فاتحہ پڑھ کر دم کیا ہے۔ بکریوں کے بارے میں ہم نے طے کیا، کہ ان کے بارے میں اس وقت تک کوئی فیصلہ نہیں کریں گے۔ جب تک رسول اللہ ﷺ سے پوچھ نہ لیں۔ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو ہم نے نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کیسے معلوم ہوا کہ سورت فاتحہ سے دم کیا جاتا ہے؟، ان بکریوں کو آپس میں تقسیم کرلو اور میرا حصہ بھی رکھنا۔''

[صحیح البخاری:5007؛ صحیح مسلم:2201]

سُورَةُ الْبَقَرَةِ

١٧۔ سورت بقرہ کا بیان

40- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ»

۴۰۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ، جس گھر میں سورت بقرہ تلاوت کی جاتی ہے۔ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔

تحقیق وتخریج

صحیح مسلم:780

41- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ يَزِيدَ

بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَكَانَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ صَوْتًا بِالْقُرْآنِ قَالَ: «قَرَأْتُ اللَّيْلَةَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، وَفَرَسٌ لِي مَرْبُوطٌ، وَيَحْيَى ابْنِي مُضْطَجِعٌ قَرِيبًا مِنِّي، وَهُوَ غُلَامٌ، فَجَالَتْ جَوْلَةً، فَقُمْتُ لَيْسَ لِي هَمٌّ إِلَّا يَحْيَى ابْنِي، فَسَكَنَتِ الْفَرَسُ، ثُمَّ قَرَأْتُ، فَجَالَتِ الْفَرَسُ، فَقُمْتُ لَيْسَ لِي هَمٌّ إِلَّا ابْنِي، ثُمَّ قَرَأْتُ، فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا بِشَيْءٍ كَهَيْئَةِ الظُّلَّةِ فِي مِثْلِ الْمَصَابِيحِ مُقْبِلٌ مِنَ السَّمَاءِ، فَهَالَنِي، فَسَكَنَتْ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ» فَقَالَ: «اقْرَأْ يَا أَبَا يَحْيَى» قُلْتُ: قَدْ قَرَأْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَجَالَتِ الْفَرَسُ، وَلَيْسَ لِي هَمٌّ إِلَّا ابْنِي فَقَالَ: «اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ» قَالَ: «قَدْ قَرَأْتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا كَهَيْئَةِ الظُّلَّةِ فِيهَا مَصَابِيحُ فَهَالَنِي» فَقَالَ: «ذَلِكَ الْمَلَائِكَةُ، دَنَوْا لِصَوْتِكَ، وَلَوْ قَرَأْتَ حَتَّى تُصْبِحَ لَأَصْبَحَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِمْ»

۴۱۔ سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ لوگوں میں سب سے اچھی آواز سے قرآن کی تلاوت کرتے تھے۔ بیان کرتے ہیں: میں ایک رات سورت بقرہ کی تلاوت کرر ہا تھا۔ پاس ہی میرا گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ میرا بیٹا یحییٰ جو کہ ابھی چھوٹا بچہ تھا، میرے قریب ہی لیٹا ہوا تھا۔ گھوڑے نے بدکنا شروع کر دیا، میں تلاوت سے رک گیا مجھے صرف اپنے بیٹے یحییٰ کا ڈر تھا۔ (کہیں گھوڑا اس کو کچل نہ دے) تو گھوڑا [بدکنے سے] رک گیا۔ پھر میں نے تلاوت شروع کی، گھوڑے نے پھر بدکنا

شروع کر دیا، میں تلاوت سے رک گیا مجھے صرف اپنے بیٹے کا ڈر تھا۔ (کہیں گھوڑا اس کو کچل نہ دے)، پھر میں نے تلاوت شروع کی، گھوڑے نے پھر بدکنا شروع کر دیا، میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا۔ چراغ کی مثل کوئی چیز سایہ کی صورت میں دیکھی جو آسمان سے نیچے اتر رہی تھی۔ جب صبح ہوئی، میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس بات کی خبر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابویحییٰ! پڑھتا رہتا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں پڑھتا رہا، میرے گھوڑے نے بدکنا شروع کر دیا، مجھے صرف اپنے بیٹے کا ڈر تھا۔ (کہیں گھوڑا اس کو کچل نہ دے)، آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن حضیر! پڑھتا رہتا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں پڑھتا رہا، تو میں نے اپنا سر اٹھایا، چراغ کی مثل کوئی چیز سایہ کی صورت میں دیکھی جو آسمان سے نیچے اتر رہی تھی۔ مجھے اس نے پریشان کر دیا، چنانچہ گھوڑا ابھی رک گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ فرشتے تھے جو تیری آواز سننے کے لئے تیرے قریب ہو رہے تھے۔ اگر تم صبح تک پڑھتے رہتے، صبح دوسرے لوگ بھی ان کو دیکھتے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:5018، صحیح مسلم:796

فوائد الحدیث:

ا۔ سورت بقرہ وہ معظم مدنی سورت ہے، جو پچیس ہزار پانچ سو[25500]

حروف، چھ ہزار ایک سو اکیس [6121] کلمات اور دو سو چھیاسی [286] آیات پر مشتمل ہے۔

۲۔ سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا، رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے:

اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ. اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ، وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ، فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ، تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا، اقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ، وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ

''قرآن پڑھا کرو، وہ روز قیامت اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارش کرے گا، (خصوصاً) دو روشن سورتوں کی تلاوت کیا کرو، سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران۔ یہ دونوں قیامت کے روز اس طرح آئیں گی، جیسے دو بادل یا دو سائبان ہیں یا جیسے قطار میں اڑتے پرندوں کی دو ٹولیاں ہیں، اپنے پڑھنے والوں کی وکالت کریں گی۔ سورۃ البقرۃ (ضرور) پڑھا کرو، اس کا پڑھنا باعث برکت اور اس کا چھوڑنا باعث حسرت ہے اور جادوگر اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔''

[صحیح مسلم:804]

۳۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ:

" تَعَلَّمُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ؛ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا

يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ ". قَالَ: ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: " تَعَلَّمُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَآلِ عِمْرَانَ؛ فَإِنَّهُمَا الزَّهْرَاوَانِ يُظِلَّانِ صَاحِبَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ غَيَايَتَانِ أَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ،وَإِنَّ الْقُرْآنَ يَلْقَى صَاحِبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يَنْشَقُّ عَنْهُ قَبْرُهُ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ. فَيَقُولُ لَهُ: هَلْ تَعْرِفُنِي؟ فَيَقُولُ: مَا أَعْرِفُكَ فَيَقُولُ: أَنَا صَاحِبُكَ الْقُرْآنُ الَّذِي أَظْمَأْتُكَ فِي الْهَوَاجِرِ وَأَسْهَرْتُ لَيْلَكَ، وَإِنَّ كُلَّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَتِهِ، وَإِنَّكَ الْيَوْمَ مِنْ وَرَاءِ كُلِّ تِجَارَةٍ فَيُعْطَى الْمُلْكَ بِيَمِينِهِ، وَالْخُلْدَ بِشِمَالِهِ، وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ، وَيُكْسَى وَالِدَاهُ حُلَّتَيْنِ لَا يُقَوَّمُ لَهُمَا أَهْلُ الدُّنْيَا فَيَقُولَانِ: بِمَ كُسِينَا هَذَا ؟ فَيُقَالُ: بِأَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ. ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: اقْرَأْ وَاصْعَدْ فِي دَرَجِ الْجَنَّةِ وَغُرَفِهَا، فَهُوَ فِي صُعُودٍ مَا دَامَ يَقْرَأُ، هَذًّا كَانَ، أَوْ تَرْتِيلًا"

''میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: سورت بقرہ سیکھو! اسے سیکھنا باعث برکت اور چھوڑنا باعث حسرت ہے۔ جادو اس پر اثر انداز نہیں ہوسکتا۔ آپ ﷺ لمحہ بھر خاموش رہے پھر فرمایا: سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران سیکھو، یہ دونوں نور ہیں، قیامت کے روز یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والوں پر سایہ فگن ہوجائیں گی، جیسے بادل یا چھتری ہوں۔ یا پھر جیسے قطار باندھے پرندوں کی ٹولیاں ہوں، قیامت کے روز جب قاری کی قبر شق ہوگی، تو قرآن مجید اس سے نحیف ونزار [یا اداس] آدمی کی شکل میں ملاقات کرے گا اور پوچھے گا:

کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟، قاری جواب دے گا: میں تجھے نہیں پہچانتا۔ قرآن کہے گا: میں تیرا ساتھی ''قرآن'' ہوں۔ جس نے گرمی میں تجھے پیاسا رکھا، راتوں کو جگایا، بے شک ہر تاجر نفع حاصل کرنے کے لئے تجارت کرتا ہے، آج تو ہر دوسری تجارت سے بے نیاز ہے، چنانچہ اس کے داہنے ہاتھ میں بادشاہی اور بائیں ہاتھ میں ہمیشگی کا پروانہ دیا جائے گا، اس کے سر پر عزت اور وقار کا تاج رکھا جائے گا اور اس کے والدین کو دو قیمتی لباس پہنائے جائیں گے، جن کے سامنے دنیا کی ساری دولت حقیر ہوگی۔ قاری کے والدین عرض کریں گے: یہ لباس ہمیں کس عمل کی وجہ سے پہنایا گیا ہے؟، انہیں بتایا جائے گا: تمہارے بیٹے کے قرآن سیکھنے کی وجہ سے۔ پھر قاری سے کہا جائے گا: قرآن مجید پڑھتا جا اور جنت کے بلند و بالا درجات چڑھتا جا۔ چنانچہ جب تک قاری تلاوت کرتا رہے گا: درجات چڑھتا جائے گا خواہ تیز پڑھے یا آہستہ۔''

[مسند الامام احمد:348/5؛ سنن الدارمی:3394؛ سنن ابن ماجۃ:3781؛ مختصراً، المستدرک علی الصحیحین للحاکم:560/1؛ مختصراً، وسندہ حسن]

اس حدیث کو امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

اہل سنت کے مشہور مفسر حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وہذا اسناد حسن علی شرط مسلم۔

''اس روایت کی سند امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرط پر حسن ہے۔''

[تفسیر ابن کثیر:143/1؛ بتحقیق عبد الرزاق المہدی]

حافظ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ [اتحاف الخیرۃ المہرۃ:330/6] اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ

[المطالب العالیۃ:3478] نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

اس کا راوی بشیر بن مہاجر غنوی جمہور محدثین کے نزدیک ''حسن الحدیث''

ہے۔

۴۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا ، وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ ، وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ لُبَابًا ، وَإِنَّ لُبَابَ الْقُرْآنِ الْمُفَصَّلُ

''ہر چیز کی ایک چوٹی ہوتی ہے اور قرآن مجید کی چوٹی [فضیلت اور عظمت کے اعتبار سے] سورت بقرہ ہے۔ ہر چیز کا خلاصہ ہوتا ہے اور قرآن کا خلاصہ مفصل سورتیں ہیں۔''

[سنن الدارمی:3420؛ وسندہ حسن]

۵۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ بھی آتی ہے:

إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَسَنَامُ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ تُقْرَأُ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

''ہر چیز کی ایک چوٹی ہوتی ہے اور قرآن مجید کی چوٹی [فضیلت اور عظمت کے اعتبار سے] سورت بقرہ ہے۔ جس گھر میں سورت بقرہ پڑھی جائے۔ شیطان سنتے ہی اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔''

[المستدرک علی الصحیحین للحاکم:561/1؛ وسندہ حسن]

اس حدیث کو امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

آيَةُ الْكُرْسِيِّ

۱۸۔ آیۃ الکرسی کا بیان

42- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ كَانَ عَلَى تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَوَجَدَ أَثَرَ كَفٍّ كَأَنَّهُ قَدْ أَخَذَ مِنْهُ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «تُرِيدُ أَنْ تَأْخُذَهُ؟» قُلْ: سُبْحَانَ مَنْ سَخَّرَكَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقُلْتُ: «فَإِذَا جِنِّيٌّ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيَّ، فَأَخَذْتُهُ لِأَذْهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» فَقَالَ: «إِنَّمَا أَخَذْتُهُ لِأَهْلِ بَيْتٍ فُقَرَاءَ مِنَ الْجِنِّ وَلَنْ أَعُودَ» قَالَ: «فَعَادَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» فَقَالَ: «تُرِيدُ أَنْ تَأْخُذَهُ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ: " قُلْ سُبْحَانَ مَا سَخَّرَكَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: «فَإِذَا أَنَا بِهِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَذْهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَاهَدَنِي

أَنْ لَا يَعُودَ فَتَرَكْتُهُ، ثُمَّ عَادَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» فَقَالَ: «تُرِيدُ أَنْ تَأْخُذَهُ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ: «قُلْ سُبْحَانَ مَا سَخَّرَكَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» فَقُلْتُ: فَإِذَا أَنَا بِهِ فَقُلْتُ: «عَاهَدْتَنِي فَكَذَبْتَ وَعُدْتَ. لَأَذْهَبَنَّ بِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» فَقَالَ: «خَلِّ عَنِّي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ لَمْ يَقْرَبْكَ ذَكَرٌ وَلَا أُنْثَى مِنَ الْجِنِّ» قُلْتُ: وَمَا هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ؟ قَالَ: «آيَةُ الْكُرْسِيِّ اقْرَأْهَا عِنْدَ كُلِّ صَبَاحٍ وَمَسَاءٍ» قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: «فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» فَقَالَ لِي: «أَوَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ كَذَلِكَ»

۴۲۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ صدقے کی کھجوروں پر نگران مقرر ہوئے۔ انہوں نے وہاں [کھجوروں کے ڈھیر پر] ہاتھ کے نشان پائے گویا کہ کسی نے وہاں سے کچھ اٹھایا ہے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اس کو پکڑنا چاہتے ہو تو یہ وظیفہ پڑھو۔ پاک ہے وہ ذات جس نے محمد ﷺ کے لئے تجھ [شیطان] کو مسخر کیا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے یہ وظیفہ پڑھا، اچانک ایک جن کو اپنے سامنے پایا۔ میں نے اس جن کو کہا: میں تجھے پکڑ کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے کر جاتا ہوں۔ اس نے کہا: میں نے صرف جنوں کے غریب گھرانوں کے لئے کچھ لیا ہے۔ آئندہ میں ہرگز نہیں آؤں گا۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مگر وہ پھر آ گیا۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کو پکڑنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض

کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو یہ وظیفہ پڑھو۔ پاک ہے وہ ذات جس نے محمد ﷺ کے لئے تجھ [شیطان] کو مسخر کیا ہے۔ میں نے یہ پڑھا۔ اچانک میں اس کے ساتھ [کھڑا] تھا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اس کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے کر جاتا ہوں۔ مگر اس نے میرے ساتھ وعدہ کیا کہ وہ آئندہ نہیں آئے گا۔ میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ مگر وہ پھر آ گیا۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کو پکڑنا چاہتے ہو میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو یہ وظیفہ پڑھو۔ پاک ہے وہ ذات جس نے محمد ﷺ کے لئے تجھ [شیطان] کو مسخر کیا ہے۔ میں نے یہ پڑھا۔ اچانک میں اس کے ساتھ [کھڑا] تھا۔ میں نے اس کو کہا: تو نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا۔ مگر تو نے اس کی خلاف ورزی کی ہے اور دوبارہ آ گیا ہے۔ اب میں تجھے ضرور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے کر جاؤں گا، اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو، میں تجھے ایسے کلمات سکھاتا ہوں کہ جب تو ان کو پڑھے گا، جنوں میں سے کوئی مذکر اور مؤنث تیرے قریب نہیں آئے گا۔ میں نے کہا: وہ کون سے کلمات ہیں؟، اس نے کہا: آیۃ الکرسی۔ تم اس کو روزانہ صبح و شام پڑھا کرو۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس کو چھوڑ دیا، میں نے اس بات کا تذکرہ نبی کریم ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا تو نہیں جانتا تھا، کہ بات ایسے ہی ہے۔ [یعنی روزانہ صبح و شام آیۃ الکرسی پڑھنے سے انسان جنات کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔]

تحقیق وتخریج

[اسنادہ حسن]

فوائد الحدیث

۱۔ آیۃ الکرسی قرآن مقدس کی سب سے فضیلت والی آیت کریمہ ہے۔ اس میں پچاس کلمات اور ایک سو اسی [۱۸۰] حروف ہیں۔ یہ دس جملوں پر مشتمل ہے۔ اس میں توحید باری تعالیٰ کے گیارہ دلائل مذکور ہیں۔ پانچ اسمائے حسنیٰ اور چھبیس صفات باری تعالیٰ کا ثبوت ہے۔

۲۔ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَا أَبَا الْمُنْذِرِ. أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ مَعَكَ أَعْظَمُ؟» قَالَ: قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ مَعَكَ أَعْظَمُ؟» قَالَ: قُلْتُ: {اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ} [البقرة: 255] . قَالَ: فَضَرَبَ فِي صَدْرِي، وَقَالَ: «وَاللهِ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ

''اے ابو منذر! کیا آپ جانتے ہیں؟ کہ اللہ کی کتاب میں سب سے زیادہ فضیلت والی آیت کونسی ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو منذر! کیا آپ جانتے ہیں؟ کہ اللہ کی کتاب میں سب سے زیادہ فضیلت والی آیت کونسی ہے؟، میں نے عرض کیا: وہ آیۃ الکرسی ہے، سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے [میری حوصلہ افزائی کرتے ہوئے] میرے سینے پر ہاتھ مبارک مارا اور فرمایا: اللہ کی قسم اے ابو منذر! [یہ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے] آپ کو علم مبارک ہو۔''

[صحیح مسلم:810]

۳۔ مسند عبد بن حمید [178: وسندہ صحیح] میں یہ الفاظ زیادہ ہیں:

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ لِهَذِهِ الْآيَةِ لَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ تُقَدِّسُ الْمَلِكَ عِنْدَ سَاقِ الْعَرْشِ.

''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میں محمد [ﷺ] کی جان ہے۔ آیۃ الکرسی کی ایک زبان ہوگی، دو ہونٹ ہوں گے، اپنے پڑھنے والے کے حق میں عرش الٰہی کے پائے کے پاس اللہ تعالیٰ کی تقدیس بیان کرے گی۔''

۴۔ سیدنا ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ، إِلَّا الْمَوْتُ

''جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے، سوائے موت کے کوئی چیز اس کو جنت میں داخل ہونے سے نہیں روک سکتی۔''

[السنن الکبریٰ للنسائی: 9928؛ عمل الیوم واللیلۃ للنسائی: 100؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 134/8؛ کتاب الصلاۃ لابن حبان کما فی اتحاف المہرۃ لابن حجر: 259/6؛ ح: 6480؛ وسندہ حسن]

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ منذری رحمۃ اللہ علیہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ [307/1] حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ [التعقبات علی الموضوعات: 8] نے اسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ وائلی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کو ''حسن'' کہا ہے۔ [کما فی التذکرۃ للقرطبی: 24]، حافظ ضیاء المقدسی رحمۃ اللہ علیہ [کما فی نتائج الافکار: 278/2۔279]، حافظ ابن الہادی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ [النکت علی ابن الصلاح: 479/2] نے بھی ''صحیح'' کہا ہے۔

۵۔ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ فِي ذِمَّةِ اللهِ إِلَى الصَّلَاةِ الْأُخْرَى

''جس نے فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی، وہ دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہے۔''

[المعجم الکبیر للطبرانی:83/3؛ح:2733؛کتاب الدعاء للطبرانی:674؛وسندہ حسن]

اس کی سند میں کثیر بن یحییٰ راوی ہے، جس کو حافظ ازدی نے ''ضعیف'' کہا ہے۔ جبکہ وہ خود ''ضعیف'' ہے۔ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے کثیر بن یحییٰ کو ''ثقہ'' کہا ہے۔ امام ابوحاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

محله الصدق

''یہ صدوق درجہ کا راوی ہے۔''

امام عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے روایت لی ہے۔ غالباً وہ اس سے روایت لیتے تھے، جو ان کے والد احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ''ثقہ'' ہو۔

حافظ منذری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

[الترغیب والترہیب:2274]

حافظ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ''حسن'' قرار دیا ہے۔

[مجمع الزوائد:102/10]

الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

١٩۔ سورت بقرہ کی آخری دو آیتوں کا بیان

43۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ»

۴۳۔ سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رات کو سورت بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ لیں۔ وہ اس کے لئے کافی ہیں۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:4008، صحیح مسلم:807

44۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ

سُفْيَانَ. عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْأَعْمَشِ. عَنْ إِبْرَاهِيمَ. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ كَفَتَاهُ»

۴۴۔ سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رات کو سورت بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ لیں۔ وہ اس کے لئے کافی ہیں۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:4008،صحیح مسلم:807

45- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، أَخْبَرَهُ عَلْقَمَةُ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ» قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ: فَلَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ فِي الطَّوَافِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ

۴۵۔ سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رات کو سورت بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ لیں۔ وہ اس کے لئے کافی ہیں۔

عبد الرحمٰن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: دوران طواف میری ملاقات سیدنا

ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ میں نے ان سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے یہ حدیث مجھے بیان کی۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:4008،صحیح مسلم:807

فوائد الحدیث

ا۔ کافی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ا۔ یہ شیطان کی شرانگیزیوں سے حفاظت دیں گی، ۲۔ ناگہانی مصائب اور آفات سے بچاؤ کا ذریعہ ہوں گی، ۳۔ نماز تہجد سے کفایت کریں گی۔

ذرا سوچیئے! ہمارے گھرانے خیر و بھلائی سے کس قدر محروم ہیں۔ اتنے بڑے نافع اور مفید عمل سے خالی اور شر سے لبریز ہیں۔ اب آپ بتائیں کہ آپ اپنے گھر میں یہ سراسر خیر و برکت والا عمل کب شروع کرنے والے ہیں؟

46- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ سَمِعَ نَقِيضًا فَوْقَهُ، فَرَفَعَ جِبْرِيلُ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: «هَذَا الْبَابُ قَدْ فُتِحَ مِنَ السَّمَاءِ مَا فُتِحَ قَطُّ» قَالَ: «فَنَزَلَ مَلَكٌ فَأَتَى النَّبِيَّ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» فَقَالَ: " أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ: فَاتِحَةُ الْكِتَابِ، وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، لَنْ تَقْرَأَ حَرْفًا مِنْهُ إِلَّا أُعْطِيتَهُ "

۴۶۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہمارے ہوتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سیدنا جبریل امین علیہ السلام موجود تھے۔ سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے اپنے اوپر زوردار آواز سنی۔ انہوں نے اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی اور کہا: یہ آسمان کا دروازہ ہے جو کھولا گیا ہے، اس سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا۔ اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا۔ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، عرض کیا: آپ ﷺ کو دونوروں کی بشارت ہو جو دونوں آپ ﷺ کو ہی عطا کئے گئے ہیں۔ جبکہ آپ ﷺ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کیے گئے۔ وہ سورہ فاتحہ اور سورت بقرہ کی آخری دو آیات ہیں۔ آپ ﷺ ان میں سے کوئی بھی حرف پڑھیں گے، وہ آپ ﷺ کو ضرور عطا کیا جائے گا۔

تحقیق وتخریج

صحیح مسلم:806

47۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتِ الْأَرْضُ كُلُّهَا لَنَا مَسْجِدًا،

وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُورًا، وَجُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ، وَأُوتِيتُ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ آخِرَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَ مِنْهُ أَحَدٌ قَبْلِي، وَلَا يُعْطَى مِنْهُ أَحَدٌ بَعْدِي»

۴۷۔ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین چیزوں کے ساتھ ہمیں لوگوں پر فضلیت دی گئی ہے۔ ہمارے لئے پوری روئے زمین کو نماز کی جگہ بنا دیا گیا ہے۔ مٹی کو ہمارے لئے طہارت حاصل کرنے کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے، ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی طرح بنایا گیا ہے، عرش کے نچلے خزانے سے مجھے سورت بقرہ کی آخری آیات دی گئی ہیں۔ جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں اور نہ میرے بعد کسی کو دی جائیں گی۔

تحقیق وتخریج

صحیح مسلم:522

48- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ مُرَّةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ «خَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ أُنْزِلَتْ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ»

۴۸۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سورت بقرہ کی آخری آیات عرش کے نچلے خزانے سے نازل کی گئی ہیں۔

تحقیق وتخریج

[اسنادہ صحیح]

فوائدالحدیث

۱۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو معراج کرائی گئی تو تین چیزیں دی گئیں:

أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ. وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ. وَغُفِرَ لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا. الْمُقْحِمَاتُ

۱۔ پانچ نمازیں، ۲۔ سورت بقرہ کی آخری آیات اور ۳۔ شرک کے سوا آپ ﷺ کی امت کے لئے تمام گناہوں کی معافی۔

[صحیح مسلم:173]

۲۔ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ، أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَلَا يُقْرَآنِ فِي دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ

''اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی۔ اس میں سے دو آیات نازل فرمائیں، جن کے ساتھ سورت بقرہ کا اختتام فرمایا۔ جس بھی مکان میں یہ آیتیں تین دن پڑھی جائیں، شیطان اس کے قریب نہیں جائے گا۔''

[مسند الامام احمد: 4 / 274؛ سنن الترمذی: 2882؛ وقال: حسن غریب، سنن الدارمی:449/2؛المستدرک علی الصحیحین للحاکم:562/1؛260/2؛وسندہ صحیح]

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ [782] اور امام حاکم رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

۳۔ ابوالاسود ظالم بن عمرو الدؤلی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

قُلْتُ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: أَخْبِرْنِي عَنْ قِصَّةِ الشَّيْطَانِ حِينَ أَخَذْتَهُ قَالَ: جَعَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَدَقَةِ الْمُسْلِمِينَ فَجَعَلْتُ التَّمْرَ فِي غَرْفَةٍ قَالَ: فَوَجَدْتُ فِيهِ نُقْصَانًا فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَقَالَ: «هَذَا الشَّيْطَانُ يَأْخُذُهُ» قَالَ: فَدَخَلْتُ الْغُرْفَةَ وَأَغْلَقْتُ الْبَابَ عَلَيَّ فَجَاءَتْ ظُلْمَةٌ عَظِيمَةٌ فَغَشِيَتِ الْبَابَ ثُمَّ تَصَوَّرَ فِي صُورَةٍ ثُمَّ تَصَوَّرَ فِي صُورَةٍ أُخْرَى فَدَخَلَ مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَشَدَدْتُ إِزَارِي عَلَيَّ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنَ التَّمْرِ فَوَثَبْتُ إِلَيْهِ فَضَبَطْتُهُ فَالْتَقَتْ يَدَايَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا عَدُوَّ اللَّهِ قَالَ: خَلِّ عَنِّي فَإِنِّي كَبِيرٌ ذُو عِيَالٍ كَثِيرٍ وَأَنَا مِنْ جِنِّ نَصِيبِينَ وَكَانَتْ لَنَا هَذِهِ الْقَرْيَةُ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثُ صَاحِبُكُمْ فَلَمَّا بُعِثَ أُخْرِجْنَا مِنْهَا خَلِّ عَنِّي فَلَنْ أَعُودَ إِلَيْكَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَجَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَانَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ وَنَادَى مُنَادِيهِ أَيْنَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ؟ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ» فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: «أَمَا إِنَّهُ سَيَعُودُ فَعُدْ» قَالَ: فَدَخَلْتُ الْغُرْفَةَ وَأَغْلَقْتُ عَلَيَّ الْبَابَ فَجَاءَ فَدَخَلَ مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنَ التَّمْرِ فَصَنَعْتُ بِهِ كَمَا صَنَعْتُ فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى فَقَالَ: خَلِّ عَنِّي فَإِنِّي

لَنْ أَعُودَ إِلَيْكَ فَقُلْتُ يَا عَدُوَّ اللَّهِ أَلَمْ تَقُلْ: إِنَّكَ لَنْ تَعُودَ قَالَ: فَإِنِّي لَنْ أَعُودَ وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَقْرَأُ أَحَدٌ مِنْكُمْ خَاتِمَةَ الْبَقَرَةِ فَيَدْخُلَ أَحَدٌ مِنَّا فِي بَيْتِهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ "

''میں نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ مجھے وہ قصہ بیان کریں، جب آپ رضی اللہ عنہ نے شیطان کو پکڑ لیا تھا، انہوں نے بتایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے صدقہ [کی حفاظت] پر متعین کیا۔ کھجوریں کمرے میں پڑی تھیں۔ مجھے محسوس ہوا کہ وہ کم ہو رہی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو آگاہ کیا، آپ نے فرمایا: یہ کھجوریں شیطان لے جاتا ہے۔ ایک دن میں کمرے میں داخل ہوا، اور دروازہ بند کر دیا، اندھیرا اس قدر شدید تھا، کہ دروازہ بھی نظر نہیں آ رہا تھا، شیطان نے ایک صورت اختیار کی۔ پھر دوسری صورت اختیار کی، وہ دروازے کے شگاف سے اندر گھس گیا۔ میں نے لنگوٹا کس لیا، اس نے کھجوریں اٹھانا شروع کر دیں۔ میں نے جھپٹ کر اسے دبوچ لیا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے دشمن! [تو کیا کر رہا ہے] اس نے کہا: مجھے جانے دو۔ میں بوڑھا ہوں اور کثیر الاولاد ہوں۔ میرا تعلق نصیبین [بستی کا نام] کے جنوں سے ہے۔ تمہارے صاحب [محمد ﷺ] کی بعثت سے پہلے ہم بھی اسی بستی کے رہائشی تھے۔ جب آپ [ﷺ] مبعوث ہوئے، تو ہمیں یہاں سے نکال دیا گیا۔ [خدا کے لئے] مجھے چھوڑ دیں۔ میں دوبارہ کبھی نہیں آؤں گا۔ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ سیدنا جبریل علیہ السلام نے آ کر سارا معاملہ رسول اللہ ﷺ کو بتا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز ادا کی، آپ ﷺ کی طرف سے ایک منادی کرنے والے نے منادی کی کہ معاذ بن جبل کہاں ہیں؟ میں نبی کریم ﷺ کی طرف چلا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: آپ کے قیدی کا کیا معاملہ ہے؟، میں نے آپ ﷺ کو سارا معاملہ بیان کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عنقریب دوبارہ آئے گا، آپ بھی دوبارہ جائیں۔ میں نے کمرے میں داخل ہو کر دروازہ بند کر دیا، شیطان آیا، وہ دروازے کے شگاف سے اندر گھسا اور کھجوریں کھانا شروع کر دیں۔ میں نے اس کے ساتھ وہی پہلے والا معاملہ کیا، مجھے چھوڑ دو، میں آئندہ کبھی نہیں آؤں گا، میں نے کہا: اے اللہ کے دشمن! تُو نے آئندہ کبھی نہ آنے کا وعدہ کیا تھا۔ اس نے کہا: میں آئندہ کبھی نہیں آؤں گا، اس کی دلیل یہ ہے کہ جب کوئی تم میں سے سورت بقرہ کی ''آخری آیات: للہ ما فی السماوات والارض ۔۔۔'' نہیں پڑھے گا تو اسی رات ہم میں سے کوئی اس کے گھر میں داخل ہو جائے گا۔''

[الهواتف لابن ابي الدنيا: 175، دلائل النبوة لابي نعيم: 547؛ المعجم الكبير للطبرانی: 161/20۔162؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 563/1؛ دلائل النبوة للبیہقی: 109/7۔110؛ وسندہ حسن]

اس حدیث کی سند کو امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

۴۔ بہت سارے گھروں میں خون کے چھینٹے، گوشت کے لوتھڑے، کپڑوں کا کترا جانا، مختلف آوازیں سنائی دینا، بدبو محسوس کرنا، لائٹ کا آن آف ہونا، آگ لگ جانا، چیزوں کا غائب ہو جانا اور اس طرح کے دیگر واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ یہ سب شیاطین جنات کی چالیں ہیں۔ گھروں میں ذکر الٰہی، تلاوت قرآن مجید، سورت بقرہ کی آخری دو آیات اور آیۃ الکرسی نہ پڑھنے کے نقصانات ہیں۔ جن

لوگوں کو ایسی پریشانیوں کا سامنا ہے وہ جادوگروں، شعبدہ بازوں اور شرکیہ جھاڑ پھونک کرنے والوں کی طرف رخ کرتے ہیں مگر یہ انسان نما بھیڑیے ضعیف الایمان اور ضعیف الاعتقاد انسانوں کو ورغلا کر ان سے شرکیہ اور کفریہ اقوال وافعال کرواتے ہیں۔ جس سے ان کا ایمان ضائع ہوجاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ مال وعزت کی دولت سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ یوں شیطان ہمیشہ کے لئے ان کو اپنے جال میں پھنسالیتا ہے۔ ایسے لوگوں کو پھر کبھی ان پریشانیوں سے چھٹکارا نہیں ملتا، شیطان جن ان کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ ایسی صورت میں بجائے بدعقیدہ لٹیروں کے پاس جانے کے، ان پریشانیوں سے نجات کا واحد حل مسنون ذکر الٰہی ہے۔ نیز گھر میں بسم اللہ پڑھ کر داخل ہوں۔

۵۔ دفن کے بعد قبر پر سورۃ البقرہ تلاوت کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے۔؟

جواب: میت کو دفن کرنے کے بعد قبر کے سرہانے اور پائنتی [پاؤں کی جانب] سورۃ البقرہ کی ابتدائی اور آخری آیات کی قراءت ثابت نہیں ہے، اس حوالے سے جو دلیلیں پیش کی جاتی ہیں، ان کا علمی جائزہ پیش خدمت ہے:

دلیل نمبر ا:

عبدالرحمٰن بن العلاء بن لجلاج نے اپنے باپ سے بیان کیا، مجھ سے میرے والد لجلاج ابوخالد نے کہا: اے بیٹا! جب میں مرجاؤں تو میرے سر کے پاس سورت بقرہ کی ابتدائی اور آخری آیات پڑھنا، بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

[المعجم الکبیر للطبرانی: 220/19؛ ح: 491، مجمع الزوائد للہیثمی: 44/3]

تبصرہ:

اس روایت کی سند ''ضعیف'' ہے۔ اس کا راوی عبد الرحمٰن بن العلاء ''مجہول الحال'' ہے۔ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ کسی نے اس کی توثیق نہیں کی۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ''مقبول'' [مجہول الحال] کہا ہے۔

[تقریب التہذیب:3975]

لہٰذا حافظ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ کا ''رجالہ موثقون'' [اس کے راوی ثقہ ہیں] (مجمع الزوائد:44/3) کہنا صحیح نہیں۔

دلیل نمبر ۲:

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَلْيُقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ فِي قَبْرِهِ

''اس میت کے سرہانے سورت بقرہ کی ابتدائی اور اس کی قبر میں پاؤں کے پاس سورت بقرہ کی آخری آیات پڑھی جائیں۔''

[المعجم الکبیر للطبرانی:240/12؛ح:13613؛شعب الایمان للبیہقی:8854]

تبصرہ:

اس کی سند سخت ترین ''ضعیف'' ہے۔

۱۔ اس کی سند میں یحییٰ بن عبداللہ البابلتی راوی ''ضعیف'' ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ [تقریب التہذیب: 7582؛ لسان المیزان: 490/1] اور حافظ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ [44/3] نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۲۔ اس کا دوسرا راوی ایوب بن نہیک ہے۔ اس کو امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے ''منکر الحدیث'' اور امام ابوحاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ نے ''ضعیف الحدیث'' کہا ہے۔

[الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: 259/1]

لہٰذا حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ [فتح الباری: 184/3] کا اس روایت کی سند کو ''حسن'' قرار دینا بالکل صحیح نہیں۔

یہ روایت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے السنن الکبریٰ للبیہقی [56/4] میں موقوفاً بھی آتی ہے۔

اس کی سند بھی عبدالرحمن بن العلاء بن لجلاج کی جہالت کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔

دلیل نمبر ۳:

امام عامر شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

كَانَتِ الْأَنْصَارُ إِذَا مَاتَ لَهُمْ مَيِّتٌ اخْتَلَفُوا إِلَى قَبْرِهِ يَقْرَءُونَ عِنْدَهُ الْقُرْآنَ

''انصار کا یہ طریقہ تھا کہ جب ان کا کوئی آدمی فوت ہو جاتا تو وہ اس کی قبر کے ارد گرد قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے۔''

[الامر بالمعروف والنہی عن المنکر للخلال: 123، مصنف ابن ابی شیبۃ: 236/3]

تبصرہ:

اس کی سند سخت ترین ''ضعیف'' ہے۔

۱۔ اس کی سند میں مجالد بن سعید جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' ہے، آخری عمر میں اس کا حافظہ بگڑ گیا تھا، نیز یہ ''تلقین'' قبول کرتا تھا۔امام مسلم نے اس سے متابعت میں روایت لی ہے۔ اس کے بارے میں حافظ ابن حجر [فتح الباری:480/9] فرماتے ہیں کہ یہ ''ضعیف'' ہے۔نیز لکھتے ہیں: لیس بالقوی،وقد تغیر فی آخر عمرہ۔''یہ قوی نہیں تھا،آخری عمر میں اس کا حافظہ خراب ہو گیا تھا۔''

[تقریب التہذیب:6478]

۲۔ اس کی سند میں حفص بن غیاث ''مدلس'' بھی ہے۔اس نے سماع کی تصریح نہیں کی۔

تنبیہ:

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں امام ابوداوٗد رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ أَحْمَدَ، " سُئِلَ عَنِ الْقِرَاءَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ؟ فَقَالَ: لَا۔

''میں نے سنا، آپ رحمۃ اللہ علیہ سے قبر کے پاس قراءت کے بارے میں سوال کیا گیا،تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:(جائز) نہیں۔''

[مسائل ابی داوٗد ص:158]

''بعض الناس'' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے اس مسئلہ کا رجوع ثابت کرنے کے لئے یہ دلیل پیش کرتے ہیں، امام ابوبکر الخلال رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

وَأَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ الْوَارِقُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الْحَدَّادُ، وَكَانَ صَدُوقًا، وَكَانَ ابْنُ حَمَّادٍ الْمُقْرِيءُ يُرْشِدُ إِلَيْهِ، فَأَخْبَرَنِي قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ قُدَامَةَ الْجَوْهَرِيِّ فِي جَنَازَةٍ، فَلَمَّا دُفِنَ الْمَيِّتُ جَلَسَ رَجُلٌ ضَرِيرٌ يَقْرَأُ عِنْدَ الْقَبْرِ، فَقَالَ لَهُ أَحْمَدُ: يَا هَذَا إِنَّ الْقِرَاءَةَ عِنْدَ الْقَبْرِ بِدْعَةٌ، فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنَ الْمَقَابِرِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ لِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، مَا تَقُولُ فِي مُبَشِّرٍ الْحَلَبِيِّ؟ قَالَ: ثِقَةٌ، قَالَ: كَتَبْتُ عَنْهُ شَيْئًا؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَخْبَرَنِي مُبَشِّرٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ اللَّجْلَاجِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ " أَوْصَى إِذَا دُفِنَ أَنْ يُقْرَأَ عِنْدَ رَأْسِهِ بِفَاتِحَةِ الْبَقَرَةِ، وَخَاتِمَتِهَا، وَقَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُوصِي بِذَلِكَ، فَقَالَ أَحْمَدُ: ارْجِعْ فَقُلْ لِلرَّجُلِ يَقْرَأُ. "

''مجھے حسن بن احمد الوارق نے خبر دی، وہ کہتے ہیں، مجھے علی بن موسیٰ الحداد نے بیان کیا جو کہ ''صدوق'' ہیں، میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد ابن قدامہ جوہری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ایک نماز جنازہ میں موجود تھا۔ جب میت کو دفن کیا گیا تو ایک نابینا شخص قبر پر قرآن مجید پڑھنے کے لئے بیٹھا۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اسے کہا: قبر کے پاس قرآن مجید پڑھنا بدعت ہے۔ راوی کہتے ہیں: جب ہم قبرستان سے نکلے تو محمد بن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: اے ابو عبداللہ! آپ مبشر حلبی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟، امام صاحب نے فرمایا: وہ ثقہ ہیں۔ کہا: کیا میں اس سے روایت لے سکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں! انہوں نے کہا: مجھے خبر دی مبشر حلبی نے، انہوں

نے عبدالرحمٰن بن العلاء بن لجلاج سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ان کے والد نے وصیت کی تھی کہ جب مجھے دفن کر چکو تو میرے سرہانے سورۃ البقرہ کا ابتدائی اور آخری حصہ تلاوت کرنا، کیونکہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ہے کہ انہوں نے یہی وصیت فرمائی تھی تو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا: فوراً پلٹ جاؤ اور اس [نابینا] شخص کو کہو کہ وہ قرآن پڑھے۔"

[الامر بالمعروف والنہی عن المنکر للخلال: 122؛ کتاب الروح لابن القیم الجوزیہ ص: 17]

تبصرہ:

اس کی سند "ضعیف" ہے۔

۱۔ حسن بن الوارق کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

۲۔ علی بن موسیٰ الحداد کے حالات اور توثیق نہیں مل سکی۔ حسن بن احمد بن الوارق "نامعلوم و مجہول" کا اس کو صدوق کہنا کچھ معنیٰ نہیں رکھتا۔ لہٰذا یہ قول بے ثبوت ہے۔ اہل حق بے دلیل بات پیش نہیں کرتے۔

ثابت ہوا کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ قبر پر تلاوت قرآن حکیم کرنے کے قائل نہیں تھے۔

الحاصل:

دفن کے بعد قبر پر سورت بقرہ کی اول اور آخری آیات کی تلاوت بے ثبوت عمل ہے، شریعت میں اس کا کوئی جواز نہیں۔ ویسے بھی مطلق طور پر قبرستان میں قرآن کی تلاوت ممنوع ہے۔

الْكَهْفُ

٢٠۔ سورۃ الکہف کا بیان

49- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ قَالَ: «مَنْ رَآهُ مِنكُمْ فَلْيَقْرَأْ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ»

۴۹۔ سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دجال کا تذکرہ کیا تو فرمایا: جو کوئی تم میں سے اس کو دیکھے تو سورت کہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرے۔

تحقیق وتخریج

صحیح مسلم: 2937

50- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنَ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ»

۵۰۔ سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سورت کہف کی دس آیات کی تلاوت کرتا ہے۔ وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔

تحقیق وتخریج

صحیح مسلم:809

فوائد الحدیث:

ا۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

" مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ كَمَا أُنْزِلَتْ، كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ مَقَامِهِ إِلَى مَكَّةَ، وَمَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِهَا ثُمَّ خَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْه

”جس آدمی نے سورۃ الکہف اس طرح پڑھی، جس طرح نازل ہوئی ہے تو وہ اس کے لئے روز قیامت اس کے جائے مقام سے لے کر مکہ تک نور ہو گی، جس نے سورۃ الکہف کی آخری دس آیات کی تلاوت کی، پھر دجال نکل آیا تو وہ اس پر تسلط نہیں کر سکے گا۔“

[المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 564/1؛ المعجم الاوسط للطبرانی: 1455؛ شعب الایمان للبیہقی: 2499؛ وسندہ حسن]

اس حدیث کو امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرط پر صحیح کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

یہ روایت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔ یاد رہے موقوف روایت مرفوع کے لئے باعث تقویت ہوتی ہے۔

۲۔ ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں:

إِنَّ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّورِ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ

''جس آدمی نے جمعہ کے روز سورۃ الکہف کی تلاوت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دو جمعوں کے درمیان ایک نور روشن فرما دیتا ہے۔''

[المستدرک علی الصحیحین للحاکم:368/2؛ وسندہ حسن]

اس حدیث کو امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔

الْمُسَبِّحَاتُ

۲۱۔ مسبحات کا بیان

51- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بِلَالٍ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَرْقُدَ وَيَقُولُ: «إِنَّ فِيهِنَّ آيَةً أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ»

۵۱۔ سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''سَبَّحَ'' سے شروع ہونے والی سورتوں کو سونے سے پہلے پڑھا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے: ان میں سے ایک آیت ایسی ہے جو ہزار آیتوں سے افضل ہے۔

تحقیق

[اسنادہ حسن]

اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''ہذا حدیث حسن غریب''

تخریج

مسند الامام أحمد: 4 / 128، سنن أبي داوٗد: 5057، سنن الترمذی: 2921، شعب الایمان للبیہقی: 2273

فوائد الحدیث:

ا۔ مسبحات سے مراد وہ سورتیں ہیں، جن کا آغاز ''سَبَّحَ'' یا اس کے مشتقات سے ہوتا ہے۔ یہ سات درج ذیل سورتیں ہیں:

ا۔سورۃ الاسراء، ۲۔سورۃ الحدید، ۳۔سورۃ الحشر، ۴۔سورۃ الصّف، ۵۔سورۃ الجمعۃ، ۶۔سورۃ التغابن، ۷۔سورۃ الاعلیٰ۔

ان سورتوں میں سے سورۃ الاسراء [آیت نمبر: 109] میں سجدۂ تلاوت آتا ہے، ویسے بھی قرآن مجید میں کل پندرہ سجدے آتے ہیں۔ سجدۂ تلاوت کے بارے میں کچھ ضروری باتیں ملاحظہ ہوں:

سجدۂ تلاوت مستحب ہے، واجب نہیں۔ جیسا کہ

ا۔ سیدنا زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا

''میں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے سورۃ النجم تلاوت کی پس آپ ﷺ نے سجدہ

تلاوت نہیں کیا۔"

[صحیح البخاری:1073؛ صحیح مسلم:577]

۲۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن دوران خطبہ برسرِ منبر سورۃ النحل کی تلاوت کی، جب سجدۂ تلاوت آیا تو منبر سے نیچے اتر کر سجدہ کیا۔ لوگوں نے بھی آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سجدہ کیا۔ آئندہ جمعہ کو آپ رضی اللہ عنہ نے پھر یہی سورت تلاوت فرمائی، جب سجدۂ تلاوت آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا نَمُرُّ بِالسُّجُودِ، فَمَنْ سَجَدَ، فَقَدْ أَصَابَ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْ، فَلاَ إِثْمَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَسْجُدْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

"اے لوگو! ہم سجدہ والی آیت سے گزر رہے ہیں، جو سجدہ کرے، وہ درستگی پر ہے اور جو سجدہ نہ کرے، اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سجدہ نہیں کیا۔"

[صحیح البخاری:1077]

سجدۂ تلاوت کی دعا:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں، میں نے سجدہ کیا تو اس درخت نے میرے ساتھ سجدہ کیا، میں نے سنا کہ وہ درخت یہ دعا پڑھ رہا تھا:

اللَّهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا، وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا، وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا، وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ

"اے اللہ! اس سجدے کے بدلے میرے لئے اپنے ہاں اجر وثواب لکھ لے اور اس کے ذریعے مجھ سے [گناہوں کا] بوجھ اتار دے اور اسے میرے لئے اپنے پاس ذخیرہ بنا لے اور میری طرف سے اسے اسی طرح قبول فرما، جس طرح تو نے اپنے بندے داؤد سے قبول فرمایا تھا۔"

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے سجدۂ تلاوت کیا اور آپ ﷺ یہ دعا پڑھ رہے تھے۔

[سنن الترمذی:579، 3424؛ سنن ابن ماجۃ :1053؛ وسندہ حسن]

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے "حسن غریب" اور امام ابن خزیمہ [562]، امام ابن حبان [2768]، امام خلیلی [تہذیب التہذیب لابن حجر:276/2] اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہم [220،219/1] نے "صحیح" کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

اس کا راوی حسن بن عبداللہ "حسن الحدیث" ہے۔ امام ابن حبان، امام خلیلی، امام ابن خزیمہ، امام حاکم اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہم وغیرہم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے جس سے اس کی ضمنی توثیق ہو جاتی ہے۔

فائدہ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو سجدۂ تلاوت میں یہ دعا پڑھتے تھے:

سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ

’’میرا چہرہ اس ذات کے لئے سجدہ ریز ہوا، جس نے اسے پیدا کیا اور اس نے اپنی قوت وطاقت سے اس کے کانوں اور آنکھوں کو قابل سماعت وبصارت بنایا۔‘‘

[سنن ابی داوٗد: 1414؛ سنن النسائی: 1130؛ سنن الترمذی: 85، 3425؛ مسند الامام احمد: 30/6؛ المستدرک للحاکم: 220/1؛ السنن الکبریٰ للبیہقی: 225/2؛ وسندہ ضعیف]

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ’’حسن صحیح‘‘ اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

لیکن اس کی سند ’’ضعیف‘‘ ہے۔ اس سند میں ’’رجل‘‘ مبہم کی زیادتی موجود ہے۔ یہ بلا ریب وشک ’’المزید فی متصل الاسانید‘‘ ہے۔ خالد الحذاء کا ابو العالیہ سے سماع کی تصریح کرنا تو درکنار، سماع ہی ثابت نہیں، لہٰذا سند ’’ضعیف‘‘ ہے۔

سجدۂ تلاوت کے لئے وضو ضروری نہیں۔

سجدۂ تلاوت کے لئے وضو ضروری نہیں۔ کیونکہ سجدۂ تلاوت نماز نہیں ہے، وضو نماز کے لئے شرط ہے۔ جب قرآن مجید کی تلاوت (بغیر چھوئے) وضو کے بغیر کرنا جائز ہے، تو سجدۂ تلاوت اور سجدۂ شکر بھی بغیر وضو کے کیا جا سکتا ہے۔

نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

لَا یَسْجُدُ الرَّجُلُ إِلَّا وَھُوَ طَاھِرٌ

’’آدمی سجدہ صرف باوضو حالت میں کرے۔‘‘

[السنن الکبریٰ للبیہقی: 90/1۔ 91؛ وسندہ صحیح]

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان استحباب پر محمول ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ

اسے [بَابُ اسْتِحْبَابِ الطُّهْرِ لِلذِّكْرِ وَالْقِرَاءَةِ] کے تحت لائے ہیں۔ اسی طرح امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ (صحیح البخاری: 146/1) نے بایں الفاظ ایک تبویب قائم کی ہے:

بَابُ سُجُودِ الْمُسْلِمِينَ مَعَ الْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكُ نَجَسٌ لَيْسَ لَهُ وُضُوءٌ

''مسلمانوں کا مشرکین کے ساتھ سجدہ کرنے کا بیان حالانکہ مشرک نجس ہوتا ہے۔ اس کا وضو کہاں سے آیا۔''

سورۃ الحج میں دو سجدے ہیں۔

سورۂ حج میں دو سجدے ہیں۔

۱۔ جیسا کہ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فُضِّلَتْ سُورَةُ الْحَجِّ بِأَنَّ فِيهَا سَجْدَتَيْنِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا»

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کیا سورۂ حج کو دو سجدوں کی وجہ سے فضیلت دی گئی ہے؟، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! [سورۂ حج میں دو سجدے ہیں،] جس نے یہ سجدے نہ کیے، وہ ان دونوں کو نہ پڑھے۔''

[سنن ابی داؤد: 1402؛ سنن الترمذی: 578؛ مسند الامام احمد: 151/4، 155؛ وسندہ حسن]

۲۔ ثعلبہ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

أَنَّهُ صَلَّى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ «فَقَرَأَ بِالْحَجِّ، فَسَجَدَ فِيهَا

سَجْدَتَيْنِ»

”میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ رضی اللہ عنہ نے سورۂ حج کی قراءت کی، اس میں دو سجدے کیے۔“

[مصنف ابن ابی شیبۃ: 11/2؛ شرح معانی الآثار للطحاوی: 362/1؛ وسندہ صحیح]

۳۔ عبداللہ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ «يَسْجُدُ فِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ

”میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ نے سورۂ حج میں دو سجدے کیے۔“

[موطا امام مالک: 206/1؛ وسندہ صحیح]

۴۔ ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

"فِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَانِ"

”سورۂ حج میں دو سجدے ہیں۔“

[السنن الکبریٰ للبیہقی: 318/2؛ وسندہ صحیح]

۵۔ جبیر بن نفیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ، «سَجَدَ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ»

”سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے سورۂ حج میں دو سجدے کیے۔“

[مصنف ابن ابی شیبۃ: 11/2؛ وسندہ صحیح]

۶۔ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے سورۂ حج کے آخری سجدہ والی آیت تلاوت کی اور منبر سے اتر کر سجدہ کیا۔

[مصنف ابن ابی شیبۃ: 18/2؛ وسندہ صحیح]

۷۔ امام ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں:

«فِي الْحَجِّ سَجْدَتَانِ مُبَارَكَتَانِ طَيِّبَتَانِ»

''سورۂ حج میں دو مبارک اور طیب سجدے ہیں۔''

[مصنف ابن ابی شیبۃ: 12,11/2؛ وسندہ صحیح]

۸۔ زر بن حبیش اور ابوعبدالرحمٰن سلمی رحمۃ اللہ علیہما سورۂ حج میں دو سجدے کرتے تھے۔

[مصنف ابن ابی شیبۃ: 12/2؛ وسندہ صحیح]

۹۔ امام عمرو بن عبداللہ ابواسحاق تابعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

«أَدْرَكْتُ النَّاسَ مُنْذُ سَبْعِينَ سَنَةً يَسْجُدُونَ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ»

''میں ستر سال سے لوگوں کو سورۂ حج میں دو سجدے کرتے دیکھ رہا ہوں۔''

[مصنف ابن ابی شیبۃ: 12/2؛ وسندہ صحیح کالشّمس وضوحا]

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ [الام: 138/1]، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ [مسائل احمد و اسحاق: 91/1]، امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ [سنن الترمذی تحت رقم الحدیث: 578]، امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ [سنن الترمذی تحت رقم الحدیث: 578]، امام ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ [الاوسط: 267/5] سورۂ حج میں دو سجدوں کے قائل ہیں۔

فائدہ نمبر ۱:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

«فِي الْحَجِّ سَجْدَةٌ وَاحِدَةٌ»

''سورۂ حج میں ایک سجدہ ہے۔''

[مصنف ابن ابی شیبۃ:12/2]

اس کی سند میں ہشیم بن بشیر کی تدلیس ہے،لہٰذا روایت ''ضعیف'' ہے، نیز ان کے اپنے فتویٰ کے خلاف بھی ہے۔

فائدہ نمبر ۲:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

فِي سُجُودِ الْحَجِّ الْأَوَّلُ عَزِيمَةٌ وَالْآخَرُ تَعْلِيمٌ

''سورۂ حج میں پہلا سجدہ عزیمت [پختگی] کے لئے اور دوسرا برائے تعلیم ہے [آپ سورۂ حج میں سجدہ نہیں کرتے تھے۔]''

[شرح معانی الآثار للطحاوی:362/1]

اس کی سند ''ضعیف'' ہے، اس میں عبدالاعلیٰ بن عامر الثعلبی راوی جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ اور امام یحیٰی بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ضعیف'' کہا ہے۔جمہور کے نزدیک ''قوی'' نہیں ہے۔''

[فتح الباری شرح صحیح البخاری:12/124،125]

فائدہ نمبر ۳:

سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

«فِي الْحَجِّ سَجْدَةٌ وَاحِدَةٌ»

''سورۂ حج میں ایک سجدہ ہے۔''

[مصنف ابن ابی شیبۃ :12/2؛وسندہ صحیح]

امام سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نبی کریم ﷺ کے فرمان، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال وافعال اور سلف صالحین کے قول وعمل کے خلاف ہونے کی وجہ سے نا قابل عمل اور نا قابل التفات ہے۔

سورۂ یٰس، سورۃ الحشر، سورۃ الملک اور سورۃ الواقعہ کے بارے میں کچھ معلومات ذیل میں درج کی جارہی ہیں:

۲۔ کیا سورۂ یٰس کی فضیلت ثابت ہے؟

جواب: سورت یٰس کی فضیلت میں رسول اللہ ﷺ سے مروی ساری کی ساری روایات ضعیف ہیں، البتہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

«مَنْ قَرَأَ يس حِينَ يُصْبِحُ، أُعْطِيَ يُسْرَ يَوْمِهِ حَتَّى يُمْسِيَ، وَمَنْ قَرَأَهَا فِي صَدْرِ لَيْلِهِ، أُعْطِيَ يُسْرَ لَيْلَتِهِ حَتَّى يُصْبِحَ»

''جس نے صبح کے وقت سورۂ یٰس کی تلاوت کی، اس دن شام تک اس کے لئے آسانی کر دی جائے گی، جس نے رات کے اول حصے میں سورۂ یٰس کی تلاوت کی، اس رات صبح تک اس کے لئے آسانی کر دی جائے گی۔''

[سنن الدارمی:3462؛وسندہ حسن]

۲۔ کیا سورۃ الحشر کی آخری آیات کی فضیلت ثابت ہے؟

جواب: سورۃ الحشر کی آخری آیات کی فضیلت ثابت نہیں۔ البتہ اس کے بارے

میں ایک ضعیف روایت مروی ہے:

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ العَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الحَشْرِ وَكَّلَ اللَّهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِنْ مَاتَ فِي ذَلِكَ اليَوْمِ مَاتَ شَهِيدًا، وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي كَانَ بِتِلْكَ المَنْزِلَةِ"

''جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ یہ کہے:[أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ العَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ]''میں شیطان مردود سے اللہ سمیع وعلیم کی پناہ میں آتا ہوں۔'' اور سورۂ حشر کی آخری تین آیات کی تلاوت کرے تو سارا دن شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ اگر وہ اسی دن مرجائے تو شہادت کی مبارک موت مرے گا۔ جو شخص شام کے وقت یہ پڑھے تو اس کے لئے بھی یہی مقام ومرتبہ ہے۔''

[مسند الامام احمد:26/5؛ سنن الترمذی:2922؛ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی:683،81]

تبصرہ:

اس کی سند ''ضعیف'' ہے۔ اس میں خالد بن طہمان ابو العلاء الخفاف کے بارے میں امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وخلط خالد الخفاف قبل موته بعشر سنين وكان قبل ذلك ثقة وكان في تخليطه كل ما جاؤوه به ورآه قرأه

''خالد الخفاف اپنی موت سے دس سال پہلے حافظے کے اختلاط کا شکار ہو گیا تھا، اس سے پہلے وہ ثقہ تھا، اختلاط کے بعد وہ تلقین قبول کر لیتا تھا۔''

[الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی:19/3؛وسندہ حسن]

یہ روایت خالد بن طہمان کے ضعف واختلاط کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔

اس روایت کے بارے میں حافظ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

باسناد فيه ضعف

''اس کی سند میں ضعف ہے۔''

[الاذکار:227]

۳۔ کیا سونے سے پہلے سورۃ الملک کی تلاوت کرنا ثابت ہے؟

جواب:

سونے سے پہلے سورۃ الملک کی تلاوت جائز ہے، اس کے بارے میں جو مرفوع روایت آتی ہے، وہ لیث بن ابی سلیم کے ضعف کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔ البتہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً ثابت ہے، کہتے ہیں:

إِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكِ كُلَّ لَيْلَةٍ فَأُدْخِلَ قَبْرَهُ فَيُؤْتَى فِي قَبْرِهِ فَيُبْدَأُ بِرِجْلَيْهِ فَتَقُولُ رِجْلَاهُ: مَا لَكُمْ عَلَى مَا قِبَلِي سَبِيل

''جو شخص روزانہ رات سورۃ الملک کی تلاوت کرتا ہے، جب اسے قبر میں داخل کیا جائے گا، سب سے پہلے عذاب پاؤں کی جانب سے آئے گا، اس کے پاؤں اس سے کہیں گے: میری طرف سے تمہارے لئے کوئی راستہ نہیں ہے۔''

[المعجم الکبیر للطبرانی:8652؛وسندہ حسن]

فائدہ:

سورۃ الملک کی یہ فضیلت ثابت ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ، وَهِيَ سُورَةُ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ

''قرآن مجید میں تیس آیات پر مشتمل ایک سورت ہے جو اپنے پڑھنے والے آدمی کے لئے شفاعت کرے گی، یہاں تک کہ اس کو بخش دیا جائے گا اور یہ سورۃ الملک ہے۔''

[مسند الامام احمد: 299/2، 321؛ سنن ابی داوٗد: 1400؛ سنن الترمذی: 2891؛ سنن ابن ماجہ: 3786؛ وسندہ حسن]

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ''حسن''، امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ [788،787] اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ [2/497۔498] نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ اس کے علاوہ اس کی کچھ فضیلت ثابت نہیں۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ والی روایت [المعجم الاوسط للطبرانی: 3654] کی سند سلیمان بن داوٗد بن یحییٰ الطیب بصری کی جہالت کے سبب ''ضعیف'' ہے۔

۴۔ کہا جاتا ہے کہ جو شخص ہر رات سورۃ الواقعہ پڑھے، اسے فاقہ نہیں پہنچتا، کہاں تک صحیح ہے؟

جواب: اس کے بارے میں ایک ''ضعیف'' حدیث منقول ہے:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَدًا

''جو شخص ہر رات سورۃ الواقعہ کی تلاوت کرتا ہے وہ کبھی فقر و فاقہ میں مبتلا نہیں ہوگا۔''

[عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی:682؛ فضائل القرآن لابن الضریس:226؛ العلل المتناھیۃ لابن الجوزی:151؛ شعب الایمان للبیہقی:2498]

تبصرہ:

اس کی سند ''ضعیف'' ہے۔

اس میں شجاع اور ابوطیبہ راوی دونوں مجہول ہیں۔ ابوطیبہ کا سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع بھی ثابت نہیں۔ لہٰذا یہ روایت انقطاع کی وجہ سے بھی ''ضعیف'' ہے۔

دین صحیح احادیث کا نام ہے۔ ضعیف حدیثوں پر عمل کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

إِذَا زُلْزِلَتْ

۲۲۔سورہ زلزلہ کا بیان

52- أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ، عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقَالَ: أَقْرِئْنِي يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَاتِ الر» فَقَالَ الرَّجُلُ: كَبِرَتْ سِنِيَّ، وَاشْتَدَّ قَلْبِي، وَغَلُظَ لِسَانِي قَالَ: «اقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَاتِ حم» فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْأُولَى قَالَ: «اقْرَأْ ثَلَاثًا مِنَ الْمُسَبِّحَاتِ» فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ، ثُمَّ قَالَ الرَّجُلُ: وَلَكِنْ أَقْرِئْنِي سُورَةَ جَامِعَةً قَالَ: " فَاقْرَأْ {إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا} [الزلزلة: 1] حَتَّى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيدُ عَلَيْهَا شَيْئًا أَبَدًا، ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: «أَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ، أَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ»

۵۲۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے قرآن پڑھا دیجئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم وہ تین سورتیں پڑھ لو، جن کا آغاز ''الر'' سے ہوتا ہے۔ وہ آدمی کہنے لگا: میری عمر زیادہ ہوگئی ہے، دل سخت ہو گیا ہے اور زبان موٹی ہوگئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر تم ''حم'' سے شروع ہونے والی تین سورتیں پڑھ لو، اس نے اپنی پہلے والی بات دہرا دی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ''سبح'' سے شروع ہونے والی تین سورتوں کا مشورہ دیا لیکن اس نے پھر وہی بات دہرا دی، اور کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے کوئی جامع سورت سکھا دیجئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے سورت ''زلزلہ'' پڑھا دی۔ جب وہ اسے پڑھ کر فارغ ہوا تو کہنے لگا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں اس پر کبھی اضافہ نہیں کروں گا اور پیٹھ پھیر کر چلا گیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے متعلق فرمایا: یہ آدمی کامیاب ہوگیا، یہ آدمی کامیاب ہوگیا۔ [دو مرتبہ یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔]

تحقیق

[اسنادہ حسن]

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ (773) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ (532/1) نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرط پر اسے ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

تخریج

مسند الامام أحمد:169/2، سنن أبی داوٗد:1399

فوائد الحدیث:

۱۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

أُنْزِلَتْ {إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا} [الزلزلة: 1] وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ قَاعِدٌ، فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَا يُبْكِيكَ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ " فَقَالَ: أَبْكَانِي هَذِهِ السُّورَةُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَوْ أَنَّكُمْ لَا تُخْطِئُونَ، وَلَا تُذْنِبُونَ فَيُغْفَرُ لَكُمْ لَخَلَقَ اللهُ أُمَّةً مِنْ بَعْدِكُمْ يُخْطِئُونَ وَيُذْنِبُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ "

''سورۂ زلزلہ نازل ہوئی، اس کے وقت نزول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے، وہ رو پڑے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا: اے ابوبکر! آپ کیوں رو پڑے۔ عرض کیا: مجھے اس سورت نے رُلا دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا: اگر تم خطا اور گناہ نہ کرتے تو تمہیں بخش دیا جاتا تو اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ کسی دوسری امت کو پیدا کرتا جو خطا اور گناہ کرتے اور [توبہ کرتے] اللہ رب العزت ان کو بخش دیتا۔''

[تفسیر الطبری:553/24؛ وسندہ حسن]

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ

۲۳۔سورۃ الکافرون کا بیان

53- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ {قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ} [الكافرون: 1] حَتَّى خَتَمَهَا قَالَ: «قَدْ بَرِئَ هَذَا مِنَ الشِّرْكِ» ثُمَّ سِرْنَا فَسَمِعَ آخَرَ يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ فَقَالَ: «أَمَّا هَذَا فَقَدْ غُفِرَ لَهُ»

۵۳۔ صحابیٔ رسول سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا، آپ ﷺ نے ایک آدمی کو سورت کافرون کی تلاوت کرتے ہوئے سنا، جب اس نے سورت کو مکمل کرلیا، آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً یہ آدمی تو شرک سے بری ہوگیا ہے۔ پھر ہم نے آگے سفر کیا، ایک دوسرے آدمی کو سنا جو سورت اخلاص کی تلاوت کررہا تھا۔آپ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کو بخش دیا گیا ہے۔

تحقیق

[اسنادہ صحیح]

تخریج

سنن الدارمی:458/2

فوائد الحدیث:

۱۔ نبی کریم ﷺ سے نماز فجر کی سنتوں کی پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھنا ثابت ہے۔

[صحیح مسلم:726]

۲۔ اسی طرح طواف کعبہ کے بعد دو رکعتوں میں نبی کریم ﷺ یہی دو سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

[صحیح مسلم:1218]

جن سورتوں کو مختلف مقامات پر نبی کریم ﷺ سے پڑھنا ثابت ہے، اس کے بارے میں ایک اہم مسئلہ ملاحظہ ہو:

۳۔ جمعہ کے دن نماز فجر میں نبی کریم ﷺ سورۂ سجدہ اور سورۂ دہر پڑھا کرتے تھے، اسی طرح جمعہ کی نماز میں سورہ اعلیٰ اور سورۂ غاشیہ کی مکمل تلاوت فرماتے۔ مگر ہمارے ہاں اکثر سننے اور دیکھنے کو یہ ملتا ہے کہ بعض ائمہ مساجد ان

سورتوں کے بعض حصہ پر اکتفا کرتے ہیں۔ ان کا یہ اقدام ہرگز درست نہیں۔ پوری سورت کی قراءت ہی سنت ہے۔ کیونکہ رسول اکرم ﷺ مکمل سورتیں تلاوت کیا کرتے تھے۔ حافظ نووی رحمۃ اللہ علیہ [631-676ھ] فرماتے ہیں:

السنة أن يقرأ في صلاة الصبح يوم الجمعة بعد الفاتحة في الركعة الأولى سورة الم تنزيل بكمالها وفي الثانية هل أتى على الإنسان بكمالها

''جمعہ کے دن نماز فجر میں سورۂ فاتحہ کی قراءت کے بعد پہلی رکعت میں مکمل سورۂ سجدہ اور دوسری رکعت میں مکمل سورۂ دہر کی تلاوت مسنون ہے۔''

[التبیان فی آداب حملۃ القرآن، ص:178]

نیز فرماتے ہیں:

وليتجنب الاقتصار على البعض

''سورت کے ایک ٹکڑے پر اکتفا کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔''

[ایضا]

شیخ الاسلام ثانی، عالم ربانی، علامہ ابن القیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ [691-751ھ] فرماتے ہیں:

وَلَا يُسْتَحَبّ أَنْ يَقْرَأَ مِنْ كُلّ سُورَةٍ بَعْضَهَا أَوْ يَقْرَأُ إحْدَاهُمَا فِي الرّكْعَتَيْنِ فَإِنّهُ خِلَافُ السّنّةِ وَجُهّالُ الْأَئِمّةِ يُدَاوِمُونَ عَلَى ذَلِكَ.

''[جمعہ والے دن نماز فجر میں] ہر سورت کا بعض حصہ پڑھنا یا ایک ہی سورت کو تقسیم کر کے دونوں رکعتوں میں پڑھنا مستحب نہیں۔ بلکہ خلاف سنت ہے۔ جاہل ائمہ مساجد

نے اسے ہمیشہ کا معمول بنا رکھا ہے۔“

[زاد المعاد فی ہدی خیر العباد: 369/1]

فائدہ:

بعض ائمہ مساجد جہری نمازوں میں اول تا آخر قرآن کریم ختم کرتے ہیں۔ یہ مشروع و مسنون نہیں، سلف صالحین سے ایسا کرنا ثابت نہیں، لہٰذا ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ اس سلسلہ میں ایک ضعیف اثر بھی آتا ہے:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ مِنْ أَوَّلِهِ إِلَى آخِرِهِ فِي الْفَرَائِضِ

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام فرضی نمازوں میں شروع سے لے کر آخر تک مکمل قرآن کو تلاوت کیا کرتے تھے۔“

[المعجم الاوسط للطبرانی: 8162]

تبصرہ:

اس کی سند ”ضعیف“ ہے۔ سہیل بن ابی حزم ”ضعیف“ راوی ہے۔

[تقریب التہذیب لابن حجر: 2672]

نماز میں مسنون قراءت کرنی چاہیے جیسا کہ فرمانِ نبوی ہے:

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي

”نماز اس طرح پڑھو جیسے مجھے پڑھتے دیکھتے ہو۔“

[صحیح البخاری: 631]

سُورَةُ الْإِخْلَاصِ

۲۴۔سورۃ الاخلاص کا بیان

54- أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ السُّورَةُ يُرَدِّدُهَا لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ رَجُلًا قَامَ اللَّيْلَةَ مِنَ السَّحَرِ يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا، كَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَلَّلُهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنَ»

۵۴۔ سیدنا قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رات کو قیام اللیل میں سورت اخلاص کی بار بار تلاوت کر رہا تھا، اس کے علاوہ کوئی اور سورت نہیں پڑھ

رہا تھا، جب ہم نے صبح کی، ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! یقیناً ایک آدمی رات کو قیام اللیل میں سحری تک سورت اخلاص ہی کی تلاوت کرتا رہا، اس کے علاوہ کوئی دوسری سورت نہیں پڑھی۔ گویا وہ آدمی اسے بڑی تھوڑی چیز خیال کر رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:5013

فوائد الحدیث:

ا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ، وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «سَلُوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ؟» ، فَسَأَلُوهُ، فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ، وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ»

''رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کی قیادت میں لشکر بھیجا، وہ صاحب جب نماز پڑھاتے تو اپنی قرأت سورۃ الاخلاص پر ختم کرتے۔ جب لشکر واپس آیا تو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے دریافت کرو۔ وہ ایسا

کیوں کرتا رہا۔لوگوں نے اس سے دریافت کیا۔اس نے جواب دیا: یہ سورت رب رحمٰن کی صفت بیان کرتی ہے۔لہٰذا میں اسے پڑھنا پسند کرتا ہوں۔[یہ جواب سن کر] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے آگاہ کردو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔''

[صحیح البخاری:7375؛صحیح مسلم:813]

۲۔ سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سنا ایک آدمی یہ دعا پڑھ رہا تھا:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الأَحَدُ الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

''اے اللہ! میں تجھ سے اس چیز کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں، جو میں نے اس بات کی گواہی دی ہے۔تُو اللہ ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے،تُو ایک ہے،تُو بے نیاز ہے۔وہ ذات جس نے کسی کو جنم نہیں دیا اور جس کو جنم نہیں دیا گیا، جس کا کوئی ہمسر نہیں۔''

راوی بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے وسیلے سے سوال کیا۔وہ اسم اعظم ،جس کے وسیلے سے دعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتا ہے اور جب اس کے وسیلے سے کچھ مانگا جائے تو اللہ تعالیٰ وہ چیز عطا فرما دیتا ہے۔''

[سنن ابی داود:1493؛سنن الترمذی:3475؛سنن ابن ماجۃ:3857؛وسندہ صحیح]

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ''حسن غریب''، امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ (891) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ (504/1) نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام

مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرط پر ''صحیح'' قرار دیا ہے۔حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

۳۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ: قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ حَتَّى خَتَمَهَا، فَقَالَ " وَجَبَتْ " قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: " الْجَنَّةُ " قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ فَأُبَشِّرَهُ، فَآثَرْتُ الْغَدَاءَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفَرِقْتُ أَنْ يَفُوتَنِي الْغَدَاءُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى الرَّجُلِ فَوَجَدْتُهُ قَدْ ذَهَبَ

''ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو سورت اخلاص کی تلاوت کرتے ہوئے سنا، یہاں تک کہ اس نے سورت کو مکمل کرلیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! کیا چیز واجب ہوگئی۔فرمایا: اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''میں نے سوچا کہ اس کے پاس جا کر اسے یہ خوشخبری دے دوں، مگر میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ناشتہ کرنے کو ترجیح دی۔ کیونکہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ میرا ناشتہ رہ نہ جائے۔چنانچہ بعد میں جب مَیں اس آدمی کے پاس پہنچا تو وہ جا چکا تھا۔''

[موطا امام مالک:208/1؛ مسند الامام احمد:537,536,302/2؛ سنن النسائی:995؛ سنن الترمذی:2897؛ وسندہ حسن]

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ''حسن صحیح غریب'' کہا ہے۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ (566/1) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

فَضْلُ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

۲۵۔معوذتین کی فضیلت کا بیان

55- أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَاتٌ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ»

۵۵۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر کچھ ایسی آیات کا نزول ہوا ہے، کبھی ان جیسی آیات نہیں دیکھی گئیں، وہ ''معوذتین'' ہیں۔

تحقیق وتخریج

صحیح مسلم:814

فوائد الحدیث:

۱۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ہر نماز کے بعد سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنے کا حکم فرمایا۔''

[عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی:123؛ وسندہ صحیح، مسند الامام احمد:155/4؛ وسندہ صحیح، واخرجہ ابو داود:1523؛ والنسائی:1327؛ واحمد:201/4؛ وسندہ حسن]

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ (755) اور امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ (2004) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

اس میں حکمت یہ ہے کہ انسان ہر نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ جاتا ہے۔ اگلی نماز کی ادائیگی تک شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔

۲۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

كُنْتُ أَقُودُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ لِي: «يَا عُقْبَةُ، أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُورَتَيْنِ قُرِئَتَا؟» فَعَلَّمَنِي قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، قَالَ: فَلَمْ يَرَنِي سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا، فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ صَلَّى بِهِمَا صَلَاةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ الْتَفَتَ إِلَيَّ،

فَقَالَ: «يَا عُقْبَةُ، كَيْفَ رَأَيْتَ؟

''میں دوران سفر رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی مہار تھام کر آگے آگے چلا کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عقبہ! کیا میں تمہیں پڑھی جانے والی دو بہترین سورتیں نہ سکھلاؤں۔ آپ ﷺ نے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس مجھے سکھائیں۔ راوئ حدیث بیان کرتے ہیں: آپ ﷺ نے ان سورتوں کی وجہ سے مجھے زیادہ خوش نہ دیکھا، پس جب آپ ﷺ نماز فجر کے لئے تشریف لائے تو آپ ﷺ نے نماز فجر پڑھاتے ہوئے یہی دو سورتیں تلاوت فرمائیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے۔ تو میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے عقبہ! تم نے [ان سورتوں کی عظمت کو] کیسا دیکھا۔؟''

[سنن ابی داود:1462؛سنن النسائی:5438؛وسندہ حسن]

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ (535) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

۳۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

" أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ "

''نبی کریم ﷺ رات کے وقت جب سونے کے لئے اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کرتے ان میں پھونک مارتے، ان دونوں

[ہتھیلیوں] میں سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھتے۔ پھر اپنے جسم مبارک پر جہاں تک ہو سکتا، دونوں ہتھیلیاں پھیرتے۔ پہلے سر مبارک پر ہاتھ پھیرتے۔ پھر چہرۂ مبارک اور سامنے کے بدن پر پھیرتے، نبی کریم ﷺ یہ عمل تین مرتبہ فرماتے۔''

[صحیح البخاری:5017]

۴۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ، فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا

''رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوتے تو ''معوذات'' پڑھ کر اپنے اوپر پھونکتے۔ جب [مرض الموت میں] آپ ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی تو میں ''معوذات'' پڑھ کر آپ ﷺ پر پھونکتی اور برکت کی خاطر آپ ﷺ کا دست مبارک آپ ﷺ کے جسم اطہر پر پھیرتی۔''

[صحیح البخاری:5016؛ صحیح مسلم:2192]

۵۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَيْنِ الْجَانِّ، ثُمَّ أَعْيُنِ الْإِنْسِ، فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ، أَخَذَهُمَا وَتَرَكَ مَا سِوَى ذَلِكَ

''رسول اللہ ﷺ جنات اور انسانوں کی نظر [بد] سے بچنے کے لئے [اللہ تعالیٰ کی] پناہ طلب فرمایا کرتے تھے، لیکن جب ''معوذتین'' نازل ہوئیں تو آپ ﷺ نے

باقی تمام دعائیں چھوڑ دیں اور ''معوذتین'' کو اپنا معمول بنالیا۔''

[سنن النسائی:5496؛سنن ابن ماجۃ:3511؛سنن الترمذی:2058؛وسندہ حسن]

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ''حسن غریب'' کہا ہے۔

۶۔ سیدنا عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

: خَرَجْنَا فِي لَيْلَةِ مَطَرٍ، وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ، نَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ لَنَا، فَأَدْرَكْنَاهُ، فَقَالَ: أَصَلَّيْتُمْ؟ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، فَقَالَ: «قُلْ» فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: «قُلْ» فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: «قُلْ» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَقُولُ؟ قَالَ: «قُلْ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي، وَحِينَ تُصْبِحُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ»

''شدید بارش اور تاریک رات ہم رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے کے لئے نکلے تاکہ آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھائیں۔ ہم نے آپ ﷺ کو تلاش کیا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟ میں نے کوئی جواب نہ دیا، تب آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ بولو۔ میں نے کوئی جواب نہ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ بولو۔ میں نے پھر بھی کچھ نہ کہا۔ پھر آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ ارشاد فرمایا: کچھ بولو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا کہوں؟، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شام اور صبح کے وقت تین مرتبہ سورۃ الاخلاص اور تین مرتبہ معوذتین پڑھو، یہ ہر مصیبت اور تکلیف سے بچنے کے لئے کافی ہوں گی۔''

[سنن ابی داود:5082؛سنن الترمذی:3575؛سنن النسائی:5430؛وسندہ حسن]

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

۷۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ سورۃ الناس کا مفہوم ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

هَذِهِ ثَلَاثُ صِفَاتٍ مِنْ صِفَاتِ الرَّبِّ، عَزَّ وَجَلَّ: الرُّبُوبِيَّةُ، وَالْمُلْكُ، وَالْإِلَهِيَّةُ: فَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكُهُ وَإِلَهُهُ. فَجَمِيعُ الْأَشْيَاءِ مَخْلُوقَةٌ لَهُ، مَمْلُوكَةٌ عَبِيدٌ لَهُ. فَأَمَرَ الْمُسْتَعِيذَ أَنْ يَتَعَوَّذَ بِالْمُتَّصِفِ بِهَذِهِ الصِّفَاتِ، مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ، وَهُوَ الشَّيْطَانُ الْمُوَكَّلُ بِالْإِنْسَانِ، فَإِنَّهُ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ إِلَّا وَلَهُ قَرِينٌ يُزَيِّن لَهُ الْفَوَاحِشَ، وَلَا يَأْلُوهُ جُهْدًا فِي الْخَبَالِ. وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ

''اس سورت کریمہ میں اللہ رب العزت کی تین صفات ربوبیت، شہنشاہی اور الوہیت کا تذکرہ ہوا ہے، وہ ہر شے کا رب، اس کا مالک اور اللہ ہے۔ تمام اشیا اس کی تخلیق کردہ ہیں، اسی کی ملکیت میں ہیں اور اسی کی غلامی میں مشغول ہیں۔ پس وہ حکم دیتا ہے کہ جو بھی پناہ اور بچاؤ کا طالب ہے، وہ اس پاک و برتر صفات والی ذات کی پناہ میں آجائے۔ شیطان جو انسان پر مقرر ہے، اس کے وسوسوں سے وہی بچانے والا ہے۔ شیطان ہر انسان کے ساتھ ہے۔ برائیوں اور بدکاریوں کو خوب مزین کر کے لوگوں کے سامنے پیش کرتا رہتا ہے۔ راہِ راست سے ہٹانے میں کوئی کمی نہیں کرتا، اس کے شر سے وہی محفوظ رہ سکتا ہے، جس کو اللہ رب العزت بچا لے۔''

[تفسیر ابن کثیر: 589/6، بتحقیق عبدالرزاق المہدی]

أَهْلُ الْقُرْآنِ

۲۶۔ اہل قرآن کا بیان

56- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ لِلَّهِ أَهْلِينَ مِنْ خَلْقِهِ» قَالُوا: وَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «أَهْلُ الْقُرْآنِ هُمْ أَهْلُ اللهِ وَخَاصَّتُهُ»

۵۶۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ رب العزت کی مخلوق میں سے کچھ لوگ اللہ والے ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ کون ہیں؟، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن والے ہی دراصل اللہ والے اور اس کے خاص بندے ہیں۔

تحقیق

[اسنادہ حسن]

حافظ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

"ہذا اسناد صحیح رجالہ موثقون"

''یہ سند صحیح ہے۔اس کے راوی ثقہ ہیں۔''

(مصباح الزجاجۃ: 29/1)

تخریج

مسند الامام أحمد: 127/3، سنن ابن ماجۃ: 215، سنن الدارمی: 3326

فوائد الحدیث:

ا۔ امام فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

إِنَّمَا أُنْزِلَ الْقُرْآنُ لِيُعْمَلَ بِهِ , فَاتَّخَذَ النَّاسُ قِرَاءَتَهُ عَمَلًا , أَيْ لِيُحِلُّوا حَلَالَهُ وَيُحَرِّمُوا حَرَامَهُ , وَيَقِفُوا عِنْدَ مُتَشَابِهِهِ

''قرآن تو صرف اس لئے نازل ہوا ہے کہ اس پر عمل کیا جائے، مگر لوگوں نے اس کی تلاوت ہی کو [بنیادی] عمل بنا لیا ہے۔ [حالانکہ ان کو یہ چاہیئے تھا کہ] اس کی حلال کردہ چیزوں کو حلال سمجھیں، اس کی حرام کردہ چیزوں کو حرام گردانیں اور اس کے متشابہات کی معرفت حاصل کریں۔''

[اخلاق اہل القرآن للآجری ص: 43؛ وسندہ حسن]

۲۔ امام محمد بن حسین آجری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

هَذِهِ الْأَخْبَارُ كُلُّهَا تَدُلُّ عَلَى مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ مِنْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرْآنِ

يَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ أَخْلَاقُهُمْ مُبَايِنَةً لِأَخْلَاقِ مَنْ سِوَاهُمْ مِمَّنْ لَمْ يَعْلَمْ كَعِلْمِهِمْ إِذَا نَزَلَتْ بِهِمُ الشَّدَائِدُ لَجَئُوا إِلَى اللَّهِ فِيهَا وَلَمْ يَلْجَئُوا فِيهَا إِلَى مَخْلُوقٍ , وَكَانَ اللَّهُ أَسْبَقَ إِلَى قُلُوبِهِمْ , قَدْ تَأَدَّبُوا بِأَدَبِ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ , فَهُمْ أَعْلَامٌ يُهْتَدَى بِهِمْ: لِأَنَّهُمْ خَاصَّةُ اللَّهِ وَأَهْلُهُ {أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ} [المجادلة: 22]

”یہ تمام روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں، جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا ہے کہ یقیناً اہل قرآن کے لئے لازم ہے کہ وہ ان عام لوگوں سے اخلاق میں مختلف ہوں۔جن کے پاس ان جیسا علم نہیں ہے۔ جب ان کو تکالیف آتی ہیں تو یہ اللہ رب العزت کی طرف رجوع کرتے ہیں، مخلوق کی طرف رجوع کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے دلوں میں اللہ کی یاد سب سے پہلے آتی ہے۔انہوں نے قرآن وسنت کے آداب سے خود کو مزین کر رکھا ہے۔ پس یہی لوگ ہدایت کے علمبردار ہیں، جن کی اقتدا کی جاتی ہے۔ کیونکہ یہ اللہ کے خاص اپنے بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہی اللہ کا گروہ ہے، خبردار بلاشبہ اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہونے والا ہے۔“

[اخلاق اہل القرآن للآجری ص:42،43؛ وسندہ حسن]

۳۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام حقیقی ہے، صوت وحروف کے ساتھ کلام کرنا اس کی صفت ہے، مخلوق نہیں۔

۱۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں تشہد کے بعد یہ کلمات کہتے تھے:

أَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللَّهِ، وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

''سب سے اچھا کلام اللہ کا کلام ہے، سب سے بہتر ہدایت وہ ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آئے ہیں۔''

[سنن النسائی: 1311؛ وسندہ صحیح]

۲۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَى النَّاسِ فِي الْمَوْقِفِ، فَقَالَ: «أَلَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِي إِلَى قَوْمِهِ، فَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ مَنَعُونِي أَنْ أُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّي

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے آپ کو موقف [عرفات] میں لوگوں کے سامنے پیش کرتے تھے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا کوئی شخص ہے جو مجھے اپنی قوم کے پاس لے چلے کیونکہ قریش نے تو مجھے اپنے رب کا کلام لوگوں تک پہنچانے سے روک دیا ہے۔''

[مسند الامام احمد: 390/3؛ سنن ابی داوٗد: 4734؛ سنن الترمذی: 2925؛ سنن ابن ماجۃ: 201؛ وسندہ صحیح]

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ''حسن صحیح'' اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ [613/2] نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

ہر دو حدیث سے ثابت ہوا کہ قرآن اللہ رب العزت کا کلام ہے۔ مخلوق نہیں۔ اسے مخلوق کہنے والے باتفاق ائمہ اسلام کافر ہیں۔

۱۔ جیسا کہ امام سجزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

واتفق المنتمون إلى السّنة بأجمعهم على أنه غير مخلوق، وأنّ القائل بخلقه كافر

''ائمہ اہل سنت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن اللہ کی مخلوق نہیں ہے، چنانچہ اسے مخلوق کہنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔''

[الرد علی من انکر والحرف والصوت ص:106]

۲۔ امام محمد بن حسین آجری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّ قَوْلَ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ لَمْ يُزِغْ قُلُوبَهُمْ عَنِ الْحَقِّ، وَوُفِّقُوا لِلرَّشَادِ قَدِيمًا وَحَدِيثًا أَنَّ الْقُرْآنَ كَلَامُ اللَّهِ تَعَالَى لَيْسَ بِمَخْلُوقٍ؛ لِأَنَّ الْقُرْآنَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ، وَعِلْمُ اللَّهِ لَا يَكُونُ مَخْلُوقًا، تَعَالَى اللَّهُ عَنْ ذَلِكَ دَلَّ عَلَى ذَلِكَ الْقُرْآنُ وَالسُّنَّةُ، وَقَوْلُ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَقَوْلُ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُنْكِرُ هَذَا إِلَّا جَهْمِيٌّ خَبِيثٌ، وَالْجَهْمِيُّ فَعِنْدَ الْعُلَمَاءِ كَافِرٌ

''جان لیجئے! اللہ ہم پر رحم فرمائے، مسلمانوں کا یہ قول جس سے اللہ نے ان کے دلوں کو حق سے منحرف نہیں کیا۔ قدیم اور جدید لوگوں کو اس کے کہنے کی توفیق بخشی، وہ یہ کہ قرآن اللہ کا کلام ہے، مخلوق نہیں۔ کیونکہ قرآن اللہ رب العزت کا علم ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم مخلوق نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سے بلند ہے۔ قرآن وسنت، اقوال صحابہ اور ائمہ مسلمین اسی پر دلالت کرتے ہیں۔ صرف جہمی خبیثوں نے اس بات کا انکار کیا ہے۔ جہمی لوگ علمائے حق کے نزدیک کافر ہیں۔''

[الشریعۃ:489/1]

۳۔ امام ابوعثمان صابونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ويشهد أصحاب الحديث ويعتقدون أن القرآن كلام الله وكتابه، ووحيه وتنزيله غير مخلوق، ومن قال بخلقه واعتقده فهو كافر عندهم

’’محدثین کرام اس بات کی گواہی دیتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ قرآن اللہ کا کلام، اس کی کتاب، وحی الٰہی اور اس کی طرف سے نازل شدہ ہے۔ مخلوق نہیں ہے۔ البتہ جو شخص قرآن کریم کے بارے میں مخلوق ہونے کا اعتقاد رکھے، وہ محدثین عظام کے نزدیک کافر ہے۔‘‘

[عقیدۃ السلف اصحاب الحدیث ص:165]

۴۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فَإِنَّ مَذْهَبَ السَّلَفِ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَزَلْ مُتَكَلِّمًا إِذَا شَاءَ وَكَلِمَاتُهُ لَا نِهَايَةَ لَهَا وَكُلُّ كَلَامٍ مَسْبُوقٍ بِكَلَامٍ قَبْلَهُ لَا إِلَى نِهَايَةٍ مَحْدُودَةٍ وَهُوَ سُبْحَانَهُ يَتَكَلَّمُ بِقُدْرَتِهِ وَمَشِيئَتِهِ.

’’بلاشبہ سلف کا منہج یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے جب چاہتا ہے، کلام کرتا ہے۔ اس کے کلمات کی کوئی انتہا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا کلام سب کلاموں سے پہلے ہے۔ اس کی [کس قدر پہلے ہونے کی] کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ وہ ذات اپنی قدرت اور مشیئت کے ساتھ کلام کرتی ہے۔‘‘

[مجموع الفتاویٰ:535/5]

۵۔ شیخ الاسلام ثانی، عالم ربانی علامہ ابن القیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَقَدْ نَوَّعَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ الصِّفَةَ فِي إِطْلَاقِهَا عَلَيْهِ تَنْوِيعًا يَسْتَحِيلُ

مَعَهُ نَفْيُ حَقَائِقِهَا، بَلْ لَيْسَ فِي الصِّفَاتِ الإِلَهِيَّةِ أَظْهَرُ مِنْ صِفَةِ الْكَلَامِ وَالْعُلُوِّ وَالْفِعْلِ وَالْقُدْرَةِ، بَلْ حَقِيقَةُ الإِرْسَالِ تَبْلِيغُ كَلَامِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَإِذَا انْتَفَتْ عَنْهُ حَقِيقَةُ الْكَلَامِ انْتَفَتْ حَقِيقَةُ الرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ، وَالرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَخْلُقُ بِقَوْلِهِ وَكَلَامِهِ كَمَا قَالَ تَعَالَى: {إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ} [يس: 82] فَإِذَا انْتَفَتْ حَقِيقَةُ الْكَلَامِ عَنْهُ انْتَفَى الْخَلْقُ، وَقَدْ عَابَ اللَّهُ آلِهَةَ الْمُشْرِكِينَ بِأَنَّهَا لَا تُكَلَّمُ وَلَا تُكَلِّمُ عَابِدِيهَا وَلَا تَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا، وَالْجَهْمِيَّةُ وَصَفُوا الرَّبَّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِصِفَةِ هَذِهِ الآلِهَةِ

''اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت کلام کو ایسی انواع میں تقسیم کیا ہے۔ ممکن نہیں ہے کہ اس کے حقائق کی نفی کی جائے۔ بلکہ صفات الوہیت میں نمایاں صفات کلام الٰہی، علو، فعل اور قدرت ہے۔ اسی طرح مقصد رسالت صفت کلام باری تعالیٰ کی تبلیغ کرنا ہی تو ہے۔ چنانچہ صفت کلام کی نفی کرنا دراصل نبوت و رسالت کی نفی کرنا ہے۔ اللہ رب العزت اپنی صفت کلام ہی کے ساتھ پیدا کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ فرماتا ہے، تو لفظ ''کن'' کہتا ہے وہ ہو جاتا ہے۔'' چنانچہ حقیقت کلام کی نفی کرنا دراصل اللہ رب العزت کی صفت تخلیق کی نفی کرنا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے معبودوں کا یہ عیب بیان کیا ہے کہ وہ کلام نہیں کرتے، نہ ہی وہ اپنے پجاریوں سے ہمکلام ہوتے ہیں۔ نہ وہ ان کی بات کا جواب دیتے ہیں۔ مگر جہمیوں نے مشرکین کے معبودوں کی اس صفت کو اللہ رب العزت کے ساتھ جوڑ کر دیا ہے۔''

[مختصر الصواعق المرسلۃ ص:494]

۶۔ مزید فرماتے ہیں:

إِجْمَاعِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَجَمِيعِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَأَئِمَّةِ الْفِقْهِ عَلَى أَنَّ الْقُرْآنَ كَلامُ اللَّهِ مُنَزَّلٌ غَيْرُ مَخْلُوقٍ

”صحابہ کرام، تابعین، تمام ائمہ اہل سنت اور ائمہ فقہا کا اس بات پر اجماع ہے کہ قرآن اللہ کا کلام اور اس کی طرف سے نازل کردہ ہے۔ مخلوق نہیں ہے۔“

[المنار المنیف:119]

الْأَمْرُ بِتَعَلُّمِ الْقُرْآنِ وَاتِّبَاعِ مَا فِيهِ

٢٧۔ قرآن مجید کی تعلیم کا حکم اور اس کی پیروی کرنے کا بیان

57- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ يَعْنِي ابْنَ أَسَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: أَتَيْتُ الْيَشْكُرِيَّ فِي رَهْطٍ مِنْ بَنِي لَيْثٍ فَقَالَ: «مَنِ الْقَوْمُ؟» قُلْنَا: بَنُو لَيْثٍ فَسَأَلْنَاهُ وَسَأَلْنَا ثُمَّ قُلْنَا أَتَيْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ حَدِيثِ حُذَيْفَةَ قَالَ: «أَقْبَلْنَا مَعَ أَبِي مُوسَى قَافِلِينَ وَغَلَتِ الدَّوَابُّ بِالْكُوفَةِ فَاسْتَأْذَنْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي أَبَا مُوسَى فَأَذِنَ لَنَا فَقَدِمْنَا الْكُوفَةَ» فَقُلْتُ لِصَاحِبِي: إِنِّي دَاخِلُ الْمَسْجِدِ فَإِذَا قَامَتِ السُّوقُ خَرَجْتُ إِلَيْكِ قَالَ: «فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا فِيهِ حَلْقَةٌ يَسْتَمِعُونَ إِلَى حَدِيثِ رَجُلٍ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَامَ

إِلَى جَنْبِي» فَقُلْتُ لَهُ: مَنْ هَذَا فَقَالَ: «أَبَصْرِيٌّ أَنْتَ» فَقُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: «قَدْ عَرَفْتُ لَوْ كُنْتَ كُوفِيًّا لَمْ تَسَلْ عَنْ هَذَا» هَذَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ، وَأَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْخَيْرَ لَنْ يَسْبِقَنِي» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: يَا حُذَيْفَةُ «تَعَلَّمْ كِتَابَ اللهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَبَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: يَا حُذَيْفَةُ «تَعَلَّمْ كِتَابَ اللهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَبَعْدَ هَذَا الشَّرِّ خَيْرٌ؟ قَالَ: «هُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ فِيهَا» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَبَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: يَا حُذَيْفَةُ «تَعَلَّمْ كِتَابَ اللهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَبَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: «فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ، وَأَنْ تَمُوتَ يَا حُذَيْفَةُ، وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ»

۵۷۔ نصر بن عاصم سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں بنولیث کے ایک گروہ کے ساتھ ''یشکری'' کے پاس آیا انہوں نے پوچھا: کون لوگ ہیں، ہم نے بتایا بنولیث ہیں، ہم نے ان سے خیریت دریافت کی۔ انہوں نے ہماری خیریت معلوم کی، ہم نے کہا: ہم آپ کے پاس سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی حدیث معلوم کرنے کے لئے آئے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا: ایک مرتبہ ہم سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ

واپس آرہے تھے، کوفہ میں جانور بہت مہنگے ہو گئے تھے، میں نے اپنے ایک ساتھی کے ساتھ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اجازت لی، انہوں نے ہمیں اجازت دے دی، چنانچہ ہم صبح سویرے کوفہ پہنچ گئے، میں نے اپنے ساتھی سے کہا: میں مسجد کے اندر رہوں، جب بازار کھل جائے، تو میں آپ کے پاس آجاؤں گا۔

میں مسجد میں داخل ہوا وہاں لوگوں کا ایک حلقہ لگا ہوا تھا، وہ ایک آدمی کی بیان کردہ حدیث کو بڑی توجہ سے سن رہے تھے، میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا، اسی دوران ایک اور آدمی آیا، میرے پہلو میں کھڑا ہو گیا، میں نے اس سے پوچھا: یہ صاحب کون ہیں؟، اس نے مجھ سے پوچھا: کیا آپ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ میں نے کہا: جی ہاں! اس نے کہا: میں پہلے ہی سمجھ گیا تھا، کہ اگر آپ کوفی ہوتے تو ان صاحب کے بارے میں سوال نہ کرتے۔ یہ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

میں ان کے قریب گیا تو انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ لوگ نبی کریم ﷺ سے خیر کے بارے میں سوال کرتے تھے اور میں شر کے متعلق پوچھتا تھا، کیونکہ میں جانتا تھا کہ بھلائی مجھے چھوڑ کر آگے نہیں جاسکتی۔ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حذیفہ! کتاب کو سیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو، تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا۔ میں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حذیفہ! کتاب کو سیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو، تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا۔ میں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس شر کے بعد خیر ہوگی؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دھوئیں پر صلح قائم ہوگی اور گندگی پر اتفاق ہوگا، میں نے

پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس خیر کے بعد شر ہو گا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حذیفہ! کتاب کو سیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو، تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا۔ پھر میں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس خیر کے بعد شر ہو گا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک ایسا فتنہ آئے گا، جو اندھا بہرا بنا دے گا، اس پر جہنم کی طرف بلانے والے لوگ مقرر ہوں گے، اے حذیفہ! اگر تمہیں اس حال میں موت آئے کہ تم نے کسی درخت کے تنے کو اپنے دانتوں تلے دبا رکھا ہو، یہ اس سے بہتر ہو گا کہ تم ان میں سے کسی کی پیروی کرو۔

تحقیق

[اسنادہ صحیح]

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ (5963.117) نے "صحیح" کہا ہے۔

تخریج

مسند الامام أحمد: 386/5، سنن أبي داود: 4246

الْأَمْرُ بِتَعَلُّمِ الْقُرْآنِ وَالْعَمَلِ بِهِ

۲۸۔ قرآن مجید کی تعلیم کا حکم اور اس پر عمل کرنے کا بیان

58- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ رُسْتُمَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُرْطٍ قَالَ: دَخَلْنَا مَسْجِدَ الْكُوفَةِ فَإِذَا حَلْقَةٌ وَفِيهِمْ رَجُلٌ يُحَدِّثُهُمْ فَقَالَ: «كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ كَيْمَا أَعْرِفَهُ فَأَتَّقِيَهُ، وَعَلِمْتُ أَنَّ الْخَيْرَ لَا يَفُوتَنِي» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلْ بَعْدَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: يَا حُذَيْفَةُ «تَعَلَّمْ كِتَابَ اللهِ، وَاعْمَلْ بِمَا فِيهِ، فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ الْقَوْلَ ثَلَاثًا» فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ: «فِتْنَةٌ، وَاخْتِلَافٌ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: يَا حُذَيْفَةُ «تَعَلَّمْ كِتَابَ اللهِ وَاعْمَلْ بِمَا فِيهِ ثَلَاثًا» ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: «هُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ، وَجَمَاعَةٌ عَلَى قَذًى فِيهَا» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ:

يَا حُذَيْفَةُ «تَعَلَّمْ كِتَابَ اللهِ وَاعْمَلْ بِمَا فِيهِ ثَلَاثًا» ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: «فِتَنٌ عَلَى أَبْوَابِهَا دُعَاةٌ إِلَى النَّارِ، فَلَأَنْ تَمُوتَ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ»

۵۸۔ عبدالرحمٰن بن قرط سے روایت ہے کہ ہم کوفہ کی مسجد میں داخل ہوئے وہاں ایک حلقہ لگا ہوا تھا، ایک آدمی ان کو یہ حدیث بیان کر رہا تھا:

لوگ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے خیر کے بارے میں سوال کرتے تھے اور میں شر کے متعلق پوچھتا تھا، اس لئے کہ اس کی معرفت حاصل کر کے اس سے بچا جائے، کیونکہ میں جانتا تھا کہ خیر مجھے چھوڑ کر آگے نہیں جا سکتی۔ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حذیفہ! کتاب سیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو، میں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس بات کو تین مرتبہ شمار کیا (یعنی یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی)۔ تیسری مرتبہ ارشاد فرمایا: اس کے بعد فتنہ اور اختلاف ہوگا، میں نے پوچھا: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا اس شر کے بعد خیر ہوگا؟ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حذیفہ! کتاب سیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو، یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ تیسری مرتبہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دھوئیں پر صلح قائم ہوگی اور گندگی پر اتفاق ہوگا، میں نے پوچھا: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حذیفہ! کتاب سیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو، یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ تیسری مرتبہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک ایسا فتنہ آئے گا کہ اس پر جہنم کی طرف بلانے والے لوگ مقرر ہوں گے، اے حذیفہ! اگر تمہیں اس حال میں موت آئے کہ تم نے

کسی درخت کے تنے کو اپنے دانتوں تلے دبا رکھا ہو، یہ اس سے بہتر ہوگا کہ تم ان میں سے کسی کی پیروی کرو۔

تحقیق

[اسنادہ ضعیف]

عبد الرحمٰن بن قرط راوی مجہول الحال ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''مجہول'' کہا ہے۔(تقریب التھذیب:3983)

اس حدیث کو امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ [4/432] نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

تخریج

سنن ابن ماجۃ:3981، المستدرک علی الصحیحین للحاکم:4/432

59- أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَتَغَنُّوا بِهِ وَاقْتَنُوهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْمَخَاضِ فِي الْعَقْلِ»

۵۹۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کا علم حاصل کرو، اسے ترنم کے ساتھ پڑھو، اسے مضبوطی سے تھامو، اس ذات

کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یہ قرآن باڑے میں بندھے ہوئے اونٹوں سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ نکل جاتا ہے۔

تحقیق

[اسنادہ صحیح]

اس حدیث کو امام ابوعوانہ رحمۃ اللہ علیہ (3983) اور امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ (119) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

تخریج

مصنف ابن أبي شیبة:477/10، مسند الامام أحمد:146/4، سنن الدارمي:3351

60- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِئِ قَالَ: حَدَّثَنَا قُبَاثُ بْنُ رَزِينٍ أَبُو هَاشِمٍ اللَّخْمِيُّ، مِنْ أَهْلِ مِصْرَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ رَبَاحٍ اللَّخْمِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ: كُنَّا جُلُوسًا فِي الْمَسْجِدِ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَالَ: «تَعَلَّمُوا كِتَابَ اللهِ وَاقْتَنُوهُ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْعِشَارِ فِي الْعُقُلِ»

۶۰۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم مسجد میں بیٹھے

قرآن مجید کی تلاوت کررہے تھے، نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، ہمیں سلام کیا، ہم نے جواب دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کا علم حاصل کرو، اسے مضبوطی سے تھامو، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یہ قرآن باڑے میں بندھے ہوئے اونٹوں سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ نکل جاتا ہے۔

تحقیق

[اسنادہ حسن]

تخریج

مسند الامام أحمد:153,150/4

فَضْلُ مَنْ عَلَّمَ الْقُرْآنَ

۲۹۔ معلمِ قرآن کی فضیلت کا بیان

61- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُثْمَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «خَيْرُكُمْ مَنْ عَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ»

۶۱۔ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں بہتر شخص وہ ہے جو قرآن خود سیکھے اور دوسروں کو سکھلائے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:5028

فوائد الحدیث:

۱۔ علم نافع انسان کے لئے صدقہ جاریہ ہوتا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ

''جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو صرف تین عملوں کے علاوہ باقی سب اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے: صدقہ جاریہ، علم نافع اور صالح اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔''

[صحیح مسلم:1631؛]

قرآن حکیم کی تعلیم دینا سب سے بڑا علم نافع ہے، اب رہی بات قرآن خوانی کی شرعی حیثیت، تو اس کی تفصیل بغیر کسی کی دل آزاری کیے محض خیر خواہی کی غرض سے ذیل میں رقم کی جارہی ہے:

قریب الموت، میت اور قبر پر قرآن پڑھنا قرآن و حدیث سے ثابت نہیں۔ صحابہ کرام، تابعین عظام اور ائمہ مسلمین کی زندگیوں میں اس کا ہرگز ثبوت نہیں ملتا۔

واضح رہے کہ قرآن و حدیث اور اجماع امت سے یہ بات ثابت ہے کہ زندوں کی دعا فوت شدگان کو فائدہ دیتی ہے۔ قرآن خوانی کے ثبوت پر کوئی دلیل شرعی نہیں، لہٰذا یہ دین میں ایک نئی اختراع ہے۔

اس کے ثبوت میں پیش ہونے والے دلائل کا مختصر تحقیقی جائزہ پیش خدمت ہے:

دلیل نمبر ۱:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا، ان کو عذاب ہو رہا تھا، ان میں سے ایک اپنے پیشاب کے چھینٹوں سے اجتناب نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا۔

ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً، فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ، ثُمَّ غَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لِمَ صَنَعْتَ هَذَا؟ فَقَالَ: «لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا

''پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجور کی ایک تازہ ٹہنی لی، اسے دو حصوں میں تقسیم کیا، پھر ہر قبر پر ٹہنی کا ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: شاید کہ جب تک یہ دونوں خشک نہ ہوں، اللہ تعالیٰ ان دونوں کے عذاب میں تخفیف کر دے۔''

[صحیح البخاری:1361؛ صحیح مسلم:292]

حافظ نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَاسْتَحَبَّ الْعُلَمَاء قِرَاءَة الْقُرْآن عِنْد الْقَبْر لِهَذَا الْحَدِيث ؛ لِأَنَّهُ إِذَا كَانَ يُرْجَى التَّخْفِيف بِتَسْبِيحِ الْجَرِيد فَتِلَاوَة الْقُرْآن أَوْلَى . وَاللَّهُ أَعْلَم

''اس حدیث سے علمائے کرام نے قبر کے پاس قرآن کی تلاوت کو مستحب سمجھا ہے، کیونکہ جب ٹہنی کی تسبیح کی وجہ سے عذاب میں تخفیف کی امید کی جاتی ہے تو قرآن کریم کی تلاوت بالاولیٰ ایسے ہوگی۔ واللہ اعلم۔''

[شرح صحیح مسلم:141/1]

تبصرہ:

اس حدیث سے قرآن خوانی کے ثبوت پر استدلال جائز نہیں، کیونکہ خیر القرون میں کوئی بھی اس کا قائل نہیں، نیز اس میں کہیں ذکر نہیں کہ عذاب میں تخفیف ان ٹہنیوں کی وجہ سے ہوئی۔ لہٰذا یہ قیاس مع الفارق ہے، نیز یہ نبی کریم ﷺ کا خاصہ ہے۔ عذاب میں یہ تخفیف نبی کریم ﷺ کی دعا و شفاعت کی وجہ سے ہوئی، جیسا کہ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ایک دوسری روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنِّي مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ، فَأَحْبَبْتُ، بِشَفَاعَتِي، أَنْ يُرَفَّهَ عَنْهُمَا، مَا دَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ

”میں دو ایسی قبروں کے پاس سے گزرا، جن [کے مردوں] کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ میں نے اپنی شفاعت کی وجہ سے چاہا کہ یہ عذاب ان سے ہلکا ہو جائے، جب تک ٹہنیاں تر رہیں۔“

[صحیح مسلم:3012]

ان دو مختلف واقعات میں علت ایک ہی ہے، اسی طرح کا ایک تیسرا واقعہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

[صحیح ابن حبان:824؛ وسندہ حسن]

نیز دیکھیں:

[مصنف ابن ابی شیبۃ:376/3؛ مسند الامام احمد:441/2؛ عذاب القبر للبیہقی:123؛ وسندہ حسن]

فائدہ:

مورق العجلی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

أَوْصَى بُرَيْدَةُ الأَسْلَمِيُّ أَنْ تُوضَعَ فِي قَبْرِهِ جَرِيدَتَانِ، فَكَانَ مَاتَ بِأَدْنَى خُرَاسَانَ، فَلَمْ تُوجَدْ إِلَّا فِي جَوَالِقِ حِمَارٍ

''سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ ان کی قبر پر دو ٹہنیاں رکھی جائیں، آپ رضی اللہ عنہ خراسان کے علاقے میں فوت ہوئے، وہاں یہ ٹہنیاں صرف گدھوں کے چھٹوں سے ملیں۔''

[الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 8/7؛ وسندہ صحیح ان صح سماع مورق عن بریدۃ]

بشرط صحت یہ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کی اپنی ذاتی رائے معلوم ہوتی ہے کہ انہوں نے قبر پر دو ٹہنیاں رکھنے کا حکم دیا۔ نبی کریم ﷺ کی طرح عذاب سے تخفیف کی غرض سے گاڑنے کا حکم نہیں دیا۔

فائدہ:

سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ والی روایت [تاریخ بغداد للخطیب: 183،182/1] ضعیف ہے۔ اس کے دو راویوں الشاہ بن عمار اور النضر بن المنذر بن ثعلبہ العبدی کے حالات نہیں مل سکے، دوسری بات یہ ہے کہ قتادہ ''مدلس'' ہیں۔ ان کا سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی صحابی سے سماع ثابت نہیں۔

[جامع التحصیل فی احکام المراسیل للحافظ العلائی: 255]

دلیل نمبر ۲:

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اقْرَءُوا عَلَى مَوْتَاكُمْ يس

''اپنے قریب المرگ لوگوں پر سورت یٰس کی قراءت کرو۔''

[مسند الامام احمد:26/5؛سنن ابی داوٗد:3121؛السنن الکبریٰ للنسائی:10914؛سنن ابن ماجۃ:1448]

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ [3002] نے ''صحیح'' کہا ہے۔

جبکہ اس کی سند ''ضعیف'' ہے۔اس کی سند میں ابوعثمان کے مجہول والد کی زیادت موجود ہے۔یہ ''المزید فی متصل الاسانید'' ہے۔ابوعثمان نے سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے سماع کی تصریح نہیں کی۔لہٰذا سند ''ضعیف'' ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

أَرَادَ بِهِ مَنْ حَضَرَتْهُ الْمَنِيَّةُ لَا أَنَّ الْمَيِّتَ يُقْرَأُ عَلَيْهِ وَكَذَلِكَ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

''اس حدیث سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریب المرگ مرادلیا ہے۔نہ کہ میت پر قرآن پڑھا جانا،اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان کہ اپنے مردوں کو ''لا الٰہ الا اللہ'' کی تلقین کرو[یہ بھی قریب المرگ کے لئے ہے،میت کے لئے نہیں]۔''

حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی بات کو ترجیح دی ہے۔

[الروح لابن القیم ص:11]

فائدہ:

قَالَ صَفْوَانُ، حَدَّثَنِي الْمَشْيَخَةُ، أَنَّهُمْ حَضَرُوا غُضَيْفَ بْنَ الْحَارِثِ الثُّمَالِيَّ، حِينَ اشْتَدَّ سَوْقُهُ، فَقَالَ: " هَلْ مِنْكُمْ أَحَدٌ يَقْرَأُ يس؟ " قَالَ: فَقَرَأَهَا صَالِحُ بْنُ شُرَيْحٍ السَّكُونِيُّ، فَلَمَّا بَلَغَ أَرْبَعِينَ مِنْهَا قُبِضَ، قَالَ: وَكَانَ الْمَشْيَخَةُ يَقُولُونَ: إِذَا قُرِئَتْ عِنْدَ الْمَيِّتِ خُفِّفَ عَنْهُ

''صفوان نے کہا: مجھے بوڑھوں نے خبر دی کہ وہ غضیف بن حارث ثمالی کے پاس حاضر ہوئے، جب ان کی روح نکلنے میں دشواری ہوئی تو وہ کہنے لگے: تم میں سے کس نے سورت یٰس پڑھی ہے؟ اس پر صالح بن شریح سکونی سورت یٰس پڑھنے لگے جب وہ اس کی چالیسویں آیت پر پہنچے تو ان کی روح قبض ہوگئی، اس وقت سے وہ بوڑھے کہتے ہیں کہ جب تو میت کے پاس سورت یٰس کی تلاوت کرے گا تو اس کی وجہ سے میت کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔''

[مسند الامام احمد:105/4]

یہ بوڑھے نہ معلوم ہیں۔لہٰذا اسند مجہول ہونے کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔

اس لئے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ [الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ:187/3] کا اس کی سند کو ''حسن'' قرار دینا صحیح نہیں۔

فائدہ نمبر ۲:

سیدنا ابو الدرداء اور سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيُقْرَأُ عِنْدَهُ يس إِلَّا هَوَّنَ اللَّهُ عَلَيْهِ

''جو آدمی فوت ہوتا ہے اور اس کے پاس سورت یٰسٓ کی قراءت کی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ اس پر آسانی کر دیتے ہیں۔''

[مسند الفردوس:6099؛ التلخیص الحبیر لابن حجر:104/2]

اس کی سند موضوع [من گھڑت] ہے۔ اس میں مروان بن سالم الغفاری ''متروک ووضاع'' راوی ہے۔

دلیل نمبر ۳:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ مَرَّ عَلَى الْمَقَابِرِ فَقَرَأَ فِيهَا إِحْدَى عَشَرَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثُمَّ وَهَبَ أَجْرَهُ الأَمْوَاتَ أُعْطِيَ مِنَ الأَجْرِ بِعَدَدِ الأَمْوَاتِ".

''جو کوئی قبرستان سے گزرے اور سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو بخش دے تو اسے تمام مردوں کی گنتی کے برابر ثواب دیا جائے گا۔''

[تاریخ قزوین:297/2]

تبصرہ:

یہ روایت سخت ترین ''ضعیف'' ہے۔ اس کے راوی داؤد بن سلیمان الغازی کے بارے میں ادنیٰ کلمہ توثیق بھی ثابت نہیں۔

ن کے بارے میں حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

"كذبه يحيىٰ بن معين ولم يعرفه أبو حاتم وبكل حال فهو شيخ كذاب له نسخة موضوعة عن على بن موسىٰ الرضى رواها على بن محمد بن مهرويه القزوينى الصدوق عنه۔"

"امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے کذاب [پرلے درجے کا جھوٹا] کہا ہے، امام ابو حاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے مجہول قرار دیا ہے، یہ ہر حال میں کذاب راوی ہے، اس کے پاس علی بن موسیٰ الرضی کی سند سے موضوع روایتوں پر مشتمل ایک نسخہ تھا، اس سے آگے علی بن محمد بن مہرویہ قزوینی صدوق راوی بیان کرتا ہے۔"

[میزان الاعتدال:8/2؛ لسان المیزان لابن حجر:417/2]

اس درجہ کے راویوں سے حجت پکڑنا انصاف سے دشمنی کمانا ہے۔

دلیل نمبر ۴:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من دخل الْمَقَابِر فَقَرَأَ سُورَة يس خفف الله عَنْهُم وَكَانَ لَهُ بِعَدَد من فِيهَا حَسَنَات

"جو کوئی قبرستان میں داخل ہو، اور سورۂ یٰس تلاوت کرے تو ان قبرستان والوں سے اللہ تعالیٰ عذاب میں تخفیف فرماتا ہے اور پڑھنے والے کو مردوں کی تعداد کے برابر نیکیاں ملیں گی۔"

[شرح الصدور للسیوطی ص:404]

تبصرہ:

یہ روایت جھوٹ کا پلندہ ہے۔ محدث البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی یہ سند ذکر کی ہے:

أخرجه الثعلبي في " تفسيره " (2/161/3) من طريق محمد بن أحمد الرياحي: حدثناأبي: حدثنا أيوب بن مدرك عن أبي عبيدة عن الحسن عن أنس بن مالك

۱۔ اس کے راوی ایوب بن مدرک کو امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے کذاب، امام ابو حاتم رازی، امام نسائی اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہم نے متروک، امام ابوزرعہ رازی، امام یعقوب بن سفیان فسوی، حافظ جوزجانی، امام صالح بن محمد جزرہ اور امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہم وغیرہم نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

روى أيوب بن مدرك عن مكحول نسخة موضوعة ولم يره

''ایوب بن مدرک نے امام مکحول سے ایک من گھڑت نسخہ روایت کیا ہے، ان کو دیکھا نہیں۔''

[لسان المیزان لابن حجر:488/1]

اس کے حق میں ادنیٰ کلمہ توثیق ثابت نہیں۔

۲۔ احمد بن ابی العوام الریاحی اور ابوعبیدہ کی توثیق مطلوب ہے۔

۳۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ''مدلس'' ہیں، جو کہ لفظ ''عن'' سے بیان کر رہے

ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

دلیل نمبر ۵:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

من دخل الْمَقَابِر ثمَّ قَرَأَ فَاتِحَة الْكتاب و {قل هُوَ الله أحد} و {أَلْهَاكُم التكاثر} ثمَّ اللَّهُمَّ إِنِّي جعلت ثَوَاب مَا قَرَأت من كلامك لأهل الْمَقَابِر من الْمُؤمنِينَ وَالْمُؤْمِنَات كَانُوا شُفَعَاء لَهُ إِلَى الله تَعَالَى

''جو کوئی قبرستان میں گیا اور سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص اور سورۃ التکاثر پڑھے، پھر یوں کہے: اے اللہ! جو میں نے تیرے کلام میں سے پڑھا، اس کا ثواب اس قبرستان والے مومن مردوں، مومن عورتوں کو پہنچا تو وہ تمام اس کی سفارش اللہ تعالیٰ کے ہاں کریں گے۔''

[فوائد لابی القاسم سعد بن علی الزنجی، بحوالہ: شرح الصدور للسیوطی ص:404]

تبصرہ:

یہ بے سند ہونے کی وجہ سے مردود و باطل ہے۔

دلیل نمبر ۶:

حماد مکی نے بیان کیا ہے:

خرجت لَيْلَة إِلَى مَقَابِر مَكَّة فَوضعت رَأسِي على قبر فَنمت فَرَأَيْت

أهل الْمَقَابِر حَلقَة حَلقَة فَقلت قَامَت الْقِيَامَة قَالُوا لَا وَلَكِن رجل من إِخْوَاننَا قَرَأَ {قل هُوَ الله أحد} وَجعل ثَوَابهَا لنا فَنحْن نقتسمه مُنْذُ سنة

''ایک رات میں مکہ مکرمہ کے قبرستان میں گیا اور ایک قبر پر سر رکھ کر سو گیا، میں نے خواب دیکھا کہ قبروں والے حلقوں میں تقسیم ہو کر کھڑے ہیں۔ میں نے کہا: کیا قیامت قائم ہو گئی ہے؟ تو انہوں نے کہا: نہیں۔ لیکن ایک آدمی نے ہمارے بھائیوں میں سے سورۂ اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب ہمیں بخش دیا۔ ہم ایک سال سے اس کو تقسیم کر رہے ہیں۔''

[شرح الصدور للسیوطی ص:404]

تبصرہ:

یہ بے سند ہونے کی وجہ سے موضوع [من گھڑت] اور باطل ہے۔ حماد مکی نامعلوم ہے۔ نامعلوم راویوں کے خوابوں سے دلیل لینا ہرگز دین نہیں ہے۔

دلیل نمبر ۷:

الحسن بن الہیثم کہتے ہیں:

كَانَ خطاب يَجِيئُنِي وَيَدُهُ مَعْقُودَةٌ، وَيَقُولُ:"إِذَا وَرَدْتَ الْمَقَابِرَ فَأَقْرَأْ: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، وَاجْعَلْ ثَوَابَهَا لِأَهْلِ الْمَقَابِرِ"

''خطاب [نامی شخص] میرے پاس آیا، اس کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے اور مجھے کہا:

کہ جب تو قبرستان جائے تو سورۂ اخلاص پڑھ اور اس کا ثواب قبرستان والوں کو بخش دے۔''

[الامر بالمعروف والنہی عن المنکر للخلال:252]

تبصرہ:

یہ سخت ترین ''ضعیف'' قول ہے۔

اس کے راوی الحسن بن الہیثم کی توثیق مطلوب ہے۔ خطاب نامی شخص کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

دلیل نمبر ۸:

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

«لَا بَأْسَ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الْمَقَابِرِ.»

''قبرستان میں قرآن پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔''

[الامر بالمعروف والنہی عن المنکر للخلال:245]

تبصرہ:

یہ سخت ترین ''ضعیف'' ہے۔

۱۔ اس میں شریک بن عبداللہ القاضی ''مدلس'' ہیں، جو کہ لفظ ''عن'' سے بیان کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی ہے۔

۲۔ الری نامی راوی کی تعیین وتوثیق مطلوب ہے۔

دلیل نمبر ۹:

حسن بن عبدالعزیز الجروی کہتے ہیں:

" مَرَرْتُ عَلَى قَبْرِ أُخْتٍ لِي، فَقَرَأْتُ عِنْدَهَا: تَبارَكَ، لِمَا يُذْكَرُ فِيهَا، فَجَاءَنِي رَجُلٌ، فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ أُخْتَكَ فِي الْمَنَامِ تَقُولُ: جَزَى اللَّهُ أَخِي عَنِّي خَيْرًا، فَقَدِ انْتَفَعْتُ بِمَا قَرَأَ "

''میری ہمشیرہ کی قبر کے پاس سے میرا گزرا ہوا، میں نے ''سورۂ تبارک الذی'' کی فضیلت کو مدنظر رکھتے ہوئے قبر پر تلاوت کیا۔ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا کہ میں نے تمہاری ہمشیرہ کو خواب میں دیکھا ہے وہ کہہ رہی تھی کہ اللہ تعالیٰ میری طرف سے میرے بھائی کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ جو اس نے پڑھا تھا، میں نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔''

[الامر بالمعروف والنہی عن المنکر للخلال:246]

تبصرہ:

اس خواب کے راوی ابویحییٰ الناقد کی توثیق نہیں مل سکی۔ نیز امتی کے خواب شرعی حجت نہیں ہوتے۔

دلیل نمبر ۱۰:

الحسن بن الصباح کہتے ہیں:

سَأَلْتُ الشَّافِعِيَّ عَنِ الْقِرَاءَةِ، عِنْدَ الْقُبُورِ؟ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ

''میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ قبرستان میں قبروں پر قرآن پڑھنا کیسا ہے؟ تو فرمایا: کوئی حرج نہیں۔''

تبصرہ:

اس میں قرآن پڑھ کر بخشنے کا کہیں ذکر نہیں۔ اگرچہ یہ بات بھی سمجھ لینی چاہیے کہ قبرستان میں قرآن کریم کی تلاوت بھی شرعی حوالے سے جائز نہیں۔

دلیل نمبر ۱۱:

خیثم نے وصیت کی تھی کہ جب انہیں قبرستان میں دفن کیا جائے تو ان کی قوم ان پر قرآن پڑھے۔

[الزہد للامام احمد:2122]

تبصرہ:

اس کی سند ''ضعیف'' ہے۔

۱۔ اس میں سفیان ثوری ''مدلس'' ہیں، جو کہ لفظ ''عن'' سے بیان کررہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی ہے۔

۲۔ اس میں ''رجل'' مبہم موجود ہے۔

دلیل نمبر ۱۲:

سلمہ بن شبیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

«أَتَيْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يُصَلِّي خَلْفَ ضَرِيرٍ يَقْرَأُ عَلَى الْقُبُورِ»

''میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا، وہ نابینا امام جو کہ قبرستان میں قرآن پڑھتا تھا، کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔''

[الامر بالمعروف والنھی عن المنکر للخلال:247]

تبصرہ:

یہ قول ثابت نہیں، اس کے راوی العباس بن محمد بن احمد بن عبد العزیز کی توثیق نہیں مل سکی۔

الحاصل:

قرآن خوانی شرعی دلائل سے ثابت نہیں ہے۔سلف صالحین میں سے اس کا کوئی بھی قائل نہیں، بلکہ یہ دین میں اضافہ ہے۔

۲۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَالْغَرَضُ أَنَّهُ، عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، قَالَ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ وَهَذِهِ مِنْ صِفَاتِ الْمُؤْمِنِينَ الْمُتَّبِعِينَ لِلرُّسُلِ، وَهُمُ الكُمل فِي أَنْفُسِهِمْ، الْمُكَمِّلُونَ لِغَيْرِهِمْ، وَذَلِكَ جَمْعٌ بَيْنَ النَّفْعِ الْقَاصِرِ وَالْمُتَعَدِّي، وَهَذَا بِخِلَافِ صِفَةِ الْكُفَّارِ الْجَبَّارِينَ الَّذِينَ لَا يَنْفَعُونَ، وَلَا يَتْرُكُونَ أَحَدًا مِمَّنْ أَمْكَنَهُمْ أَنْ يَنْتَفِعَ، كَمَا قَالَ تَعَالَى: {الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ}

[النَّحْلِ: 88] ، وَكَمَا قَالَ تَعَالَى: {وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ} [الْأَنْعَامِ: 26] ، فِي أَصَحِّ قَوْلَيِ الْمُفَسِّرِينَ فِي هَذَا، وَهُوَ أَنَّهُمْ يَنْهَوْنَ النَّاسَ عَنِ اتِّبَاعِ الْقُرْآنِ مَعَ نَأْيِهِمْ وَبُعْدِهِمْ عَنْهُ، فَجَمَعُوا بَيْنَ التَّكْذِيبِ وَالصَّدِّ، كَمَا قَالَ تَعَالَى: {فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَصَدَفَ عَنْهَا} [الْأَنْعَامِ: 157] ، فَهَذَا شَأْنُ الْكُفَّارِ، كَمَا أَنَّ شَأْنَ خِيَارِ الْأَبْرَارِ أَنْ يَكْمُلَ فِي نَفْسِهِ وَأَنْ يَسْعَى فِي تَكْمِيلِ غَيْرِهِ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: "خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ "، وَكَمَا قَالَ [اللَّهُ]تَعَالَى: {وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ} [فصلت: 33] ، فَجَمَعَ بَيْنَ الدَّعْوَةِ إِلَى اللَّهِ سَوَاءٌ كَانَ بِالْأَذَانِ أَوْ بِغَيْرِهِ مِنْ أَنْوَاعِ الدَّعْوَةِ مِنْ تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ وَالْحَدِيثِ وَالْفِقْهِ وَغَيْرِ ذَلِكَ، مِمَّا يُبتغى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ، وَعَمِلَ هُوَ فِي نَفْسِهِ صَالِحًا، وَقَالَ قَوْلًا صَالِحًا، فَلَا أَحَدَ أَحْسَنُ حَالًا مِنْ هَذَا.

''نبی کریم ﷺ کے اس فرمان: '' تم میں بہتر شخص وہ ہے جو قرآن خود سیکھے اور دوسروں کو سکھلائے۔'' کا مقصود یہ ہے کہ رسولوں پر ایمان لانے والے متبعین میں یہ صفات ہونی چاہئیں کہ وہ خود میں کامل مومن ہوں اور دوسروں کو مکمل مومن بنائیں، وہ دنیا و آخرت دونوں کے نفع کو اکٹھا اپنے پیش نظر رکھتے ہیں، ان کی یہ صفت جابر کافروں کے خلاف ہے،وہ خود بھی اس سے فائدہ حاصل نہیں کرتے اوران کفار کی ممکن حد تک یہ کوشش ہوتی ہے کہ کوئی ان سے بھی فائدہ حاصل نہ کرے، جیسا کہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں: ''جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا ہم ان کے لئے

عذاب پر عذاب بڑھاتے جائیں گے۔'' اسی طرح اللہ رب العزت نے ایک دوسرے مقام پر فرمایا: ''اور یہ لوگ اس سے دوسروں کو بھی روکتے ہیں، اور خود بھی اس سے دور رہتے ہیں''۔ میرے نزدیک اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مفسرین کا سب سے اچھا قول یہ ہے: ''وہ لوگوں کو بھی اتباع قرآن سے روکتے ہیں اور خود بھی اس سے دور بھاگتے ہیں۔'' چنانچہ انہوں نے کتاب الٰہی کو جھٹلانے اور اس کی طرف آنے سے لوگوں کو روکنے کی دونوں صفات اپنے اندر جمع کر رکھی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو ہماری ان آیتوں کو جھوٹا بتائے اور ان سے روکے؟۔'' یہ کفار کی صفت ہے۔ جیسا کہ اس کے خلاف نیک لوگوں کی صفت یہ ہے کہ وہ خود بھی اپنی ذات کو کامل مومن بناتے ہیں اور اپنے علاوہ دوسروں کو بھی مکمل مومن بنانے کی کوشش کرتے ہیں، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: ''تم میں بہتر شخص وہ ہے جو قرآن خود سیکھے اور دوسروں کو سکھلائے۔'' اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اور اس سے زیادہ اچھی بات والا کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور کہے کہ میں یقیناً مسلمانوں میں سے ہوں۔'' وہ اہل ایمان اللہ رب العزت کی طرف بلانے والے اس دعوتی کام کے لئے اذان کے ساتھ ساتھ، قرآن و حدیث، فقہ دین کے علاوہ دیگر دعوتی طریقوں کو بروئے کار لاتے ہیں، جس سے ان کا مقصود صرف رضائے الٰہی ہے۔ یہ ان کے نفسوں کا عمل صالح ہے، رہا اچھی بات کہنے والی صفت، تو اس [قرآن و حدیث کی طرف بلانے والے عمل] سے بڑھ کر بھلا کونسی بات اچھی ہوسکتی ہے۔''

[تفسیر ابن کثیر: 67/1؛ تحقیق عبدالرزاق المہدی]

فَضْلُ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ

۳۰۔ تعلیم قرآن کی فضیلت کا بیان

62- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، وَسُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُثْمَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ شُعْبَةُ: «خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ» وَقَالَ سُفْيَانُ: «أَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ»

۶۲۔ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں بہتر شخص وہ ہے جو قرآن خود سیکھے اور دوسروں کو سکھلائے۔

امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: تم میں افضل شخص وہ ہے جو قرآن خود سیکھے اور دوسروں کو سکھلائے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:5028

63- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُثْمَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَفْضَلُكُمْ مَنْ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ثُمَّ عَلَّمَهُ»

۶۳۔ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں افضل شخص وہ ہے جو قرآن خود سیکھے اور دوسروں کو سکھلائے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:5028

فوائد الحدیث:

۱۔ سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَتَعَلَّمَهُ وَعَمِلَ بِهِ أُلْبِسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَاجًا مِنْ نُورٍ ضَوْءُهُ مِثْلُ ضَوْءِ الشَّمْسِ، وَيُكْسَى وَالِدَيْهِ حُلَّتَانِ لَا يَقُومُ بِهِمَا الدُّنْيَا فَيَقُولَانِ: بِمَا كُسِينَا؟ فَيُقَالُ: بِأَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ

''جس نے قرآن کو پڑھا، اس کی تعلیم حاصل کی، پھر اس پر عمل کیا۔ اس کو روز قیامت ایک تاج پہنایا جائے گا، جس کی روشنی سورج کی روشنی کی طرح ہوگی۔ اس کے والدین کو دو قیمتی حلے پہنائے جائیں گے، جس کے سامنے دنیا و مافیہا کی ساری دولتیں ہیچ ہوں گی۔ قاری کے والدین عرض کریں گے: یہ لباس ہمیں کس عمل کی وجہ سے پہنایا

گیا ہے؟، انہیں بتایا جائے گا: تمہارے بیٹے کے قرآن سیکھنے کی وجہ سے۔''

[المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 567/1، 568؛ وسندہ حسن]

اس حدیث کو امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے۔

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

اس کا راوی بشیر بن مہاجر غنوی جمہور محدثین کے نزدیک ''حسن الحدیث''

ہے۔

الْأَمْرُ بِاسْتِذْكَارِ الْقُرْآنِ

۳۱۔ تحفیظ قرآن حکیم کے حکم کا بیان

64۔ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بِئْسَمَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ: «نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ اسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ أَسْرَعُ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ»

۶۴۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی بھی شخص کا یہ کہنا بہت ہی برا ہے کہ میں فلاں آیت بھول گیا، [بلکہ اسے یہ کہنا چاہئے: فلاں آیت مجھے بھلا دی گئی] قرآن کو یاد کرو، یقیناً جو جانور رسی کھلنے پر بھاگتا ہے، قرآن اس سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ انسان کے دل سے نکلتا ہے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:5032، صحیح مسلم:790

وَقفَهُ جَرِيرٌ

جریر راوی کے وقف کا بیان

65- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: اسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ، وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَلْ هُوَ نُسِّيَ»

۶۵۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن کو یاد کرو، یقیناً جو جانور رسی کھلنے پر بھاگتا ہے، قرآن اس سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ انسان کے دل سے نکلتا ہے۔ تم میں کوئی یہ مت کہے: میں فلاں فلاں آیت بھول گیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلکہ یوں کہے: فلاں آیت مجھے بھلا دی گئی۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:5032، صحیح مسلم:790

مِثْلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ

۳۲۔صاحب قرآن کی مثال کا بیان

66- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِذَا عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ أُطْلِقَتْ ذَهَبَتْ»

٦٦۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صاحب قرآن کی مثال اس اونٹ جیسی ہے، جس کو باندھا گیا ہو، جب وہ اس کی نگہداشت کرتا ہے تو اسے روکے رکھتا ہے اور جب اسے چھوڑ دیتا ہے تو وہ دور بھاگ جاتا ہے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:5031،صحیح مسلم:789

نِسْيَانُ الْقُرْآنِ

۳۳۔قرآن بھول جانے کا بیان

67- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ مَنْصُورًا، وَأَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، وَمُعَاوِيَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " بِئْسَمَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ "

۶۷۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی آدمی کا یہ کہنا کتنا برا ہے کہ وہ کہے: میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں بلکہ اسے چاہیے کہ وہ یہ کہے: فلاں آیت مجھے بھلا دی گئی ہے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:5032، صحیح مسلم:790

68- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّمَا مَثَلُ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِذَا عَاهَدَهَا صَاحِبُهَا عَلَى عُقُلِهَا أَمْسَكَهَا، وَإِذَا أَغْفَلَهَا ذَهَبَتْ. إِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ فَقَرَأَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ذَكَرَهُ، وَإِذَا لَمْ يَقْرَأْهُ نَسِيَهُ»

۶۸۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حافظ قرآن کی مثال اس اونٹ جیسی ہے، جس کو باندھا گیا ہو، جب وہ اس کی نگہداشت کرتا ہے تو اسے روکے رکھتا ہے اور جب اس سے غفلت کا شکار ہوتا ہے تو وہ دور بھاگ جاتا ہے۔ جب حافظ قرآن رات دن اس کی تلاوت کرتا ہے وہ یاد رہتا ہے، جب اس کی تلاوت نہیں کرتا تو اس کو وہ بھول جاتا ہے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:5031، صحیح مسلم:789

فوائد الحدیث:

ا۔ قرآن کریم کا بھول جانا بہت بڑی پریشانی اور محرومی ہے۔ اہتمام کے ساتھ خصوصاً نوافل میں تلاوت ہونی چاہیے۔

بَابٌ مَنِ اسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ عَلَى لِسَانِهِ

۳۴۔ اس شخص کا بیان جس کی زبان پر قرآن نہ چڑھ رہا ہو

69- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ عَلَى لِسَانِهِ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُولُ: فَلْيَضْطَجِعْ "

۶۹۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص رات کو بیدار ہو، اس کی زبان پر قرآن نہ چڑھ رہا ہو اور [غلبہ نیند کی وجہ سے] اسے پتہ ہی نہ چل رہا ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے تو اسے دوبارہ لیٹ جانا چاہیے۔

تحقیق وتخریج

صحیح مسلم: 787

الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ

۳۵۔ ماہر قرآن مجید کا بیان

70- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، وَأَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ قُتَيْبَةُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِي يُتَعْتِعُ فِيهِ لَهُ أَجْرَانِ» قَالَ عِمْرَانُ: «اثْنَانِ»

۷۰۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن مجید مہارت کے ساتھ پڑھتا ہے، وہ نیک اور معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا، جو شخص قرآن کو اٹک اٹک کر پڑھتا ہے، اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:4937، صحیح مسلم:798

الْمُتَتَعْتِعُ فِي الْقُرْآنِ

۳۶۔ قرآن میں اٹک جانے کا بیان

71- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدَةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ أَوْفَى، عَنِ ابْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِي يَقْرَأُ وَهُوَ يَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ شَاقٌّ عَلَيْهِ لَهُ أَجْرَانِ»

۷۱۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قرآن مجید مہارت کے ساتھ پڑھتا ہے، وہ نیک اور معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا، جو شخص قرآن کو اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور وہ اس سے مشقت برداشت کرتا ہے، اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:4937، صحیح مسلم:798

72- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِي يَقْرَؤُهُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ فَلَهُ أَجْرَانِ»

۷۲۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے، وہ اس کا ماہر (حافظ) بھی ہے، مکرم اور نیک لکھنے والے (فرشتوں) جیسی ہے، اور جو شخص قرآن مجید اٹک اٹک کر پڑھتا ہے، اور وہ اس سے مشقت برداشت کرتا ہے، اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:4937، صحیح مسلم:798

فوائد الحدیث:

۱۔ جسے قرآن مجید پڑھنے میں دشواری ہو اس کے لئے دو اجر ہیں، ایک اجر تلاوت پر ملتا ہے۔ دوسرا اجر مشقت اٹھانے کے سبب اس کے نامہ اعمال کا حصہ بنتا ہے۔ جو ماہر قاری ہو اس کے لئے تو اجر کثیر ہے۔

التَّغَنِّي بِالْقُرْآنِ

٣٧۔ قرآن ترنم کے ساتھ پڑھنے کا بیان

73۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ يَعْنِي إِذْنَهُ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ»

٧٣۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اتنی توجہ سے کسی چیز کو نہیں سنا جتنا اس نے نبی کریم [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] کو ترنم کے ساتھ قرآن پڑھتے ہوئے توجہ سے سنا۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:5024، صحیح مسلم:792

74۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، عَنْ قُبَاثَ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ عُقْبَةَ نَحْوَهُ: قَالَ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَعَلَّمُوا كِتَابَ اللّٰهِ وَتَعَاهَدُوهُ وَتَغَنَّوْا بِهِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْمَخَاضِ فِي الْعُقُلِ»

۷۴ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کا علم حاصل کرو، اسے مضبوطی سے تھامو، اسے ترنم کے ساتھ پڑھو، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میں محمد [ﷺ] کی جان ہے، یہ قرآن باڑے میں بندھے ہوئے اونٹوں سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ نکل جاتا ہے۔

تحقیق

[اسنادہ حسن]

تخریج

مسند الامام أحمد: 153,150/4

تَزْيِينُ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ

۳۸۔ قرآن مجید کے ساتھ اپنی آواز کو مزین کرنے کا بیان

75- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ وَذَكَرَ آخَرُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ»

۷۵۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی آواز کے ساتھ قرآن کو مزین کرو۔

تحقیق

[صحیح]

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ (1551) اور امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ (749) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

تخریج

سنن أبي داود:1468، سنن ابن ماجۃ:1342

76۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَمِعَ صَوْتَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَهُوَ يَقْرَأُ» قَالَ: «لَقَدْ أُوتِيَ أَبُو مُوسَى مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ»

۷۶۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے سنا تو فرمایا: ابوموسیٰ کو آلِ داؤد کی سی خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔

تحقیق

[اسنادہ ضعیف]

امام زہری ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔ اس حدیث کی اصل صحیح مسلم (793) میں موجود ہے۔

تخریج

مسند الامام أحمد:167/6

حُسْنُ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ

۳۹۔قرآن مجید کو اچھی آواز میں پڑھنے کا بیان

77- أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أنه سمع رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ»

۷۷۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اتنی توجہ سے کسی چیز کو نہیں سنا جتنا اس نے اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو خوبصورت آواز کے ساتھ قرآن پڑھتے ہوئے توجہ سے سنا۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:7544،صحیح مسلم:792

78- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا

مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ»

۷۸۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اتنی توجہ سے کسی چیز کو نہیں سنا جتنا اس نے اپنے نبی کو خوبصورت آواز کے ساتھ قرآن پڑھتے ہوئے توجہ سے سنا۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:5023، صحیح مسلم:792

فوائد الحدیث:

۱۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَالْغَرَضُ أَنَّ الْمَطْلُوبَ شَرْعًا إِنَّمَا هُوَ التَّحْسِينُ بِالصَّوْتِ الْبَاعِثِ عَلَى تَدَبُّرِ الْقُرْآنِ وَتَفَهُّمِهِ وَالْخُشُوعِ وَالْخُضُوعِ وَالِانْقِيَادِ لِلطَّاعَةِ، فَأَمَّا الْأَصْوَاتُ بِالنَّغَمَاتِ الْمُحْدَثَةِ الْمُرَكَّبَةِ عَلَى الْأَوْزَانِ وَالْأَوْضَاعِ الْمُلْهِيَةِ وَالْقَانُونِ الْمُوسِيقَائِيِّ، فَالْقُرْآنُ يُنَزَّهُ عَنْ هَذَا وَيُجَلُّ وَيُعَظَّمُ أَنْ يُسْلَكَ فِي أَدَائِهِ هَذَا الْمَذْهَبُ

''شریعت کا مطلوب یہ ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت میں خوبصورت آواز تدبر القرآن، فہم، خشوع، خضوع اور اطاعت کی رغبت کا باعث بنے، رہی وہ گانوں کی

صورت میں نئی نئی آوازیں جومختلف اوزان کا مرکب ہیں، جن سے توجہ مرکوز نہیں رہتی اور وہ آوازیں قانون موسیقی کے مطابق ہوتی ہیں، قرآن کریم ایسی آوازوں سے پاک ہے، قرآن اس طریقے سے کہیں برتر اور عظمت والی کتاب ہے، جو ان لوگوں نے اس کی ادائیگی میں اختیار کر رکھا ہے۔''

[تفسیر ابن کثیر: 64/1؛ تحقیق عبدالرزاق المہدی]

مزید فرماتے ہیں:

وَهٰذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ مَحْذُورٌ كَبِيرٌ، وَهُوَ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ بِالْأَلْحَانِ الَّتِي يُسْلَكُ بِهَا مَذَاهِبَ الْغِنَاءِ، وَقَدْ نَصَّ الْأَئِمَّةُ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ، عَلَى النَّهْيِ عَنْهُ، فَأَمَّا إِنْ خَرَجَ بِهِ إِلَى التَّمْطِيطِ الْفَاحِشِ الَّذِي يَزِيدُ بِسَبَبِهِ حَرْفًا أَوْ يَنْقُصُ حَرْفًا، فَقَدِ اتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلَى تَحْرِيمِهِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

''یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ انداز موسیقی میں الحان کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرنا کبیرہ گناہ ہے، واضح طور پر ائمہ مسلمین نے اس سے منع کیا ہے، رہی یہ بات کہ کسی حرف کو اس قدر بڑھا چڑھا کر پڑھنا جو کسی حرف کے زیادہ یا کم ہونے کا سبب بنے تو بلاشبہ اس کے حرام ہونے پر علمائے اسلام کا اتفاق ہے۔ واللہ اعلم۔''

[تفسیر ابن کثیر: 64/1؛ تحقیق عبدالرزاق المہدی]

التَّرْجِيعُ

۴۰۔ ترجیع کا بیان

79- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِيَاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُغَفَّلٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ فَقَرَأَ فَرَجَّعَ أَبُو إِيَاسٍ فِي قِرَاءَتِهِ فَذَكَرَ عَنِ ابْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «رَجَّعَ فِي قِرَاءَتِهِ»

۷۹۔ سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [فتح مکہ کے دن] اپنی اونٹنی پر سوار تھے۔ خوب خوش الحانی کے ساتھ [سورہ فتح کی] تلاوت فرما رہے تھے۔ ابوایاس راوی نے اپنی قراءت میں سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترجیع کے ساتھ اپنی قراءت فرما رہے تھے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری: 5047، صحیح مسلم: 794

80- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِيَاسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: «قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ بِسُورَةِ الْفَتْحِ، فَمَا سَمِعْتُ قِرَاءَةً أَحْسَنَ مِنْهَا يُرَجِّعُ»

۸۰۔ سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے دن سورت فتح خوب خوش الحانی کے ساتھ پڑھی، اس سے اچھی آواز میں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرأت کرتے ہوئے نہیں سنا۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:15047، صحیح مسلم:794

فوائد الحدیث:

ا۔ لغت میں ترجیع کا معنی حلق میں آواز کو گھمانا ہے، البتہ حدیث کے سیاق و سباق میں اس کا مطلب خوش الحانی کے ساتھ تلاوت قرآن مجید کرنا ہے۔ اس کا ایک معنی یہ بھی کیا گیا ہے کہ خشوع وتدبر کی غرض سے آیات قرآنیہ کو دہرانا ہے۔

التَّرْتِيلُ

۴۱۔ ترتیل کا بیان

81- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا»

۸۱۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حافظ قرآن (جو حفظ کر کے اس کے مطابق عمل کرتا ہے) سے کہا جائے گا، پڑھتا جا اور (درجات پر) چڑھتا جا، اسی طرح ترتیل سے پڑھ جس طرح تو دنیا میں ترتیل سے پڑھتا تھا، جہاں تو آخری آیت کی تلاوت کرے گا وہی تیری منزل ہوگی۔

تحقیق

[اسنادہ حسن]

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ''حسن صحیح'' امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ (766) اور حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ (تلخیص المستدرک:553/1) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

تخریج

سنن أبی داود:1464، سنن الترمذی:2914

82- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ، أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهِ فَقَالَتْ: «مَا لَكُمْ وَصَلَاتَهُ، ثُمَّ نَعَتَتْ لَهُ قِرَاءَتَهُ، فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا»

۸۲۔ یعلی بن مملک سے روایت ہے کہ میں نے ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرأت اور نماز کے بارے میں پوچھا، انہوں نے فرمایا: تم کہاں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کہاں، پھر انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرأت کی کیفیت یہ بیان فرمائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایک حرف کی قرأت وضاحت کے ساتھ فرماتے۔

تحقیق

[اسنادہ حسن]

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ''حسن صحیح'' امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ (1158) اور امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ (2639) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

تخریج

مسند الامام أحمد:294/6، سنن أبی داود:1466، سنن الترمذی:2923

تَحْبِيرُ الْقُرْآنِ

۴۲۔ قرآن مجید خوبصورت انداز میں پڑھنے کا بیان

83- أَخْبَرَنَا طَلِيقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلَى أَبِي مُوسَى ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ يَقْرَأُ» فَقَالَ: «لَقَدْ أُعْطِيَ مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ» فَقَالَ: «لَوْ كُنْتَ أَعْلَمْتَنِي لَحَبَّرْتُ ذَلِكَ تَحْبِيرًا»

۸۳۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک رات سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزر ہوا، اس وقت وہ قرآن کی تلاوت کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً ابوموسیٰ کو آل داؤد کی سی خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔ راوی کہتے ہیں: جب صبح ہوئی ہم نے سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ کے اس فرمان کا تذکرہ کیا، انہوں نے فرمایا: اگر مجھے رات کو اس بات کا علم ہو جاتا تو میں اور خوبصورت انداز میں تلاوت کرتا۔

تحقیق وتخریج

صحیح مسلم:793

مَدُّ الصَّوْتِ

۴۳۔ بلند آواز میں تلاوت کرنے کا بیان

84۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: «كَانَ يَمُدُّ صَوْتَهُ مَدًّا»

۸۴۔ سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرأت کی کیفیت کیا تھی؟ انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی آواز کو لمبا [بلند] کیا کرتے تھے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:5045

السَّفَرُ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

۴۴۔ دشمن کی سرزمین کی طرف سفر کرتے ہوئے قرآن کو ساتھ لے جانے کا بیان

85- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ، يَخَافُ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ»

۸۵۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سفر میں دشمن کے ملک میں قرآن لے کر جانے سے منع کرتے تھے، اس ڈر سے کہ کہیں دشمن کے ہاتھ نہ لگ جائے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:2990، صحیح مسلم:1869

فوائدالحدیث:

ا۔ اگر یہ اندیشہ ہو کہ کافر قرآن مجید کی بے حرمتی کر سکتے ہیں، یا اس میں تحریف کر کے وہاں کے مسلمانوں کو گمراہ کر سکتے ہیں، تو ان کی سرزمین میں قرآن مجید لے کر جانا ممنوع ہے۔

۲۔ اسی طرح کافر کا قرآن مجید کو چھونا بھی جائز نہیں ہے۔ البتہ اسے قرآن مجید پڑھ کر سنایا جائے، یا کسی زبان میں ترجمہ دے دیا جائے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ ترجمہ تو بے وضو انسان بھی پڑھ سکتا ہے، اس کے لئے باوضو ہونا شرط نہیں۔ کیونکہ ترجمہ کا حکم قرآن کا حکم نہیں ہے۔

۳۔ کیا بے وضو قرآن کریم کو ہاتھ لگایا جا سکتا ہے؟۔

جواب: قرآن مجید کو بے وضو ہاتھ میں پکڑ کر تلاوت کرنا درست نہیں۔ سلف صالحین نے قرآن وسنت کی نصوص سے یہی سمجھا ہے۔ قرآن وسنت کا وہی فہم معتبر ہے۔ جو اسلاف امت نے لیا ہے۔ آیئے تفصیل ملاحظہ فرمایئے:

ا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ

''اس قرآن کو پاک لوگ ہی چھوتے ہیں۔''

[سورۃ الواقعۃ 79:56]

اس آیت کریمہ میں پاک لوگوں سے مراد اگرچہ فرشتے ہیں، لیکن اشارۃ النص سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ انسان بھی پاک ہو کر ہی اسے ہاتھ لگائیں۔ جیسا کہ

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

هذا من باب التنبيه والإشارة إذا كانت الصحف التي في السماء،لا يمسها إلا المطهرون فكذلك الصحف التي بأيدينا من القرآن لا ينبغي أن يمسها إلا طاهر

''یہ ایک قسم کی تنبیہ اور اشارہ ہے کہ جب آسمان میں موجود صحیفوں کو صرف پاک فرشتے ہی چھوتے ہیں تو ہمارے پاس جو قرآن کریم ہے۔ اسے بھی پاک لوگ ہی ہاتھ لگائیں۔''

[التبیان فی اقسام القرآن لابن القیم ص:338]

علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے متعلق لکھتے ہیں:

فَإِنَّ الضَّمِيرَ إِمَّا لِلْقُرْآنِ وَالْمُرَادُ نَهْيُ النَّاسِ عَنْ مَسِّهِ إِلَّا عَلَى الطَّهَارَةِ وَإِمَّا لِلَّوْحِ . وَلَا نَافِيَةٌ وَمَعْنَى الْمُطَهَّرُونَ الْمَلَائِكَةُ فَإِنَّ الْحَدِيثَ كَشَفَ أَنَّ الْمُرَادَ هُوَ الْأَوَّلُ وَيُعَضِّدُهُ مَدْحُ الْقُرْآنِ بِالْكَرَمِ وَبِكَوْنِهِ ثَابِتًا فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ فَيَكُونُ الْحُكْمُ بِكَوْنِهِ لَا يَمَسُّهُ مُرَتَّبًا عَلَى الْوَصْفَيْنِ الْمُتَنَاسِبَيْنِ لِلْقُرْآنِ

''ضمیر یا تو قرآن کی طرف لوٹے یا لوح محفوظ کی طرف، اگر قرآن کریم کی طرف ہو تو مراد یہ ہے کہ لوگ اسے طہارت [باوضو] کی حالت میں ہی ہاتھ لگائیں۔ اگر لوح محفوظ کی طرف ضمیر لوٹے تو ''لا'' نفی کے لئے ہوگا اور پاک لوگوں سے مراد فرشتے ہوں گے۔ حدیث نبوی نے بتا دیا ہے کہ پہلی بات ہی راجح ہے۔ اس بات کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ قرآن کریم بھی کہا گیا ہے اور اس کا لوح محفوظ میں ہونا ثابت

بھی کیا گیا ہے، اس طرح نہ چھونے کے حکم کا اطلاق قرآن کریم کی دونوں حالتوں [لوح محفوظ اور زمینی مصحف] پر ہوگا۔"

[تحفۃ الاحوذی لمحمد عبدالرحمٰن المبارکفوری:137/1]

۲۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں نافع رحمۃ اللہ علیہ تابعی بیان کرتے ہیں:

أَنَّهُ كَانَ لَا يَمَسُّ الْمُصْحَفَ إِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ

"آپ قرآن کریم کو صرف طہارت کی حالت میں چھوتے تھے۔"

[مصنف ابن ابی شیبۃ:321/2؛ وسندہ صحیح]

۳۔ مصعب بن سعد بن ابی وقاص رحمۃ اللہ علیہ تابعی بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ أُمْسِكُ الْمُصْحَفَ عَلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَاحْتَكَكْتُ فَقَالَ سَعْدٌ: «لَعَلَّكَ مَسِسْتَ ذَكَرَكَ؟» قَالَ: فَقُلْتُ نَعَمْ. فَقَالَ: «قُمْ، فَتَوَضَّأْ» . فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ

"میں اپنے والد سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس قرآن کریم کا نسخہ پکڑے ہوئے تھا، میں نے جسم پر خارش کی۔ انہوں نے پوچھا: کیا تم نے اپنی شرمگاہ کو چھوا ہے؟، میں نے عرض کیا: جی ہاں! تو انہوں نے فرمایا: جاؤ اور وضو کرو، میں نے وضو کیا، پھر واپس آیا۔"

[الموطا للامام مالک:42/1؛ وسندہ صحیح]

۴۔ غالب بن ہذیل رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے:

أَمَرَنِي أَبُو رَزِينٍ أَنْ أَفْتَحَ الْمُصْحَفَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ» . فَسَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ فَكَرِهَهُ

''مجھے ابورزین مسعود بن مالک اسدی رحمۃ اللہ علیہ نے بغیر وضو مصحف کھولنے کا کہا تو میں نے اس بارے میں ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ تابعی سے سوال کیا۔ انہوں نے اسے مکروہ جانا۔''

[مصنف ابن ابی شیبۃ :321/2؛ وسندہ صحیح]

۵۔ امام وکیع بن جراح رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ سُفْيَانُ يَكْرَهُ أَنْ يَمَسَّ الْمُصْحَفَ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ

''امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ تابعی بغیر وضو کے مصحف چھونا مکروہ سمجھتے تھے۔''

[کتاب المصاحف لابن ابی داوٗد:740؛ وسندہ صحیح]

۶، ۷۔ حکم بن عتیبہ رحمۃ اللہ علیہ اور حماد بن ابی سلیمان رحمۃ اللہ علیہ سے بے وضو انسان کے قرآن کریم کو پکڑنے کے بارے میں پوچھا گیا تو دونوں نے فتویٰ دیا:

إِذَا كَانَ فِي عِلَاقَةٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ

''جب قرآن کریم غلاف میں ہو تو ایسا کرنے میں حرج نہیں۔''

[کتاب المصاحف لابن ابی داوٗد:762؛ وسندہ صحیح]

یعنی بغیر غلاف کے بے وضو چھونا ان صاحبان کے نزدیک بھی درست نہیں۔

۸۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَلَا يَحْمِلُ أَحَدٌ الْمُصْحَفَ بِعِلَاقَتِهِ وَلَا عَلَى وِسَادَةٍ إِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ

''قرآن پاک کو غلاف کے ساتھ یا تکیے پر رکھ کر بھی کوئی پاک شخص ہی اٹھائے۔''

[الموطا:199/1]

۹، ۱۱۔ امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ کا بھی یہی موقف تھا۔ جیسا کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَبِهِ قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ العِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالتَّابِعِينَ. قَالُوا: يَقْرَأُ الرَّجُلُ القُرْآنَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ، وَلَا يَقْرَأُ فِي المُصْحَفِ إِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ. وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَالشَّافِعِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَإِسْحَاقُ

''بہت سے اہل علم صحابہ وتابعین کا یہی کہنا ہے کہ بے وضو آدمی قرآن کریم کی زبانی تلاوت تو کرسکتا ہے، لیکن مصحف سے تلاوت صرف طہارت کی حالت میں کرے۔ امام سفیان ثوری، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے۔''

[سنن الترمذی تحت رقم:146]

شارح ترمذی علامہ محمد عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

الْقَوْلُ الرَّاجِحُ عِنْدِي : قَوْلُ أَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ وَهُوَ الَّذِي يَقْتَضِهِ تَعْظِيمُ الْقُرْآنِ وَإِكْرَامُهُ وَالْمُتَبَادَرُ مِنْ لَفْظِ الطَّاهِرِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ هُوَ الْمُتَوَضِّئُ وَهُوَ الْفَرْدُ الْكَامِلُ لِلطَّهَارَةِ وَاَللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ .

''میرے نزدیک جمہور فقہا کا قول راجح ہے۔ قرآن کریم کی تعظیم واکرام بھی اسی کی متقاضی ہے۔ اس حدیث میں طاہر کے لفظ کا متبادر معنیٰ وضو والا شخص ہی ہے۔ اور باوضو شخص ہی کامل طاہر ہوتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم!۔''

[تحفۃ الاحوذی:137/1]

الحاصل:

قرآن کریم کو بغیر وضو زبانی پڑھا جاسکتا ہے لیکن بے وضو شخص ہاتھ میں پکڑ

کر اس کی تلاوت نہیں کر سکتا۔ یہی راجح قول ہے۔ کیونکہ سلف صالحین کی تصریحات کی روشنی میں قرآن وسنت کی نصوص سے یہی ثابت ہوتا ہے۔

۴۔ نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ فَقَرَأَ بِهِمُ الرُّومَ فَأَوْهَمَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: "إِنَّهُ يَلْبَسُ عَلَيْنَا الْقُرْآنُ، إِنْ أَقْوَامًا مِنْكُمْ يُصَلُّونَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُونَ الْوُضُوءَ، فَمَنْ شَهِدَ الصَّلَاةَ مَعَنَا فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوءَ

''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی، اس میں سورۂ روم کی تلاوت فرمائی، تو بھول گئے، سلام کے بعد آپ ﷺ نے ہماری طرف چہرۂ انور پھیرا، فرمایا: قرآن ہم پر مشتبہ ہو جاتا ہے، کیونکہ آپ میں سے کچھ ایسے لوگ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں جو صحیح سنوار کر وضو نہیں کرتے، چنانچہ جو بھی ہمارے ساتھ نماز میں حاضر ہو تو وہ صحیح سنوار کر وضو کرے۔''

[مسند الامام احمد:471/3؛تفسیر ابن کثیر:445/3؛وسندہ حسن]

معلوم ہوا کہ مقتدیوں کے بعض اعمال امام کی نماز پر اثر انداز ہوتے ہیں، جن میں ایک وضو بھی ہے۔

۵۔ میت کے ساتھ قرآن کریم رکھنا کیسا ہے؟۔

جواب: یہ بے اصل، بے ثبوت اور بدعت ہے۔ قرآن مجید، کلام الٰہی ہے جو اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے اتارا ہے نہ کہ مردوں کے سرہانے رکھنے کے لئے۔ اس سے مرنے والے کو کیا فائدہ؟۔ سلف صالحین ایسا ہر گز نہیں کیا

کرتے تھے۔ ایک مومن کو چاہئے کہ دینی امور میں کتاب وسنت اور اسلاف امت کے فہم پر اکتفا کرے۔ اسی طرح بعض لوگ قریب الموت کے سرہانے قرآن رکھتے ہیں۔ یہ بدعت محدث ہے۔ بے اصل عمل ہے۔ اسلاف امت اس سے ناواقف تھے۔ میت کو غسل دیتے وقت قرآن خوانی جائز نہیں، اس کے ساتھ ساتھ کفن پر قرآنی آیات لکھنا بھی ثابت نہیں۔ اسی طرح جنازے کے پیچھے پیچھے قرآن پڑھنا بھی غیر مسنون عمل ہے۔قبر پر مٹی کی تین لپیں ڈھالتے وقت پہلی لپ پر ''منها خلقناكم''، دوسری پر ''وفيها نعيدكم'' اور تیسری پر ''ومنها نخرجكم تارة اخرىٰ'' [سورة طٰهٰ:55] کہنا شرع محمدی میں ثابت نہیں۔ اس حوالے سے مسند الامام احمد [254/5] میں سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت بھی ہے، جو کہ بلحاظ سند سخت ترین ضعیف ہے۔ اس میں عبیداللہ بن زحر اور علی بن یزید الالہانی دونوں راوی جمہور کے نزدیک سخت ضعیف ہیں۔

عبیداللہ بن زحر کے بارے میں حافظ ہیثمی فرماتے ہیں:

وضعفه الجمهور ۔

''جمہور محدثین نے اسے ضعیف کہا ہے۔''

[مجمع الزوائد:54/4]

اس روایت کی سند کو امام بیہقی [السنن الکبریٰ:407/3]، حافظ ہیثمی [مجمع الزوائد:43/3] اور حافظ ابن حجر [التلخیص الحبیر:130/2؛ح:786] نے ضعیف کہا ہے۔ نیز حافظ ذہبی [تلخیص المستدرک:379/2] نے بھی اسے واہٍ [ضعیف] کہا ہے۔

۶۔ بعض لوگ مختلف علاج معالجے اور دیگر پریشانیوں کا حل بتاتے ہوئے بعض قرآنی سورتوں اور آیات کی گنتی مقرر کرتے ہیں۔ یہ اقدام بے اصل ہے۔

علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

السّنة لَا تثبت بِمُجَرَّد التجربة وَلَا يخرج بهَا الْفَاعِل للشَّيْء مُعْتَقدًا أَنه سنة عَن كَونه مبتدعا

''محض تجربہ سے سنت کو ثابت نہیں کیا جاسکتا، اسی لئے اگر کوئی شخص کسی عمل کو سنت کہہ دے تو محض کسی کا تجربہ اس کام کے کرنے والے کو بدعتی ہونے سے خارج نہیں کرسکتا۔''

[تحفۃ الذاکرین ص:183]

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وإنما يثبت استحباب الأفعال واتخاذها دينا بكتاب الله وسنة رسوله صلى الله عليه و سلم وما كان عليه السابقون الأولون وما سوى ذلك من الأمور المحدثة فلا يستحب وإن اشتملت أحيانا على فوائد لأنا نعلم أن مفاسدها راجحة على فوائدها

''اعمال وافعال کا استحباب اور انہیں دین بنانا کتاب اللہ، سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان سابقون اولون سے ثابت ہوتا ہے، جو قرآن وحدیث پر عمل پیرا تھے، ان تینوں کے علاوہ کوئی نیا کام مستحب نہیں ہوسکتا، اگرچہ اس سے فائدے حاصل کیے جاتے ہوں، کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ایسے کاموں میں فوائد کی نسبت مفاسد زیادہ ہوتے ہیں۔''

[اقتضاء الصراط المستقیم لمخالفۃ أصحاب الجحیم :462/1]

الْقِرَاءَةُ عَنْ ظَهْرِ قَلْبٍ

۴۵۔ زبانی قرآن مجید کی تلاوت کرنے کا بیان

86- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ «جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ، ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ، فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ» فَقَالَ: «أَيْ رَسُولَ اللهِ، إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ فِيهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا» فَقَالَ: «هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟» قَالَ: «لَا، وَاللهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا» قَالَ: «انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ» قَالَ: «لَا وَاللهِ وَلَا خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي» قَالَ: «سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ» فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ

لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ مَجْلِسُهُ، ثُمَّ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا. فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ» فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: «مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟» قَالَ: «مَعِي سُورَةُ كَذَا، سُورَةُ كَذَا، سُورَةُ كَذَا عَدَّدَهَا» قَالَ: «تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ؟» قَالَ: نَعَمْ فَقَالَ: «قَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ»

۸۶۔ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں اس لئے حاضر ہوئی ہوں کہ خود کو آپ ﷺ کے لئے ہبہ کردوں، [یعنی میں آپ ﷺ سے شادی کرنا چاہتی ہوں] رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا، پھر نگاہ نیچے کر لی، اپنا سر مبارک جھکا لیا، جب عورت نے یہ دیکھا کہ آپ ﷺ اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمائیں گے، تو وہ بیٹھ گئی۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ ﷺ کو اس عورت کے بارے میں کوئی حاجت نہیں تو اس کی شادی مجھ سے کر دیجئے، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا تیرے پاس (مہر دینے کے لئے) کچھ ہے؟ اس نے عرض کیا: اللہ کی قسم! کچھ بھی نہیں۔ فرمایا: کچھ چیز دیکھو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو، وہ گیا پھر لوٹ آیا، اور عرض کیا: اللہ کی قسم! لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں، لیکن یہ میرا تہبند ہے۔ راویٔ حدیث سیدنا سہل بن سعد کہتے ہیں: اس آدمی کے پاس [اوڑھنے کے لئے] چادر بھی نہیں تھی۔ پس اس عورت کے لئے تہبند کا نصف ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اپنے تہبند کا کیا کرے گا، اگر تو پہنے گا تو اس کے لئے کچھ نہیں ہوگا، اگر

وہ عورت اس چادر کو پہنے گی تو تجھ پر کچھ نہیں ہوگا، وہ آدمی بیٹھ گیا، یہاں تک کہ مجلس طویل ہوگئی، پھر وہ اٹھا اور رسول اللہ ﷺ نے اسے جاتے ہوئے دیکھ لیا، اس کے بارے میں حکم دیا تو اسے بلایا گیا۔ جب وہ آیا تو پوچھا: تیرے پاس قرآن میں سے کیا ہے؟ عرض کیا: میرے پاس فلاں فلاں سورت ہے، ان سورتوں کو شمار کیا، پوچھا: کیا تو انہیں زبانی پڑھ سکتا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: تیرے پاس جو قرآن ہے اس کے بدلے مَیں نے تجھے اس عورت کا مالک بنا دیا۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:5030، صحیح مسلم:1425

فوائد الحدیث:

جب نماز میں آدمی زبانی تلاوتِ قرآن مجید کی قدرت نہ رکھتا ہو تو وہ بوقت ضرورت قرآن مجید کو ہاتھ میں پکڑ کر قراءت کر سکتا ہے۔ محدثین کرام اس کو جائز سمجھتے تھے، اسی طرح اگر سامع حافظ نہ ہو تو وہ بھی ایسا کر سکتا ہے۔ اس کے دلائل درج ذیل ہیں:

ا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایت ہے:

«يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ»

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ذکوان ان کی امامت قرآن مجید سے دیکھ کر کرتے تھے۔“

[صحیح البخاری: 96/1، تعلیقاً، مصنف ابن ابی شیبۃ: 337/2؛ کتاب المصاحف لابن ابی داوٗد: 797؛ السنن الکبریٰ للبیہقی: 253/2؛ وسندہ صحیح]

حافظ نووی رحمۃ اللہ علیہ [خلاصۃ الاحکام: 550/1] نے اس کی سند کو ''صحیح'' اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ [تغلیق التعلیق: 291/2] نے اس روایت کو ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

۲۔ امام ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

«كَانَ مُحَمَّدٌ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَؤُمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ»

''امام محمد بن سیرین تابعی رحمۃ اللہ علیہ اس میں کوئی حرج خیال نہیں کرتے تھے کہ آدمی قوم کو امامت کروائے اور قراءت قرآن مجید سے دیکھ کر کرے۔''

[مصنف ابن ابی شیبۃ: 337/2، وسندہ صحیح]

۳۔ امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ، امام حکم بن عتیبہ تابعی رحمۃ اللہ علیہ سے اس امام کے بارے میں روایت کرتے ہیں:

«فِي الرَّجُلِ يَؤُمُّ فِي رَمَضَانَ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ، رَخَّصَ فِيهِ»

''جو رمضان المبارک میں قرآن مجید کو ہاتھ میں پکڑ کر قراءت کرتا ہے، آپ اس میں رخصت دیتے تھے۔''

[مصنف ابن ابی شیبۃ: 337/2؛ وسندہ صحیح]

۴۔ امام حسن بصری تابعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ تابعی فرماتے ہیں:

«لَا بَأْسَ بِهِ»

''نماز میں قرآن مجید پکڑ کر قراءت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔''

[مصنف ابن ابی شیبۃ: 337/2؛ وسندہ صحیح]

۵۔ امام عطاء بن ابی رباح تابعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

«لَا بَأْسَ بِهِ»

’’حالت نماز میں قرآن مجید سے دیکھ کر قراءت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔‘‘

[مصنف ابن ابی شیبۃ :337/2؛وسندہ صحیح]

۶۔ امام یحییٰ بن سعید انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

«لَا أَرَى بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الْمُصْحَفِ فِي رَمَضَانَ بَأْسًا، يُرِيدُ الْقُرْآنَ»

’’میں رمضان المبارک میں قرآن مجید سے دیکھ کر قراءت کرنے میں کوئی حرج خیال نہیں کرتا۔‘‘

[کتاب المصاحف لابن ابی داوٗد:805؛وسندہ حسن]

۷۔ محمد بن عبداللہ بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

سَأَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الْمُصْحَفِ يَؤُمُّ النَّاسَ، فَقَالَ: «لَمْ يَزَلِ النَّاسُ مُنْذُ كَانَ الْإِسْلَامُ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ»

’’میں نے امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں کو امامت کرواتے ہوئے قرآن مجید سے دیکھ کر قراءت کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسلام کے شروع سے لے کر ہر دور میں مسلمان ایسا کرتے آئے ہیں۔‘‘

[کتاب المصاحف لابن ابی داوٗد:806؛وسندہ حسن]

۸۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ایسے انسان کے بارے میں سوال ہوا، جو رمضان المبارک میں قرآن مجید ہاتھ میں پکڑ کر امامت کراتا ہے، آپ نے فرمایا:

لَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِذَا اضْطُرُّوا

’’مجبوری ہو تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔‘‘

[کتاب المصاحف لابن ابی داوٗد:808؛وسندہ حسن]

۹۔ امام ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

«كَانَ ابْنُ سِيرِينَ يُصَلِّي وَالْمُصْحَفُ إِلَى جَنْبِهِ. فَإِذَا تَرَدَّدَ نَظَرَ فِيهِ»

''امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نماز پڑھتے تو قرآن مجید ان کے پہلو میں پڑا ہوتا۔ جب بھولتے تو اس سے دیکھ لیتے۔''

[مصنف عبدالرزاق:420/2؛ح:3931؛وسندہ صحیح]

۱۰۔ امام ثابت البنانی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

«كَانَ أَنَسٌ يُصَلِّي وَغُلَامُهُ يُمْسِكُ الْمُصْحَفَ خَلْفَهُ. فَإِذَا تَعَايَا فِي آيَةٍ، فَتَحَ عَلَيْهِ»

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے تھے، ان کا غلام ان کے پیچھے قرآن مجید پکڑ کر کھڑا ہو جاتا تھا۔ جب آپ کسی آیت پر رک جاتے تو وہ لقمہ دے دیتا تھا۔''

[مصنف ابن ابی شیبۃ:337/2؛السنن الکبریٰ للبیہقی:212/3؛وسندہ صحیح]

ثابت ہوا کہ قرآن مجید پکڑ کر قراءت کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ اس کے خلاف سلف سے کچھ ثابت نہیں۔ فاسد کہنے والوں کا قول خود فاسد اور کاسد ہے۔

سعودی عرب کے مفتی اعظم، فقیہ العصر شیخ عبدالعزیز ابن باز رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فتح الباری[185/2] کی تحقیق میں اس کو بوقت ضرورت جائز قرار دیا ہے۔

جو لوگ کہتے ہیں کہ ہاتھ میں قرآن مجید پکڑ کر نماز میں قراءت کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ وہ یہ دلیل پیش کرتے ہیں:

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نَهَانَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ يُؤَمَّ النَّاسُ فِي الْمُصْحَفِ.

''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں قرآن مجید ہاتھ میں پکڑ کر امامت کرانے سے منع فرمایا۔''

[کتاب المصاحف:772]

تبصرہ:

اس کی سند سخت ترین ''ضعیف'' ہے

۱۔ اس کی سند میں نہشل بن سعید راوی ''متروک'' اور ''کذاب'' ہے۔

[تقریب التہذیب لابن حجر:7197؛میزان الاعتدال للذہبی:275/4]

۲۔ اس کے راوی ضحاک بن مزاحم کا سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع نہیں ہے۔

[شعب الایمان للبیہقی:367/3؛187/4؛القراۃ خلف الامام للبیہقی:197؛تفسیر ابن کثیر:236/5؛التلخیص الحبیر لابن حجر:21/1؛العجائب فی بیان الاسباب لابن حجر ص:104]

الحاصل:

حالتِ نماز میں بوقت ضرورت قرآن مجید ہاتھ میں پکڑ کر قراءت کی جا سکتی ہے، اسی طرح امام کی قراءت قرآن مجید سے دیکھ کر سماعت کرنا بھی جائز ہے۔ اس سے نماز فاسد کہنے والوں کا قول فاسد ہے۔

❀❀❀❀❀

الْقِرَاءَةُ عَلَى الدَّابَّةِ

۴۶۔ جانور پر سوار ہو کر قرآن کی تلاوت کرنے کا بیان

87- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِيَاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُغَفَّلٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَوْمَ الْفَتْحِ يَسِيرُ عَلَى نَاقَتِهِ فَقَرَأَ {إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا} [الفتح: 1] فَرَجَّعَ أَبُو إِيَاسٍ فِي قِرَاءَتِهِ، وَذَكَرَ عَنِ ابْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَرَجَّعَ فِي قِرَاءَتِهِ»

۸۷۔ سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن اپنی اونٹنی پر سوار تھے۔ خوب خوش الحانی کے ساتھ سورہ فتح کی تلاوت فرما رہے تھے۔ ابو ایاس راوی نے اپنی قراءت میں سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ترجیع کے ساتھ اپنی قراءت فرما رہے تھے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری: 5047، صحیح مسلم: 794

قِرَاءَةُ الْمَاشِي

۴۷۔ پیدل چلتے ہوئے قرآن کی تلاوت کرنے کا بیان

88- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: " يَا عُقْبَةُ قُلْ: قُلْتُ: «مَاذَا أَقُولُ؟ فَسَكَتَ عَنِّي» ثُمَّ قَالَ: يَا عُقْبَةُ قُلْ: قُلْتُ: «مَاذَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَسَكَتَ عَنِّي» فَقُلْتُ: «اللهُمَّ ارْدُدْهُ عَلَيَّ» فَقَالَ: يَا عُقْبَةُ قُلْ: فَقُلْتُ: «مَاذَا أَقُولُ؟» فَقَالَ: «قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَقَرَأْتُهَا حَتَّى آتَيْتُ عَلَى آخِرِهَا» ثُمَّ قَالَ: قُلْ: قُلْتُ: «مَاذَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ؟» قَالَ: «قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ» فَقَرَأْتُهَا حَتَّى آتَيْتُ عَلَى آخِرِهَا " ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: «مَا سَأَلَ سَائِلٌ بِمِثْلِهِمَا وَلَا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِيذٌ بِمِثْلِهِمَا»

۸۸۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پیدل چل رہا تھا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عقبہ! کہہ، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں کیا کہوں؟، رسول اللہ ﷺ مجھے جواب دینے سے خاموش ہو

گئے، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عقبہ! کہہ، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں کیا کہوں؟، رسول اللہ ﷺ مجھے جواب دینے سے خاموش ہو گئے، میں نے یہ دعا کی: اے اللہ! آپ ﷺ مجھ سے دوبارہ گفتگو فرمائیں، پھر ارشاد فرمایا: اے عقبہ! کہہ، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں کیا کہوں؟، فرمایا: ''قل اعوذ برب الفلق۔'' میں نے اس سورت کو پڑھا، یہاں تک کہ میں اس سورت کے آخر تک پہنچا۔ پھر ارشاد فرمایا: اے عقبہ! کہہ، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں کیا کہوں؟، فرمایا: کہہ، ''قل اعوذ برب الناس۔'' میں نے اس سورت کو پڑھا، یہاں تک کہ میں اس سورت کے آخر تک پہنچا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر فرمایا: نہ کسی سائل نے ان کی مثل سوال کیا اور نہ کسی پناہ چاہنے والے نے ان کی مثل پناہ چاہی۔

تحقیق

[اسنادہ ضعیف]

محمد بن عجلان (حسن الحدیث) ''مدلس'' ہیں جو کہ لفظ ''عن'' سے بیان کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔ سنن اُبی داوُد (1463) والی سند محمد بن اسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔

تخریج

سنن الدارمی:3340

فِي كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ

۴۸۔ قرآن کریم کو کتنے دنوں میں مکمل کرنا چاہیے؟

89- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حَكِيمِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: جَمَعْتُ الْقُرْآنَ فَقَرَأْتُ بِهِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: «اقْرَأْ بِهِ فِي كُلِّ شَهْرٍ» فَقُلْتُ: أَيْ رَسُولَ اللهِ، دَعْنِي أَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِي وَشَبَابِي قَالَ: «اقْرَأْ بِهِ فِي كُلِّ عِشْرِينَ» قُلْتُ: أَيْ رَسُولَ اللهِ، دَعْنِي أَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِي وَشَبَابِي فَقَالَ: «اقْرَأْ بِهِ فِي كُلِّ عَشْرٍ» قُلْتُ: أَيْ رَسُولَ اللهِ دَعْنِي أَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِي وَشَبَابِي قَالَ: «اقْرَأْ بِهِ فِي كُلِّ سَبْعٍ» قُلْتُ: أَيْ رَسُولَ اللهِ، دَعْنِي أَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِي وَشَبَابِي فَأَبَى

۸۹۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے قرآن کو یاد کیا، ایک رات میں نے سارا قرآن پڑھ لیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتہ چلا تو فرمایا: ایک مہینے میں

قرآن پورا کرلیا کرو، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے اپنی طاقت اور جوانی سے فائدہ اٹھانے دیجیے، آپ ﷺ نے فرمایا: بیس دنوں میں قرآن پڑھ لیا کرو، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے اپنی طاقت اور جوانی سے فائدہ اٹھانے دیجیے، آپ ﷺ نے فرمایا: دس دنوں میں قرآن پڑھ لیا کرو، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے اپنی طاقت اور جوانی سے فائدہ اٹھانے دیجیے، آپ ﷺ نے فرمایا: سات دنوں میں قرآن پڑھ لیا کرو، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے اپنی طاقت اور جوانی سے فائدہ اٹھانے دیجیے، آپ ﷺ نے اس سے (کم دنوں میں قرآن ختم کرنے سے) روک دیا۔

تحقیق

[اسنادہ ضعیف]

یحییٰ بن حکیم بن صفوان کو سوائے امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ (الثقات:522/5) کے کسی نے ''ثقہ'' نہیں کہا۔ لہٰذا یہ مجہول الحال ہے۔ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ (صحیح ابن حبان:757,756) نے اس حدیث کو ''صحیح'' کہا ہے۔

تخریج

مسند الامام أحمد:199.163/2، سنن ابن ماجۃ:1346

90- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ مُجَالِدٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِي

إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، فِي كَمْ أَخْتِمُ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: «اخْتِمْهُ فِي كُلِّ شَهْرٍ» قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ: «اخْتِمْهُ فِي خَمْسٍ وعشرين» قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ: «اخْتِمْهُ فِي خمس عشرة» قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ: «اخْتِمْهُ فِي عَشْرٍ» قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ: «اخْتِمْهُ فِي خَمْسٍ» قَالَ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ: «فَمَا رَخَّصَ لِي»

۹۰۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں کتنے دنوں میں قرآن ختم کرلیا کروں؟، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک مہینے میں، میں نے عرض کیا: میں اس سے پہلے ختم کرنے کی طاقت رکھتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ۲۵ دنوں میں، میں نے عرض کیا: میں اس سے پہلے ختم کرنے کی طاقت رکھتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ۱۵ دنوں میں، میں نے عرض کیا: میں اس سے پہلے ختم کرنے کی طاقت رکھتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ۱۰ دنوں میں، میں نے عرض کیا: میں اس سے پہلے ختم کرنے کی طاقت رکھتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ۵ دنوں میں، میں نے عرض کیا: میں اس سے پہلے ختم کرنے کی طاقت رکھتا ہوں، مگر آپ نے مجھے اس بات کی رخصت نہیں دی۔

تحقیق

[اسنادہ ضعیف]

اس میں ابو اسحاق سبیعی ''مختلط'' اور ''مدلس'' راوی ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔ مطرف بن طریف نے ان سے بعد از اختلاط روایت لی ہے۔

تخریج

سنن الترمذی:2946، وقال: ''ہذا حدیث حسن صحیح غریب''

91- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «صُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ» قَالَ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ: فَمَا زَالَ حَتَّى قَالَ: «صُمْ يَوْمًا، وَأَفْطِرْ يَوْمًا» وَقَالَ: «اقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ» فَقُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى قَالَ: «اقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي ثَلَاثٍ»

۹۱۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مہینے میں صرف تین دن کے روزے رکھا کرو، عرض کیا: مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے، اسی طرح سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما مسلسل کہتے رہے، (مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے) یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک دن روزہ رکھا کرو اور ایک دن کا روزہ چھوڑ دیا کرو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک مہینے میں قرآن پڑھا کرو، میں نے عرض کیا: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، [اور مسلسل یہی کہتے رہے] یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین دن میں ختم کرلیا کرو۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:1978

92- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ»

۹۲۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے تین دنوں سے پہلے قرآن ختم کیا، اس نے قرآن کو سمجھا ہی نہیں۔

تحقیق

[اسنادہ صحیح]

اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''ہذا حدیث حسن صحیح''

تخریج

سنن أبی داؤد:1394، سنن الترمذی:2949، سنن ابن ماجۃ:1347

93- أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ

بْنِ عَمْرٍو، أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ؟ قَالَ: «فِي أَرْبَعِينَ» ثُمَّ قَالَ: «فِي شَهْرٍ» ثُمَّ قَالَ: «فِي عِشْرِينَ» ثُمَّ قَالَ: «فِي خَمْسَ عَشْرَةَ» ثُمَّ قَالَ: «فِي عَشْرٍ» ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ يَعْنِي مِنْ سَبْعٍ وَهْبٌ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو

۹۳۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں کتنے دنوں میں قرآن ختم کرلیا کروں؟، آپ ﷺ نے فرمایا: ۴۰ دنوں میں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ایک مہینے میں، پھر فرمایا: ۲۰ دنوں میں، پھر فرمایا: ۱۵ دنوں میں، پھر فرمایا: ۱۰ دنوں میں، پھر ۷ دنوں سے نیچے نہ آئے۔

تحقیق

[حسن]

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ''حسن غریب'' کہا ہے۔

تخریج

مصنف عبد الرزاق: 5957، سنن أبي داود: 1395، سنن الترمذي: 2947

94- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ،

حَدَّثَ بِحَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: أَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنْ يَقْرَأَ فِي أَرْبَعِينَ، ثُمَّ فِي شَهْرٍ. ثُمَّ فِي عِشْرِينَ، ثُمَّ فِي خَمْسَةَ عَشَرَ، وَفِي عَشْرٍ، ثُمَّ فِي سَبْعٍ» قَالَ: «انْتَهَى إِلَى سَبْعٍ»

۹۴۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو حکم دیا تھا کہ وہ ۴۰ دنوں میں قرآن ختم کریں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک مہینے میں، پھر فرمایا: ۲۰ دنوں میں، پھر فرمایا: ۱۵ دنوں میں، پھر فرمایا: ۱۰ دنوں میں، پھر فرمایا ۷ دنوں میں، اور ۷ دنوں پر آ کر رک گئے۔

تحقیق

[اسنادہ صحیح]

تخریج

مختصر قیام اللیل للمروزی، ص:66

فوائد الحدیث:

۱۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ» قُلْتُ: إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً حَتَّى قَالَ: «فَاقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ وَلاَ تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ

''ایک مہینے میں قرآن مجید ختم کرو، میں نے عرض کیا: میں قوت مند آدمی ہوں، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سات دنوں میں قرآن مجید ختم کرو، اس سے پہلے ختم مت کرنا۔''

[صحیح البخاری:5054؛ صحیح مسلم:1159]

۲۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ.

''میں نہیں جانتی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات میں مکمل قرآن کریم پڑھا ہو۔''

[صحیح مسلم:139/746]

۳۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَبْعٍ

''سات دنوں میں قرآن کو مکمل کرو۔''

[فضائل القرآن للفریابی:131؛ وسندہ صحیح]

۴۔ عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَخْتِمُ فِي رَمَضَانَ فِي ثَلَاثٍ، وَفِي غَيْرِ رَمَضَانَ مِنَ الْجُمُعَةِ لِلْجُمُعَةِ

''میرے والد محترم [سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ] رمضان المبارک میں تین دنوں میں قرآن ختم کیا کرتے تھے۔ رمضان المبارک کے علاوہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک قرآن مکمل کیا کرتے تھے۔''

[فضائل القرآن للفریابی:132؛ وسندہ صحیح]

مذکورہ بالا مرفوع حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک رات میں مکمل قرآن کریم ختم نہیں کیا۔ تین دنوں میں قرآن ختم کرنا مستحب اور افضل ہے۔ تین دنوں سے پہلے ختم کرنا جائز ہے۔ لیکن اس میں آداب تلاوت کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔ جیسا کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَالتَّرْتِيلُ فِي القِرَاءَةِ أَحَبُّ إِلَى أَهْلِ العِلْمِ

''قراءت میں ترتیل اہل علم کو زیادہ پسند ہے۔''

[سنن الترمذی تحت حدیث:2946]

البتہ تین دنوں سے کم قرآن کریم ختم کرنا سلف صالحین کی ایک جماعت سے ثابت ہے۔

۱۔ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے وتر کی ایک رکعت میں پورا قرآن کریم پڑھنا ثابت ہے۔

[شرح معانی الآثار للطحاوی:294/1، سنن الدارقطنی:34/2، ح:1658، وسندہٗ حسن]

۲۔ ابو جمرہ نصر بن عمران الضبعی البصری [احد الائمۃ الثقات] کہتے ہیں:

إِنِّي رَجُلٌ سَرِيعُ الْقِرَاءَةِ، وَرُبَّمَا قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " لَأَنْ أَقْرَأَ سُورَةً وَاحِدَةً أَعْجَبُ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ مِثْلَ الَّذِي تَفْعَلُ فَإِنْ كُنتَ فَاعِلًا لَا بُدَّ فَاقْرَأْهُ قِرَاءَةً تُسْمِعُ أُذُنَيْكَ وَيَعِيهِ قَلْبُكَ

''میں ایک ایسا شخص ہوں جو جلدی قرآن کی قراءت کر لیتا ہوں۔ یعنی کہ میں ایک رات میں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ قرآن مجید ختم کر لیتا ہوں۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

نے فرمایا: مجھے ایک سورت کی تلاوت کرنا زیادہ اچھا لگتا ہے اس شخص کی مثل جو تیرے جیسا عمل کرتا ہے۔ البتہ اگر تو ضرور ہی ایسا کرنا چاہتا ہے۔ تو تلاوت ایسے انداز میں کر، کہ تیرا کان اس کو سن رہا ہو اور تیرا دل اسے محفوظ کر رہا ہو۔"

[السنن الکبریٰ للبیہقی: 396/2؛ وسندہ حسن]

۳۔ سعید بن جبیر تابعی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ہے:

أَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ ليلتين.

"دو راتوں میں قرآن پاک ختم کیا کرتے تھے۔"

[الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 270/2؛ سنن الدارمی: 3528؛ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم الاصبہانی: 273/4 وسندہ صحیح]

۴۔ سلام بن ابی مطیع رحمۃ اللہ علیہ قتادہ بن دعامہ تابعی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

أَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَرَّةً فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ خَتَمَ فِي كُلِّ ثَلَاثِ لَيَالٍ مَرَّةً فَإِذَا جَاءَ الْعَشْرُ خَتَمَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مَرَّةً

"آپ رحمۃ اللہ علیہ سات راتوں میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے، جب رمضان المبارک کا مہینہ آجاتا تو تین راتوں میں ایک مرتبہ قرآن کریم ختم کرتے اور جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو ہر رات میں ایک مرتبہ قرآن کریم ختم کرتے تھے۔"

[حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم الاصبہانی: 339/2؛ وسندہ صحیح]

۵۔ ابراہیم بن یزید نخعی رحمۃ اللہ علیہ علقمہ بن قیس نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کہتے ہیں:

أَنَّ عَلْقَمَةَ كَانَ يَقْرَأُ فِي خَمْسٍ قَالَ: وَقَرَأَهُ فِي مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ

''علقمہ بن قیس رحمۃ اللہ علیہ پانچ دنوں میں قرآن کریم ختم کیا کرتے تھے۔ البتہ مکہ مکرمہ میں انہوں نے ایک رات میں قرآن ختم کیا۔''

[فضائل القرآن للفریابی:139؛ وسندہ صحیح، فضائل القرآن لابی عبید ص:182؛ الثقات لابن حبان:208/5؛ وسندہ صحیح]

۶۔ ابراہیم بن یزید نخعی رحمۃ اللہ علیہ اسود بن یزید رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کہتے ہیں:

كَانَ الأَسْوَدُ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي لَيْلَتَيْنِ وَيَخْتِمُهُ فِي سُوَى رَمَضَانَ فِي سِتٍّ

''اسود بن یزید رحمۃ اللہ علیہ رمضان المبارک میں دو راتوں میں مکمل قرآن کی تلاوت کیا کرتے تھے، رمضان المبارک کے علاوہ چھ دنوں میں قرآن ختم کیا کرتے تھے۔''

[مصنف ابن ابی شیبۃ:500/2؛ الثقات لابن حبان:31/4؛ وسندہ صحیح، الطبقات الکبریٰ لابن سعد:136/6؛ وسندہ صحیح]

۷۔ امام مجاہد بن جبر تابعی رحمۃ اللہ علیہ علی ازدی تابعی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کہتے ہیں:

كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي رَمَضَانَ كُلَّ لَيْلَةٍ،

''آپ رحمۃ اللہ علیہ رمضان المبارک میں ہر رات قرآن ختم کیا کرتے تھے۔''

[مصنف ابن ابی شیبۃ:500/2؛ الثقات لابن حبان:165,164/5؛ وسندہ حسن]

۸۔ امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

كَانَ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُخْتَمُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ

''سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن دن رات میں قرآن کریم ختم کیا کرتے تھے۔''

[الطبقات الکبریٰ لابن سعد:364/5؛ تاریخ دمشق لابن عساکر:213/20؛ وسندہ صحیح]

۹۔ محمد بن خالد، ابو ہارون الخراز الرازی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں امام ابن ابی حاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

كان يختم القرآن في يوم وليلة

''آپ رحمۃ اللہ علیہ دن رات میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔''

[الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم:245/7]

۱۰۔ امام علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

كَانَ عَبْد الرَّحْمَن بْن مهدي يختم في كل ليلتين، كَانَ ورده في كل ليلة نصف القرآن.

''عبدالرحمٰن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ دو راتوں میں قرآن ختم کیا کرتے تھے۔ ایک رات میں نصف قرآن پڑھا کرتے تھے۔''

[تاریخ بغداد للخطیب:247/10؛ وسندہ صحیح]

۱۱۔ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اپنے استاذ محمد بن احمد بن ابی عون رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

وَكَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مَرَّتَيْنِ

''آپ رحمۃ اللہ علیہ دن رات میں دو مرتبہ قرآن ختم کیا کرتے تھے۔''

[صحیح ابن حبان:4622]

۱۲۔ حافظ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَالِاخْتِيَار أَنَّ ذَلِكَ يَخْتَلِف بِالْأَشْخَاصِ . فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْل الْفَهْم وَتَدْقِيق الْفِكْر اُسْتُحِبَّ لَهُ أَنْ يَقْتَصِر عَلَى الْقَدْر الَّذِي لَا يَخْتَلّ بِهِ الْمَقْصُود مِنْ التَّدَبُّر وَاسْتِخْرَاج الْمَعَانِي . وَكَذَا مَنْ كَانَ لَهُ شُغْل بِالْعِلْمِ أَوْ غَيْره مِنْ مُهِمَّات الدِّين وَمَصَالِح الْمُسْلِمِينَ الْعَامَّة يُسْتَحَبّ لَهُ أَنْ يَقْتَصِر مِنْهُ عَلَى الْقَدْر الَّذِي لَا يُخِلّ بِمَا هُوَ فِيهِ ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ كَذَلِكَ فَالْأَوْلَى لَهُ الِاسْتِكْثَار مَا أَمْكَنَهُ مِنْ غَيْر خُرُوج إِلَى الْمَلَل وَلَا يَقْرَؤُهُ هَذْرَمَة . وَاللَّهُ أَعْلَم .

''اس بات کا اختیار مختلف لوگوں کے اعتبار سے ہے، پس جو شخص سمجھ بوجھ رکھنے والا اور تدقیق الفکر ہے۔ وہ اتنی مقدار میں تلاوت کرے جس سے تدبر اور استخراج معانی کے مقصد میں خلل واقع نہ ہو۔ اسی طرح جو شخص علمی مصروفیات یا اس طرح کی دیگر دینی سرگرمیوں اور عام مسلمانوں کی اصلاح میں مشغول ہے، اس کے لئے مستحب ہے کہ وہ اتنی مقدار میں تلاوت کرے کہ اس کے دوسرے امور میں خلل نہ آئے، البتہ جو شخص ایسی مصروفیات میں نہیں ہے۔ وہ جس قدر ممکن ہو سکے، کثرت کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کرے، لہٰذا اس میں اپنے نفس کو تھکانے اور زیادہ تیز پڑھنے سے اجتناب کرے۔ واللہ اعلم''

[التبیان فی آداب حملۃ القرآن ص:61؛ فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر:97/9؛ تفسیر ابن کثیر:81/1، 82؛ بتحقیق عبدالرزاق المہدی]

۱۳۔ شارح ترمذی علامہ محمد عبدالرحمن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَلَوْ تَتَبَّعْت تَرَاجِمَ أَئِمَّةِ الْحَدِيثِ لَوَجَدْت كَثِيرًا مِنْهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا

يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ ، فَالظَّاهِرُ أَنَّ هَؤُلَاءِ الْأَعْلَامَ لَمْ يَحْمِلُوا النَّهْيَ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ عَلَى التَّحْرِيمِ

''اگر آپ ائمہ حدیث کی سیرت کی ورق گردانی کریں گے تو آپ کو ان میں اکثر ایسے ائمہ ملیں گے جو تین دنوں سے پہلے قرآن ختم کرلیا کرتے تھے۔جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ محدثین تین دنوں سے پہلے قرآن ختم کرنے والی نہی کو تحریمی نہیں سمجھتے تھے۔''

[تحفۃ الاحوذی:63/4]

قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ عَلَى كُلِّ الْأَحْوَالِ

۴۹۔ ہر حال میں قرآن کی تلاوت کرنے کا بیان

95- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هَذَا وَإِنَّهُ قَالَ لِي: «كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عِبَادِي فَهُوَ حَلَالٌ لَهُمْ، وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ فَأَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ، وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا أَحْلَلْتُ لَهُمْ، وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ أُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا، وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ إِلَّا بَقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أُحَرِّقَ قُرَيْشًا» فَقُلْتُ: يَا رَبِّ إِذًا يَثْلَغُوا رَأْسِي حَتَّى يَدَعُوهُ خُبْزَةً قَالَ: «إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِأَبْتَلِيَكَ وَأَبْتَلِيَ بِكَ، وَقَدْ أَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا

يَغسِلُهُ الْمَاءُ، تَقرَؤُهُ فِي الْمَنَامِ وَالْيَقظَةِ. فَاغزُهُمْ نُغزِكَ، وَأَنْفِقْ نُنْفِقْ عَلَيْكَ، وَابْعَثْ جَيْشًا نُمِدُّكَ بِخَمْسَةِ أَمْثَالِهِمْ، وَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ» ثُمَّ قَالَ: " أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: إِمَامٌ مُقْسِطٌ، وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَمُسْلِمٌ، وَرَجُلٌ غَنِيٌّ عَفِيفٌ مُتَصَدِّقٌ، وَأَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ: الضَّعِيفُ الَّذِي لَا زَبْرَ لَهُ، الَّذِينَ هُمْ فِيكُمْ تَبَعًا الَّذِينَ لَا يَبْتَغُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا. وَرَجُلٌ إِذَا أَصْبَحَ أَصْبَحَ يُخَادِعُكَ عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ. وَرَجُلٌ لَا يَخْفَى لَهُ طَمَعٌ وَإِنْ دَقَّ إِلَّا ذَهَبَ بِهِ، وَالشِّنْظِيرُ الْفَاحِشُ، وَذَكَرَ الْبُخْلَ وَالْكَذِبَ "

۹۵۔ سیدنا عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں وہ چیزیں سکھاؤں، جو اس نے آج مجھے تعلیم دی ہیں، جنہیں تم نہیں جانتے، اللہ عزوجل فرماتے ہیں: وہ تمام مال جو میں نے کسی بندے کو عطا کیا ہے وہ حلال ہے، میں نے اپنے تمام بندوں کو حنفا (باطل سے دور رہنے والے اور حق قبول کرنے کے لئے تیار رہنے والے) پیدا کیا ہے، بے شک شیاطین ان کے پاس آتے ہیں، وہ ان کو دین سے دور کرتے ہیں، میں نے ان پر جن اشیا کو حلال کیا تھا، وہ ان چیزوں کو ان پر حرام ٹھہراتے ہیں۔ وہ انہیں حکم دیتے ہیں کہ وہ میرے ساتھ شرک کریں، جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری۔ بے شک اللہ نے اہل زمین کی طرف دیکھا تو اس نے اہل کتاب کے کچھ لوگوں کے سوا ان کے عرب و عجم کو مبغوض ٹھہرا دیا، بے شک اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں قریش کو ہلاک کروں۔ میں نے عرض کیا: میرے پروردگار! وہ میرا سر کچل دیں گے، اسے روٹی

بنا دیں گے، بلاشبہ اللہ عزوجل نے فرمایا: میں نے آپ کو صرف اس لئے مبعوث کیا ہے تاکہ میں آپ کو آزماؤں اور آپ کے ذریعے (آپ کی قوم کو) آزماؤں۔ میں نے آپ پر کتاب اتاری جسے پانی نہیں دھو سکتا۔ (ناقابل تنسیخ ہے) آپ اسے سوتے جاگتے پڑھیں گے، اللہ عزوجل نے مزید فرمایا: آپ ان سے جہاد کریں، ہم آپ کو تیار کریں گے، آپ خرچ کریں، آپ پر خرچ کیا جائے گا۔ آپ لشکر بھیجیں، ہم بھی اس کی مثل پانچ (فرشتوں کے) لشکر بھیجیں گے اور آپ اپنے اطاعت گزاروں کے ساتھ مل کر اپنے نافرمانوں کے خلاف قتال کریں۔

پھر اللہ عزوجل نے فرمایا: اہل جنت تین طرح کے ہوں گے: انصاف پسند حکمران، وہ مہربان آدمی جو اپنے عزیز واقارب اور مسلمانوں کے لئے نرم دل ہو اور تیسرا وہ مالدار آدمی جو صدقہ وخیرات کرنے والا ہو۔

اہل جہنم پانچ طرح کے ہوں گے: وہ کمزور آدمی جس کے پاس مال ودولت نہ ہو اور تم میں تابع شمار ہو، وہ شخص جو اپنے اہل خانہ اور مال کے لئے محنت نہ کرتا ہو، وہ آدمی جو صبح اس حال میں کرتا ہے کہ وہ اپنے اہل خانہ اور مال کے متعلق دھوکہ دیتا رہتا ہے، وہ آدمی جس کی خیانت ڈھکی چھپی نہ ہو، وہ معمولی چیزوں میں بھی خیانت کرے، بیہودہ گفتگو کرنے والا، نبی کریم ﷺ نے بخل اور کذب کا تذکرہ فرمایا۔

تحقیق وتخریج

صحیح مسلم:2865

96- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ:

حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَكِيمٌ الْأَثْرَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيَاضُ بْنُ حِمَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَةٍ خَطَبَهَا: «إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أُعَلِّمَكُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هَذَا» وَإِنَّهُ قَالَ لِي: كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عِبَادِي فَهُوَ حَلَالٌ، وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ، وَإِنَّهُ أَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ، وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمُ الَّذِي أَحْلَلْتُ لَهُمْ، وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ أُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا، وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يُغَيِّرُوا خَلْقِي، وَإِنَّ اللهَ نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ قَبْلَ أَنْ يَبْعَثَنِي فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ إِلَّا بَقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: «إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِأَبْتَلِيَكَ وَأَبْتَلِيَ بِكَ، وَأَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهُ نَائِمًا وَيَقْظَانًا، وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ أُحَرِّقَ قُرَيْشًا» قُلْتُ: إِذًا يَثْلَغُوا رَأْسِي فَيَدَعُوهُ خُبْزَةً، وَإِنَّ اللهَ قَالَ: «اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اسْتَخْرَجُوكَ، وَاغْزُهُمْ سَنُغْزِكَ وَأَنْفِقْ نُنْفِقْ عَلَيْكَ، وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ بِخَمْسَةِ أَمْثَالِهِ، وَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ»

۹۶۔ سیدنا عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں وہ چیزیں سکھاؤں، جو اس نے آج مجھے تعلیم دی ہیں، اللہ عزوجل فرماتے ہیں: وہ تمام مال جو میں نے کسی بندے کو عطا کیا ہے وہ حلال ہے، میں نے اپنے تمام بندوں کو حنفا (باطل

سے دور رہنے والے اور حق قبول کرنے کے لئے تیار رہنے والے) پیدا کیا ہے، بے شک شیاطین ان کے پاس آتے ہیں، وہ ان کو دین سے دور کرتے ہیں، میں نے ان پر جن اشیا کو حلال کیا تھا، وہ ان چیزوں کو ان پر حرام ٹھہراتے ہیں۔ وہ انہیں حکم دیتے ہیں کہ وہ میرے ساتھ شرک کریں، جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری۔ وہ ان کو میری تخلیق بدلنے کا حکم دیتے ہیں۔ بے شک اللہ نے میری بعثت سے پہلے اہل زمین کی طرف دیکھا تو اس نے اہل کتاب کے کچھ لوگوں کے سوا ان کے عرب وعجم کو مبغوض ٹھہرادیا اور بلاشبہ اللہ عزوجل نے فرمایا: میں نے آپ کو صرف اس لئے مبعوث کیا ہے تاکہ میں آپ کو آزماؤں اور آپ کے ذریعے (آپ کی قوم کو) آزماؤں۔ میں نے آپ پر کتاب اتاری جسے پانی نہیں دھوسکتا۔ (ناقابل تنسیخ ہے) آپ اسے سوتے جاگتے پڑھیں گے، بے شک اللہ نے میری طرف وحی کی کہ میں قریش کو ہلاک کروں۔ میں نے عرض کیا: میرے پروردگار! وہ میرا سر کچل دیں گے، اسے روٹی بنادیں گے، اللہ عزوجل نے مزید فرمایا: آپ انہیں نکال دیں، جیسے انہوں نے آپ کو نکال دیا تھا۔ آپ ان سے جہاد کریں، ہم آپ کو تیار کریں گے، آپ خرچ کریں، آپ پر خرچ کیا جائے گا۔ آپ لشکر بھیجیں، ہم بھی اس کی مثل پانچ لشکر (فرشتوں کے) بھیجیں گے اور آپ اپنے اطاعت گزاروں کے ساتھ مل کر اپنے نافرمانوں کے خلاف قتال کریں۔

تحقیق وتخریج

صحیح مسلم:2865

اغْتِبَاطُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ

۵۰۔صاحب قرآن پر رشک کرنے کا بیان

97- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ، وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ قُرْآنًا فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ، وَآنَاءَ النَّهَارِ "

۹۷۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رشک تو بس دو آدمیوں پر ہو سکتا ہے، ایک وہ آدمی جسے اللہ نے مال دیا، وہ اس کو دن رات خرچ کرتا ہے، دوسرا وہ آدمی جسے اللہ نے قرآن کا علم دیا ہو وہ اس کے ساتھ رات اور دن کی گھڑیوں میں قیام کرتا ہے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:5025، صحیح مسلم:815

98- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ: " لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَيُهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ "

۹۸۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رشک تو بس دو آدمیوں پر ہو سکتا ہے، ایک وہ آدمی جسے اللہ نے قرآن کا علم دیا ہو وہ اس کے ساتھ رات اور دن کی گھڑیوں میں قیام کرتا ہے۔ دوسرا وہ آدمی جسے اللہ نے مال دیا، وہ اس کو حق کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:5026

فوائد الحدیث:

ا۔ یہاں حسد مجازاً ''غبطہ'' [رشک] کے معنیٰ میں مستعمل ہے، ویسے تو حسد شرعاً حرام اور مذموم وممنوع ہے۔ سب سے پہلے حسد ابلیس نے کیا تھا، کسی پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور نعمت دیکھ کر دل کا جل جانا اور اس سے زوال نعمت کی خواہش کرنا مذموم حسد کہلاتا ہے۔ رہا ''غبطہ'' تو اس کا مطلب یہ ہے، کسی پر اللہ تعالیٰ کی نعمت دیکھ کر رشک آجانا کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ایسا ہی نواز دے۔ اس میں زوال نعمت کی خواہش نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا قابل رشک عمل ہے۔ اسی طرح حفظ قرآن کی دولت بھی بے مثال ہے۔

99- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنِ اللَّيْثِ قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ، وَكَانَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ صَوْتًا بِالْقُرْآنِ قَالَ: «قَرَأْتُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَفَرَسٌ لِي مَرْبُوطٌ وَيَحْيَى ابْنِي مُضْطَجِعٌ قَرِيبًا مِنِّي وَهُوَ غُلَامٌ فَجَالَتِ الْفَرَسُ جَوْلَةً. فَقُمْتُ لَيْسَ لِي هَمٌّ إِلَّا ابْنِي يَحْيَى فَسَكَنَتِ الْفَرَسُ، ثُمَّ قَرَأْتُ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَقُمْتُ لَيْسَ لِي هَمٌّ إِلَّا ابْنِي، ثُمَّ قَرَأْتُ فَجَالَتِ الْفَرَسُ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا بِشَيْءٍ كَهَيْئَةِ الظُّلَّةِ فِي مِثْلِ الْمَصَابِيحِ مُقْبِلٌ مِنَ السَّمَاءِ، فَهَالَنِي فَسَكَتَ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ» فَقَالَ: اقْرَأْ يَا أَبَا يَحْيَى فَقُلْتُ: «قَدْ قَرَأْتُ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَقُمْتُ لَيْسَ لِي هَمٌّ إِلَّا ابْنِي» قَالَ: «اقْرَأْ يَا أَبَا يَحْيَى» ، قُلْتُ لَهُ: قَدْ قَرَأْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَجَالَتِ الْفَرَسُ ولَيْسَ لِي هَمٌّ إِلَّا ابْنِي، قَالَ: " اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ: قَدْ قَرَأْتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا كَهَيْئَةِ الظُّلَّةِ فِيهَا مَصَابِيحُ فَهَالَتْنِي " فَقَالَ: «تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَوْا لِصَوْتِكَ، وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِمْ»

۹۹۔ سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ لوگوں میں سب سے اچھی آواز سے قرآن کی تلاوت کرتے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں ایک رات سورت بقرہ کی تلاوت کر رہا تھا۔ پاس ہی میرا گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ میرا بیٹا یحییٰ جو کہ ابھی چھوٹا بچہ تھا، وہ میرے قریب ہی لیٹا ہوا تھا۔ گھوڑے نے بدکنا شروع کر دیا، میں تلاوت سے رک گیا

مجھے صرف اپنے بیٹے یحییٰ کا ڈر تھا۔ (کہیں گھوڑا اس کو کچل نہ دے) تو گھوڑا [بِدْکنے سے] رک گیا۔ پھر میں نے تلاوت شروع کی، گھوڑے نے پھر بِدکنا شروع کر دیا، میں تلاوت سے رک گیا، مجھے صرف اپنے بیٹے کا ڈر تھا۔ (کہیں گھوڑا اس کو کچل نہ دے)، پھر میں نے تلاوت شروع کی، گھوڑے نے بِدکنا شروع کر دیا، میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا۔ چراغ کی مثل کوئی چیز سایہ کی صورت میں دیکھی جو آسمان سے نیچے اتر رہی تھی۔ جب صبح ہوئی، میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس بات کی خبر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو یحییٰ! پڑھتا رہتا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں پڑھتا رہا، میرے گھوڑے نے بدکنا شروع کر دیا، میں تلاوت سے رک گیا، مجھے صرف اپنے بیٹے کا ڈر تھا۔ (کہیں گھوڑا اس کو کچل نہ دے)، آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو یحییٰ! پڑھتا رہتا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں پڑھتا رہا، میرے گھوڑے نے بدکنا شروع کر دیا، مجھے صرف اپنے بیٹے کا ڈر تھا۔ (کہیں گھوڑا اس کو کچل نہ دے)، آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن حضیر! پڑھتا رہتا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں پڑھتا رہا، تو میں نے اپنا سر اٹھایا، چراغ کی مثل کوئی چیز سایہ کی صورت میں دیکھی جو آسمان سے نیچے اتر رہی تھی۔ مجھے اس نے پریشان کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ فرشتے تھے جو تیری آواز سننے کے لئے تیرے قریب ہو رہے تھے۔ اگر تم صبح تک پڑھتے رہتے، صبح دوسرے لوگ بھی ان کو دیکھتے۔

تحقیق و تخریج

صحیح البخاری:5018، صحیح مسلم:796

مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْمَعَ الْقُرْآنَ مِنْ غَيْرِهِ

۵۱۔اس شخص کا بیان جو کسی دوسرے آدمی سے قرآن مجید کی تلاوت سننے کو پسند کرے

100- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْرَأْ عَلَيَّ سُورَةَ النِّسَاءِ» قُلْتُ: أَوَلَيْسَ عَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: «بَلَى، وَلَكِنْ أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي» فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ حَتَّى بَلَغْتُ {فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا} [النساء: 41] فَغَمَزَنِي عَامِرٌ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا عَيْنَاهُ تَهْمِلَانِ "

۱۰۰۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر سورۃ النسا کی تلاوت کرو، میں نے عرض کیا: کیا [میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے

تلاوت کروں جبکہ] آپ ﷺ پر اسے نازل نہیں کیا گیا؟۔آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں! مگر مجھے یہ بات پسند ہے، کہ میں اسے دوسروں کی زبانی سنوں۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے سورت نسا کی تلاوت شروع کی جب اس آیت پر پہنچا: ترجمہ: ''اس وقت کیا عالم ہوگا جب ہم ہر امت میں سے گواہ لائیں گے اور ہم آپ کو ان سب لوگوں پر گواہ کے طور پر لائیں گے۔'' آپ ﷺ نے رکنے کا اشارہ کیا، میں نے سر اٹھایا، دیکھا آپ ﷺ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:5049،صحیح مسلم:800

الْبُكَاءَ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

۵۲۔ تلاوت قرآن مجید کے وقت رونے کا بیان

101- أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْهِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ {فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا} [النساء: 41] غَمَزَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ، وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ "

۱۰۱۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ ﷺ پر سورۃ النسا کی تلاوت کروں، اس وقت آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز تھے۔ میں نے سورت نسا کی تلاوت شروع کی جب اس آیت پر پہنچا: ترجمہ: ''اس وقت کیا عالم ہوگا جب ہم ہر امت میں سے گواہ لائیں گے اور ہم آپ کو ان سب لوگوں پر گواہ کے طور پر لائیں گے۔'' آپ ﷺ نے ہاتھ سے (رکنے کا)

اشارہ کیا، میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا، دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔

تحقیق

[صحیح]

یہ سند ابراہیم نخعی کی تدلیس کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔لیکن روایت اپنے شواہد کی بنا پر ''صحیح'' ہے۔

تخریج

سنن الترمذی: 3 5013، سنن ابن ماجۃ: 4196، المعجم الکبیر للطبرانی:80/9،ح:8467

قَوْلُ الْمُقْرِئِ لِلْقَارِئِ: حَسْبُنَا

۵۳۔ قرآن کی تلاوت سننے والے کا قاری کو یہ کہنا: "ہمارے لئے اتنا کافی ہے"

102- أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْرَأْ» ، فَاسْتَفْتَحْتُ النِّسَاءَ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ {فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا. يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّى بِهِمُ الْأَرْضُ وَلَا يَكْتُمُونَ اللهَ حَدِيثًا} [النساء: 42.41] قَالَ: فَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ وَقَالَ: «حَسْبُنَا»

۱۰۲۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر (سورۃ النسا کی) تلاوت کروں، میں نے سورت نسا کی

تلاوت شروع کی جب اس آیت پر پہنچا: ترجمہ: ''اس وقت کیا عالم ہوگا جب ہم ہر امت میں سے گواہ لائیں گے اور ہم آپ کو ان سب لوگوں پر بطور گواہ لائیں گے۔ اس دن وہ سب لوگ جنہوں نے کفر کیا، اور رسول اللہ کی بات نہ مانی اور ان کی نافرمانی کرتے رہے، تمنا کریں گے کہ [کاش زمین پھٹ جائے اور] وہ اس میں سما جائیں، وہاں یہ اپنی کوئی بات اللہ تعالیٰ سے چھپا نہیں سکیں گے۔'' سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہمارے لئے اتنا کافی ہے۔

تحقیق

[اسنادہ حسن]

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ (7067) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

تخریج

مسند الامام أحمد: 446,445/1، مسند أبی یعلیٰ: 5058,18

قَوْلُ الْمُقْرِئِ لِلْقَارِئِ: حَسْبُكَ "

۵۴۔ قرآن کی تلاوت سننے والے کا قاری کو یہ کہنا: ''بس کر جاؤ''

103- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيْدَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْرَأْ عَلَيَّ» فَقُلْتُ: أَقْرَأُ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ: «إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي» فَافْتَتَحْتُ سُورَةَ النِّسَاءِ، فَلَمَّا بَلَغْتُ {فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا} [النساء: 41] قَالَ: فَرَأَيْتُ عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ، فَقَالَ لِي: «حَسْبُكَ»

۱۰۳۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر سورۃ النسا کی تلاوت کرو، میں نے عرض کیا: میں آپ ﷺ کے سامنے تلاوت

کروں جبکہ آپ ﷺ پر اسے نازل کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیونکہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں اسے اپنے علاوہ کسی دوسرے کی زبانی سنوں۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے سورۂ نسا کی تلاوت شروع کی جب اس آیت پر پہنچا: ترجمہ: ''اس وقت کیا عالم ہوگا جب ہم ہر امت میں سے گواہ لائیں گے اور ہم آپ کو ان سب لوگوں پر بطور گواہ لائیں گے۔'' سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا آپ ﷺ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: بس کر جاؤ۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:4583، صحیح مسلم:800

قَوْلُ الْمُقْرِئِ لِلْقَارِئِ: أَمْسِكْ

۵۵۔ قرآن کی تلاوت سننے والے کا قاری کو یہ کہنا:

''ٹھہر جاؤ''

104- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، وَبَعْضُ الْحَدِيثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْرَأْ عَلَيَّ» قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ: «إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي» فَقَرَأْتُ حَتَّى بَلَغْتُ {فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا} [النساء: 41] قَالَ: «أَمْسِكْ، وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ»

۱۰۴۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر سورۃ النسا کی تلاوت کرو، میں نے عرض کیا: میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے تلاوت

کروں جبکہ آپ ﷺ پر اسے نازل کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیونکہ مجھے یہ بات پسند ہے، کہ میں اسے اپنے علاوہ کسی دوسرے کی زبانی سنوں۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے سورۂ نسا کی تلاوت شروع کی جب اس آیت پر پہنچا: ترجمہ: ''اس وقت کیا عالم ہوگا جب ہم ہر امت میں سے گواہ لائیں گے اور ہم آپ کو ان سب لوگوں پر بطور گواہ لائیں گے۔'' سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ٹھہر جاؤ۔ اس وقت آپ ﷺ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:5049، صحیح مسلم:800

قَوْلُ الْمُقْرِئِ لِلْقَارِئِ: «أَحْسَنْتَ»

۵۶۔ قرآن کی تلاوت سننے والے کا قاری کو یہ کہنا: ’’خوب پڑھا ہے‘‘

105- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ بِحِمْصَ، فَقِيلَ لِي: اقْرَأْ سُورَةَ يُوسُفَ فَقَرَأْتُهَا، فَقَالَ رَجُلٌ: «مَا كَذَا أُنْزِلَتْ» فَقُلْتُ: وَاللهِ لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: " أَحْسَنْتَ، فَبَيْنَا أَنَا أُكَلِّمُهُ إِذْ وَجَدْتُ رِيحَ الْخَمْرِ، قُلْتُ: أَتُكَذِّبُ بِكِتَابِ اللهِ، وَتَشْرَبُ الْخَمْرَ، وَاللهِ لَا تَبْرَحُ حَتَّى أَجْلِدَكَ الْحَدَّ "

۱۰۵۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں شام کے شہر حمص میں تھا، مجھے کہا گیا: میں سورت یوسف کی تلاوت سناؤں، میں نے اس سورت کی تلاوت

سنائی۔ ایک آدمی نے کہا: یہ ایسے نازل نہیں ہوئی۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے تو اسے رسول اللہ ﷺ کے سامنے تلاوت کیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا تھا: خوب پڑھا ہے، چنانچہ میں اس سے بات کر ہی رہا تھا، مجھے اس سے شراب کی بو آئی، میں نے کہا: کیا تو اللہ کی کتاب کی تکذیب کرتا ہے، اور تو شراب بھی پیتا ہے۔ اللہ کی قسم! تو یہاں سے جانے نہیں پائے گا، جب تک میں تجھ پر حد نہ لگاؤں گا۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:5001،صحیح مسلم:801

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ

۵۷۔ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے مومن کی مثال

106- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْحَنْظَلِ طَعْمُهَا خَبِيثٌ وَرِيحُهَا»

۱۰۶۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کی تلاوت کرنے والے مومن کی مثال ''نارنگی'' کی طرح ہے، اس کی خوشبو بھی اچھی ہے اور خوش ذائقہ بھی ہے۔ قرآن کی تلاوت نہ کرنے والے مومن کی مثال ''کھجور'' کی طرح ہے۔ جس کی خوشبو نہیں لیکن اس کا ذائقہ شیریں ہے۔ قرآن کی تلاوت کرنے والے منافق کی مثال ''نازبو'' کی طرح ہے۔ جس کی خوشبو اچھی ہے مگر اس کا ذائقہ کڑوا ہے۔ قرآن کی تلاوت نہ کرنے والے منافق کی مثال ''تمے'' کی طرح ہے۔ جس کا ذائقہ اور خوشبو دونوں برے ہیں۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:5059،صحیح مسلم:797

107- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ»

۱۰۷۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کی تلاوت کرنے والے مومن کی مثال ''نارنگی'' کی طرح ہے، اس کی خوشبو بھی اچھی ہے اور خوش ذائقہ بھی ہے۔ قرآن کی تلاوت نہ کرنے والے مومن کی مثال ''کھجور'' کی طرح ہے۔ جس کی خوشبو نہیں لیکن اس کا ذائقہ شیریں ہے۔ قرآن کی تلاوت کرنے والے منافق کی مثال ''نازبو'' کی طرح ہے۔ جس کی خوشبو اچھی ہے مگر اس کا ذائقہ کڑوا ہے۔ قرآن کی تلاوت نہ کرنے والے منافق کی مثال ''تمے'' کی طرح ہے۔ جس کی نہ تو خوشبو ہے اور ذائقہ بھی کڑوا ہے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:5427،صحیح مسلم:797

مَنْ رَاءَى بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

۵۸۔جو ریا کاری کے لئے قرآن کی تلاوت کرے

108- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يُوسُفَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: أَيُّهَا الشَّيْخُ، حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «أَوَّلُ النَّاسِ يُقْضَى فِيهِ، رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ، فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا» قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: «قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتُشْهِدْتُ» قَالَ: كَذَبْتَ، وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِيُقَالَ: «فُلَانٌ جَرِيءٌ» فَقَدْ قِيلَ: ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَسُحِبَ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ، وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ: «فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟» قَالَ: تَعَلَّمْتُ فِيكَ وَعَلَّمْتُهُ، وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ: «كَذَبْتَ، وَلَكِنْ تَعَلَّمْتَ» لِيُقَالَ: هُوَ عَالِمٌ فَقَدْ قِيلَ،

وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ: «هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنَ الْمَالِ أَنْوَاعًا فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا» قَالَ: مَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: «مَا تَرَكْتَ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا» قَالَ: كَذَبْتَ، وَلَكِنْ فَعَلْتَ لِيُقَالَ: «هُوَ جَوَادٌ، فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى يُلْقَى فِي النَّارِ»

۱۰۸۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روز قیامت سب سے پہلے شہید کا فیصلہ سنایا جائے گا، اسے پیش کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد کروائے گا، وہ ان کا اعتراف کرے گا۔ پھر اللہ فرمائے گا: تو نے ان کے بدلے میں (شکر کے طور پر) کیا کیا؟، وہ عرض کرے گا: میں نے تیری خاطر جہاد کیا حتیٰ کہ مجھے شہید کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے جھوٹ بولا، کیونکہ تو نے دادِ شجاعت حاصل کرنے کے لئے جہاد کیا تھا، پس وہ کہہ دیا گیا۔ پھر اس کے متعلق حکم ہوگا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے۔ پھر دوسرا شخص جس نے قرآن کی تعلیم حاصل کی پھر اسے دوسروں کو سکھایا اور قرآن کی تلاوت کی، اسے بھی پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد کروائے گا، وہ ان کا اعتراف کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے ان کے بدلے میں (شکر کے طور پر) کیا کیا؟، وہ عرض کرے گا: میں نے قرآن کی تعلیم حاصل کی، پھر دوسروں کو اس کی تعلیم دی اور تیری رضا کے لئے قرآن کی تلاوت کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے جھوٹ بولا، البتہ تو نے علم اس لئے حاصل کیا کہ تمہیں عالم کہا جائے گا اور قرآن پڑھا

تاکہ تمہیں قاری کہا جائے۔ پس وہ کہہ دیا گیا۔ پھر اس کے متعلق حکم ہوگا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے۔ تیسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال وزر کی جملہ اقسام سے خوب نوازا ہوگا، اسے پیش کیا جائے، اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد کروائے گا، وہ ان کا اعتراف کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے ان کے بدلے میں (شکر کے طور پر) کیا کیا؟، وہ عرض کرے گا: میں نے ان تمام مواقع پر جہاں خرچ کرنا تجھے پسند تھا، خرچ کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے جھوٹ کہا۔ تو نے اس لئے خرچ کیا کہ تجھے بڑا سخی کہا جائے، پس وہ کہہ دیا گیا۔ پھر اس کے متعلق حکم ہوگا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے۔

تحقیق وتخریج

صحیح مسلم:1905

فوائد الحدیث:

ا۔ ریاکاری اور دکھلاوا شرک خفی ہیں۔ یہ نیکیوں کو کھا جاتا ہے، اخلاص کی دولت سے محروم شخص ہی ریاکاری میں مبتلا ہوسکتا ہے۔ اس کا توڑ یہ ہے کہ آپ جو عمل جلوت میں کریں وہی خلوت میں بھی کریں۔

بَابُ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ

۵۹۔ جو شخص بغیر علم کے قرآن میں کوئی بات کرے۔

109- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَخْلَدٌ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ»

۱۰۹۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن میں بغیر علم کے کوئی بات کہے، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے۔

تحقیق

[اسنادہ ضعیف]

عبدالاعلیٰ بن عامر الثعلبی راوی جمہور ائمہ محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔ اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ (2950) اور حافظ بغوی رحمۃ اللہ علیہ (118) نے ''حسن'' کہا ہے۔

تخریج

مسند الامام أحمد:1/233,293، سنن الترمذی:2950، شرح السنۃ للبغوی:118

110- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ، أَوْ بِمَا لَا يَعْلَمُ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ"

۱۱۰۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن میں بغیر علم کے اپنی رائے کو داخل کرے، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے۔

تحقیق

[اسنادہ ضعیف]

عبدالاعلیٰ بن عامر الثعلبی راوی جمہور ائمہ محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

111- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ مِهْرَانَ الْقُطَعِيُّ قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ قَالَ فِي كِتَابِ اللهِ بِرَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ»

۱۱۱۔ سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنی رائے کے مطابق قرآن کی تفسیر بیان کرے، اگر وہ ٹھیک بھی بیان کرے تو بھی اس نے غلط کیا۔

تحقیق

[اسنادہ ضعیف]

سہیل بن مہران القطعی ''ضعیف'' ہے۔

(تقریب التہذیب لابن حجر:2672)

تخریج

سنن أبي داود:3652، سنن الترمذی:2952، وقال: ''غریب''

112- أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ مُنْصَرَفَهُ مِنْ حُنَيْنٍ، وَفِي ثَوْبِ بِلَالٍ فِضَّةٌ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ مِنْهَا وَيُعْطِي النَّاسَ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ اعْدِلْ قَالَ: «وَيْلَكَ، وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ، لَقَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ» فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ «دَعْنِي أَقْتُلُ هَذَا الْمُنَافِقَ» قَالَ مَعَاذَ اللهِ: أَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنِّي

أَقْتُلُ أَصْحَابِي، إِنَّ هَذَا وَأَصْحَابَهُ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنْهُ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ "

۱۱۲۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی مقام ''جعرانہ'' میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جب آپ ﷺ حنین سے واپس آئے تھے، سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑوں میں کچھ چاندی تھی، رسول اللہ ﷺ مٹھی مبارک میں لے کر لوگوں کو بانٹتے تھے، اس آنے والے شخص نے کہا: اے محمد ﷺ! انصاف کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لئے ہلاکت ہو اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو پھر اور کون کرے گا؟ اگر میں انصاف کرنے والا نہیں تو تو بد بخت اور خسارہ اٹھانے والا ہو جائے۔ اس پر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اجازت دیں، میں اس منافق کو قتل کر دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی پناہ! لوگ باتیں کریں گے کہ میں اپنے اصحاب کو قتل کرتا ہوں۔ البتہ یہ شخص اور اس کے رفقا قرآن کی تلاوت کریں گے، مگر وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:3138، صحیح مسلم:1063

113- الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ، قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأنا أَسْمَعُ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: أَبْصَرَتْ عَيْنَايَ وَسَمِعَتْ أُذُنَايَ

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ، وَفِي ثَوْبِ بِلَالٍ فِضَّةٌ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُهَا لِلنَّاسِ فَيُعْطِيهِمْ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ اعْدِلْ قَالَ: «وَيْلَكَ، وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ لَقَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ» فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ، فَأَقْتُلُ هَذَا الْمُنَافِقَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنِّي أَقْتُلُ أَصْحَابِي، إِنَّ هَذَا وَأَصْحَابَهُ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ وَحَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ»

۱۱۳۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ مقام ''جعر انہ'' میں تھے، سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑوں میں کچھ چاندی تھی، رسول اللہ ﷺ مٹھی مبارک میں لے کر لوگوں کو بانٹتے تھے، ایک شخص نے کہا: اے محمد ﷺ! انصاف کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لئے ہلاکت ہو اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو پھر اور کون کرے گا؟ اگر میں انصاف کرنے والا نہیں تو تو بدبخت اور خسارہ اٹھانے والا ہو جائے۔ اس پر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اجازت دیں، میں اس منافق کو قتل کردوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: [اللہ کی پناہ!] لوگ باتیں کریں گے کہ میں اپنے اصحاب کو قتل کرتا ہوں۔ البتہ یہ شخص اور اس کے رفقا قرآن کی تلاوت کریں گے، مگر وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:3138،صحیح مسلم:1063

114- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ مَالِكٍ، وَالْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ، قِرَاءَةً عَلَيْهِ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَخْرُجُ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ، وَعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرَى شَيْئًا، ثُمَّ يَنْظُرُ فِي الْقَدَحِ فَلَا يَرَى شَيْئًا، ثُمَّ يَنْظُرُ فِي الرِّيشِ فَلَا يَرَى شَيْئًا، وَيَتَمَادَى فِي الْفُوقِ»

۱۱۴۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں ایک ایسی قوم پیدا ہوگی، تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلہ میں حقیر سمجھو گے، ان کے روزوں کے مقابلے میں تمہیں اپنے روزے اور ان کے عمل کے مقابلہ میں تمہیں اپنا عمل حقیر نظر آئے گا، وہ قرآن مجید کی تلاوت بھی کریں گے، مگر قرآن مجید ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے، جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے، وہ بھی اتنی صفائی کے ساتھ (کہ تیر

چلانے والا) تیر کے پھل میں دیکھتا ہے، تو اس میں بھی (شکار کے خون وغیرہ کا) کوئی اثر نظر نہیں آتا۔ اس سے اوپر دیکھتا ہے، وہاں بھی کچھ نظر نہیں آتا۔ تیر کے پَر پر دیکھتا ہے، وہاں بھی کچھ نظر نہیں آتا۔ بس سوفار میں کچھ شبہ گزرتا ہے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:5058، صحیح مسلم:1064

115- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَسِيرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَرُورِيَّةِ قَالَ: أُخْبِرُكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَزِيدُ عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَرَبَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَغْرِبِ قَالَ: «يَخْرُجُ مِنْ هَاهُنَا قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ»

۱۱۵۔ یسیر بن عمرو سے روایت ہے کہ میں سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے ان سے عرض کیا: آپ رضی اللہ عنہ مجھے بیان کیجئے جو آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ''حروریہ'' کے بارے میں سن رکھا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں تم کو وہ بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھا ہے، اس میں کچھ اپنی طرف سے اضافہ نہیں کروں گا۔ میں نے سنا، رسول اللہ ﷺ نے مغرب کی جانب

اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ کیا، تو فرمایا: یہاں سے ایک قوم نکلے گی جو قرآن مجید کی تلاوت بھی کریں گے، مگر قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے، جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:6934، صحیح مسلم:1068

فوائد الحدیث:

۱۔ اسلام میں پہلا فتنہ خوارج پیدا ہوا، اس کے ظہور کا سبب دنیاوی مال تھا، جب نبی کریم ﷺ نے غزوۂ حنین کے موقع پر مال غنیمت تقسیم کیا تو اس فرقہ کے بانی ''ذوالخویصرہ'' نامی بد بخت نے آپ ﷺ پر اعتراض کیا، اس فتنہ کا ظہور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوا، اس میں مختلف گروہ پائے جاتے ہیں، ہر ایک کے اپنے مخصوص خیالات ونظریات ہیں۔ تمام گروہ مختلف قسم کی گمراہ کن آرا کی زد میں ہیں۔ ان کے بعد قدریہ فرقہ نے جنم لیا، پھر معتزلہ پیدا ہوئے، ان کے بعد جہمیہ آ گئے، یوں امت مسلمہ فتنوں کی لپیٹ میں آ گئی۔ خوارج کی طرح ہر گمراہ اور ظالم فرقہ قرآن وحدیث کو اپنی آراء کا تختہ مشق بناتا ہے۔ ائمہ مسلمین کی متفقہ تصریحات کو پس پشت ڈال دیتا ہے۔

اہل سنت کے امام ابوبکر محمد بن القاسم بن بشار المعروف ابن الانباری رحمۃ اللہ علیہ [272-328ھ] فرماتے ہیں:

حَمَلَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْحَدِيثَ عَلَى أَنَّ الرَّأْيَ مَعْنِيٌّ بِهِ الْهَوَى ، مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ قَوْلًا يُوَافِقُ هَوَاهُ ، لَمْ يَأْخُذْهُ عَنْ أَئِمَّةِ السَّلَفِ ، فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ ، لِحُكْمِهِ عَلَى الْقُرْآنِ بِمَا لَا يُعْرَفُ أَصْلُهُ ، وَلَا يَقِفُ عَلَى مَذَاهِبِ أَهْلِ الْأَثَرِ وَالنَّقْلِ فِيهِ

''بعض اہل علم نے اس حدیث میں مذکور اپنی رائے سے تفسیر بیان کرنے کا اطلاق ایسی تفسیر پر کیا ہے جو اپنی خواہش کے مطابق کی جائے، چنانچہ جس شخص نے قرآن کریم کی تفسیر میں اپنی خواہش کے موافق ایسا قول کہا، جسے اس نے ائمہ سلف سے اخذ نہیں کیا، اگر وہ درست ہے تو بھی غلط ہے کیونکہ اس نے قرآن کریم پر ایسا حکم لگایا ہے، جس کی وہ دلیل نہیں جانتا تھا اور نہ ہی وہ اس بارے میں اہل اثر و نقل [سلف صالحین] کے مذہب پر واقف ہوا تھا۔''

[الفقیہ والمتفقہ للخطیب: 223/1؛ وسندہ صحیح]

شیخ الاسلام ثانی، عالم ربانی علامہ ابن القیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

أَنَّ إِحْدَاثَ الْقَوْلِ فِي تَفْسِيرِ كِتَابِ اللَّهِ الَّذِي كَانَ السَّلَفُ وَالْأَئِمَّةُ عَلَى خِلَافِهِ يَسْتَلْزِمُ أَحَدَ أَمْرَيْنِ: إِمَّا أَنْ يَكُونَ خَطَأً فِي نَفْسِهِ، أَوْ تَكُونَ أَقْوَالُ السَّلَفِ الْمُخَالِفَةِ لَهُ خَطَأً، وَلَا يَشُكُّ عَاقِلٌ أَنَّهُ أَوْلَى بِالْغَلَطِ وَالْخَطَأِ مِنْ قَوْلِ السَّلَفِ.

''کتاب اللہ کی تفسیر میں کوئی ایسا قول نکالنا کہ سلف اور ائمہ دین اس کے خلاف تھے۔ اس کی دو صورتیں بن سکتی ہیں، یا تو وہ خود غلط ہوگا یا پھر اس کے خلاف سلف کے اقوال غلط ہوں گے۔ کوئی عاقل اس بات میں شک نہیں کر سکتا کہ سلف کے اقوال کی نسبت وہ

قول خود غلطی اور خطا کے زیادہ لائق ہے۔''

[مختصر الصواعق المرسلۃ ص:373]

۳۔ اہل سنت کے مشہور امام ومفسر حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَمَا أَحْسَنُ طُرُقِ التَّفْسِيرِ؟

فَالْجَوَابُ: إِنَّ أَصَحَّ الطُّرُقِ فِي ذَلِكَ أَنْ يُفَسَّرَ الْقُرْآنُ بِالْقُرْآنِ، فَمَا أُجْمِلَ فِي مَكَانٍ فَإِنَّهُ قَدْ فُسِّرَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ، فَإِنْ أَعْيَاكَ ذَلِكَ فَعَلَيْكَ بِالسُّنَّةِ فَإِنَّهَا شَارِحَةٌ لِلْقُرْآنِ وَمُوَضِّحَةٌ لَهُ،---وَالْغَرَضُ أَنَّكَ تَطْلُبُ تفسيرَ الْقُرْآنِ مِنْهُ، فَإِنْ لَمْ تجدْه فَمِنَ السُّنَّةِ،---وَحِينَئِذٍ، إِذَا لَمْ نَجِدِ التَّفْسِيرَ فِي الْقُرْآنِ وَلَا فِي السُّنَّةِ، رَجَعْنَا فِي ذَلِكَ إِلَى أَقْوَالِ الصَّحَابَةِ، فَإِنَّهُمْ أَدْرَى بِذَلِكَ، لِمَا شَاهَدُوا مِنَ الْقَرَائِنِ وَالْأَحْوَالِ الَّتِي اخْتُصُّوا بِهَا، وَلِمَا لَهُمْ مِنَ الْفَهْمِ التَّامِّ، وَالْعِلْمِ الصَّحِيحِ، وَالْعَمَلِ الصَّالِحِ، لَا سِيَّمَا عُلَمَاؤُهُمْ وَكُبَرَاؤُهُمْ، كَالْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ وَالْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ، وَالْأَئِمَّةِ الْمَهْدِيِّينَ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْه---إِذَا لَمْ تَجِدِ التَّفْسِيرَ فِي الْقُرْآنِ وَلَا فِي السُّنَّةِ وَلَا وَجَدْتَهُ عَنِ الصَّحَابَةِ، فَقَدْ رَجَعَ كَثِيرٌ مِنَ الْأَئِمَّةِ فِي ذَلِكَ إِلَى أَقْوَالِ التَّابِعِينَ---فَأَمَّا تَفْسِيرُ الْقُرْآنِ بِمُجَرَّدِ الرَّأْيِ فَحَرَامٌ---

''اگر کوئی کہنے والا یہ کہے: تفسیر القرآن کا سب سے اچھا طریقہ کونسا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے: تفسیر القرآن کا سب سے اچھا طریقہ قرآن کی تفسیر قرآن ہی کے ساتھ

کرنا ہے، کیونکہ ایک جگہ ایک بیان اجمالی طور پر مذکور ہے تو ایک دوسرا مقام اس کی تفسیر کر دیتا ہے، اگر آپ کو اس معاملہ میں مزید تعاون کی ضرورت پڑے تو احادیث کی طرف رجوع کرو، کیونکہ سنت رسول ﷺ قرآن مجید کی تشریح و توضیح ہے۔ ۔۔۔۔۔حاصل کلام یہ ہے کہ قرآن کی تفسیر قرآن ہی سے کی جائے، اگر آپ کو وہاں سے تفسیر نہ ملے تو احادیث مبارکہ کی طرف رجوع کرو۔۔۔۔۔۔۔اسی طرح اگر آپ کو قرآن و سنت سے تفسیر نہ ملے تو اقوال صحابہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے، وہ اسے بہت زیادہ جانتے تھے، اس لئے کہ جو قرینے اور احوال اس وقت تھے، ان کا خاص طور پر علم انہی کو ہوسکتا ہے۔ وہ اس وقت موجود و حاضر تھے۔ علاوہ ازیں کامل سمجھ بوجھ، صحیح علم اور نیک عمل انہی کو حاصل تھا۔ بالخصوص ان بزرگوں کو جوان میں بلند مقام و مرتبہ والے اور زبردست عالم تھے۔ جیسا کہ چاروں ائمہ کرام، جو خلفائے راشدین اور ہدایت یافتہ امام تھے اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔۔۔۔۔اگر آپ کو تفسیر قرآن و حدیث اور اقوال صحابہ سے نہ ملے تو اکثر ائمہ کرام نے یہ رائے دی ہے کہ ایسے موقع پر تابعین کی تفسیر سے مدد لی جائے۔۔۔۔۔۔۔رہی یہ بات کہ قرآن کی تفسیر محض اپنی رائے سے کی جائے تو یہ حرام ہے۔"

[تفسیر ابن کثیر: 15/1۔18؛ بتحقیق عبدالرزاق المہدی]

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَجْهَرُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْقُرْآنِ»

٦٠۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا بیان: تم ایک دوسرے پر قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے آوازیں بلند نہ کیا کرو

116- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ، قِرَاءَةً عَلَيْهِ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ التَّمَّارِ، عَنِ الْبَيَاضِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «خَرَجَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَقَدْ عَلَتْ أَصْوَاتُهُمْ بِالْقِرَاءَةِ» فَقَالَ: «إِنَّ الْمُصَلِّيَ يُنَاجِي رَبَّهُ فَلْيَنْظُرْ مَاذَا يُنَاجِيهِ بِهِ، وَلَا يَجْهَرُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْقُرْآنِ»

۱۱۶۔ سیدنا بیاضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے پاس تشریف لائے، وہ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ تلاوت قرآن مجید کے دوران ان کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یقیناً نمازی آدمی اپنے رب سے مناجات کرتا ہے، اس لئے اسے دیکھنا چاہیے کہ کس عظیم ہستی سے مناجات کر رہا ہے، تم ایک دوسرے پر قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے آوازیں بلند نہ کیا کرو۔

تحقیق

[اسنادہ صحیح]

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ (2237) نے "صحیح" کہا ہے۔

تخریج

مسند الامام أحمد: 36/2

117- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: «اعْتَكَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَمِعَهُمْ يَجْهَرُونَ بِالْقِرَاءَةِ، وَهُوَ فِي قُبَّةٍ فَكَشَفَ السُّتُورَ» وَقَالَ: «أَلَا إِنَّ كُلَّكُمْ مُنَاجٍ رَبَّهُ فَلَا يُؤْذِيَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَلَا يَرْفَعَنَّ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْقِرَاءَةِ» أَوْ قَالَ: «فِي الصَّلَاةِ»

۱۱۷۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے

مسجد میں اعتکاف کیا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو بلند آواز سے قرآن کی قرأت کرتے ہوئے سنا، اس وقت آپ ﷺ خیمہ میں تھے۔ خیمے کا پردہ ہٹا کر فرمایا: تم سب اپنے رب سے ہم کلام ہو، پس ایک دوسرے کو تکلیف مت پہنچاؤ، قرأت میں ایک دوسرے سے آواز بلند نہ کیا کرو۔ یا آپ ﷺ نے فرمایا: نماز میں (آواز بلند نہ کیا کرو۔)

تحقیق

[اسنادہ صحیح]

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ (1162) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

تخریج

مصنف عبدالرزاق: 4216، مسند الامام أحمد: 3/94، سنن أبی داوٗد: 1332

فوائد الحدیث:

اگر کسی جگہ ایک سے زائد آدمی تلاوت قرآن مجید کر رہے ہیں تو اس قدر بلند آواز سے تلاوت نہیں کرنی چاہئے کہ ساتھ والے آدمی کو تلاوت قرآن مجید میں دقت محسوس ہو لیکن قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے پر سلام کہنا سنت ہے۔

۱۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كُنَّا جُلُوسًا فِي الْمَسْجِدِ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ. فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمَ عَلَيْنَا، فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ السَّلَامَ

''ہم مسجد میں بیٹھے قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، ہمیں سلام کیا، ہم نے آپ ﷺ کے سلام کا جواب دیا۔''

[مسند الامام احمد: 150/4؛ وسندہ حسن]

اس حدیث کے بارے میں حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فَفِيهِ دَلَالَةٌ عَلَى السَّلَامِ عَلَى الْقَارِئِ.

''یہ حدیث قرآن کریم پڑھنے والے پر سلام کرنے کو ثابت کرتی ہے۔''

[تفسیر ابن کثیر: 61/1؛ بتحقیق عبد الرزاق المہدی]

الْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ

۶۱۔ قرآن مجید میں جھگڑا کرنے کا بیان

118- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ الْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ»

۱۱۸۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے، قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔

تحقیق

[اسنادہ صحیح]

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ (74) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

تخریج

مسند الامام أحمد:300/2

119- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّزَّالَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَقْرَأُ آيَةً كُنْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ غَيْرَهَا، فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَقَالَ: «كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ لَا تَخْتَلِفُوا فِيهِ، فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فِيهِ»

۱۱۹۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو قرآن کی ایک آیت اس طرح پڑھتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میں نے اس کے خلاف سنا تھا، اس لئے میں اس کا ہاتھ تھامے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رخِ انور اس وجہ سے متغیر ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں ٹھیک پڑھتے ہو، اس میں اختلاف نہ کیا کرو، یقیناً تم سے پہلے لوگ اس میں اختلاف کرنے کی وجہ ہی سے تباہ ہو گئے۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:2410

ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ

٦٢۔ اس میں راویوں کے لفظی اختلاف کا بیان

120- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: هَجَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمِعَ رَجُلَيْنِ يَخْتَلِفَانِ فِي آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ، فَخَرَجَ وَالْغَضَبُ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ: «إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ»

۱۲۰۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو آدمیوں کی آواز سنی، جو قرآن کی ایک آیت میں جھگڑا کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے۔ رخِ زیبا پر غصے کے آثار نمایاں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقیناً تم سے پہلے لوگ کتاب الٰہی میں اختلاف کرنے کی وجہ ہی سے تباہ ہو گئے۔

تحقیق وتخریج

صحیح مسلم:2666

فوائد الحدیث:

۱۔ شارح صحیح مسلم حافظ نووی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی مراد یوں واضح کرتے ہیں:

وَالْأَمْر بِالْقِيَامِ عِنْد الِاخْتِلَاف فِي الْقُرْآن مَحْمُول عِنْد الْعُلَمَاء عَلَى اِخْتِلَاف لَا يَجُوز ، أَوْ اِخْتِلَاف يُوقِع فِيمَا لَا يَجُوز كَاخْتِلَاف فِي نَفْس الْقُرْآن ، أَوْ فِي مَعْنًى مِنْهُ لَا يُسَوَّغ فِيهِ الِاجْتِهَاد ، أَوْ اِخْتِلَاف يُوقِع فِي شَكٍّ أَوْ شُبْهَة ، أَوْ فِتْنَة وَخُصُومَة ، أَوْ شِجَار وَنَحْو ذَلِكَ . وَأَمَّا الِاخْتِلَاف فِي اِسْتِنْبَاط فُرُوع الدِّين مِنْهُ ، وَمُنَاظَرَة أَهْل الْعِلْم فِي ذَلِكَ عَلَى سَبِيل الْفَائِدَة وَإِظْهَار الْحَقّ ، وَاخْتِلَافهمْ فِي ذَلِكَ فَلَيْسَ مَنْهِيًّا عَنْهُ ، بَلْ هُوَ مَأْمُور بِهِ ، وَفَضِيلَة ظَاهِرَة ، وَقَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى هَذَا مِنْ عَهْد الصَّحَابَة إِلَى الْآن . وَاَللَّه أَعْلَم

”جہاں قرآن میں اختلاف ہو رہا ہو وہاں سے اٹھ جانے کے حکم کو علمائے اسلام نے ایسے اختلاف پر محمول کیا ہے، جو جائز نہیں ہے۔ یا ایسا اختلاف جس میں ناجائز کام وقوع پذیر ہوتے ہوں، جیسا کہ صرف قرآن میں اختلاف کرنا ہے۔ یا ایسا اختلاف جس میں اجتہاد کا دروازہ بند ہو، یا پھر وہ ایسا اختلاف ہے جس میں شکوک وشبہات، فتنہ، لڑائی وجھگڑا اور اسی طرح کے کسی دوسرے نقصان کے رونما ہونے کا خدشہ ہو، رہا

فروع دین کے اندر استنباط میں اختلاف، دینی فائدے اور اظہار حق کی غرض سے علما کے درمیان مناظرہ اور آپس میں اختلاف کرنا تو اس سے منع نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ اس کا تو حکم دیا گیا ہے، اس کی فضلیت بھی ظاہر ہے۔ صحابہ کرام کے زمانے سے لے کر آج تک مسلمانوں کا اس کے جائز ہونے پر اتفاق ہے، واللہ اعلم۔''

[شرح صحیح مسلم:219/16]

121- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ فُرَافِصَةَ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ جُنْدُبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اجْتَمِعُوا عَلَى الْقُرْآنِ مَا ائْتَلَفْتُمْ عَلَيْهِ، وَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ عَلَيْهِ فَقُومُوا» وَأَخْبَرَنَا بِهِ مَرَّةً أُخْرَى، وَلَمْ يَرْفَعْهُ

۱۲۱۔ سیدنا جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن اس وقت تک پڑھو، جب تک تمہارا اس میں دل لگا رہے، جب تمہارے خیالات منتشر ہو جائیں، تو پھر اسے پڑھنا چھوڑ دو۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:5060، صحیح مسلم:2667

122- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا

ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ عَلَيْهِ فَقُومُوا»

۱۲۲۔ سیدنا جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن اس وقت تک پڑھو، جب تک تمہارا اس میں دل لگا رہے، جب تمہارے خیالات منتشر ہو جائیں، تو پھر اسے پڑھنا چھوڑ دو۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:5061،صحیح مسلم:2667

123- أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى النَّحْوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَقُومُوا عَنْهُ»

۱۲۳۔ سیدنا جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن اس وقت تک پڑھو، جب تک تمہارا اس میں دل لگا رہے، جب تمہارے خیالات منتشر ہو جائیں، تو پھر اسے پڑھنا چھوڑ دو۔

تحقیق وتخریج

صحیح البخاری:5060،صحیح مسلم:2667

124- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا

الْأَزْرَقُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْنٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: «اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا اتَّفَقْتُمْ عَلَيْهِ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا»

۱۲۴۔ عبداللہ بن صامت سے روایت ہے کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن اس وقت تک پڑھو، جب پوری طرح تمہاری اس میں توجہ ہو، جب تمہارے خیالات منتشر ہو جائیں، تو پھر اسے پڑھنا چھوڑ دو۔

تحقیق

[اسنادہ صحیح]

تخریج

شعب الایمان للبیہقی: 2066

125- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْبَخِيلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ

يُصَلِّ عَلَيَّ» صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۵۔ سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو وہ بخیل ہے۔

تحقیق

[اسنادہ حسن]

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ (3546) نے ''حسن صحیح غریب'' امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ (909) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ولا يقصر عن درجة الحسن۔''

''یہ حسن درجہ سے کم نہیں۔''

(فتح الباری:186/11)

تخریج

مسند الامام أحمد:201/1، سنن الترمذی:3546، فضل الصلاۃ علی النبی للامام اسماعیل القاضی:32، المستدرک علی الصحیحین للحاکم:549/1

126- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فِي الْوِتْرِ قَالَ: «قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ تَوَلَّيْتَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ»

۱۲۶۔ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے قنوت وتر کے لئے یہ کلمات سکھلائے، اے اللہ ہمیں ہدایت دے، ان لوگوں میں شامل کر کے، جن کو تو نے ہدایت دی ہے، ہمیں برکت دے، اس چیز میں، جو تو نے ہمیں عطا کی ہے، ہمیں دوست بنا لے، ان لوگوں میں شامل کر کے، جن کو تو نے دوست بنایا ہے، ہمیں اس چیز کے شر سے محفوظ رکھ، جو تو نے مقدر کر دی ہے، بلاشبہ تو ہی فیصلہ کرتا ہے، تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا، جس کا تو دوست بن جائے، وہ ذلیل و رسوا نہیں ہوتا۔ تو بہت برکت والا اور بہت بلند ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف لانقطاعہ]

عبداللہ بن علی کا سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے لقا وسماع ثابت نہیں۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”وأما روايته عن الحسن بن على فلم يثبت۔“

”سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے اس کی روایت ثابت نہیں۔“

(تہذیب التہذیب:284/5)

لہٰذا حافظ نووی رحمۃ اللہ علیہ (المجموع شرح المہذب:499/3) کا اس کی سند کو ''صحیح،'' کہنا صحیح نہیں۔ اس میں ایک وجہ ضعف اور بھی ہے۔

فوائد الحدیث:

۱۔ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے وتر میں پڑھنے کے لئے یہ کلمات سکھائے:

اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ

''اے اللہ! مجھے ہدایت دے، ان لوگوں میں شامل کر کے، جن کو تو نے ہدایت دی ہے، مجھے عافیت دے، ان لوگوں میں شامل کر کے، جن کو تو نے عافیت دی ہے، مجھے دوست بنا لے، ان لوگوں میں شامل کر کے، جن کو تو نے دوست بنایا ہے، مجھے برکت دے اس چیز میں، جو تو نے مجھے عطا کی ہے،، مجھے بچا اس چیز کے شر سے، جو تو نے مقدر میں کر دی ہے، یقیناً تو ہی فیصلہ کرتا ہے، تیرے خلاف فیصلہ نہیں ہوتا، جس کا تو دوست بن جائے، وہ ذلیل و رسوا نہیں ہوتا اور جس سے تو دشمنی کر لے، وہ عزت نہیں پاتا، اے ہمارے رب! تو بہت بلند اور بہت بابرکت ہے۔''

[سنن أبی داود:1425، سنن الترمذی:464، سنن النسائی:1746، سنن ابن ماجۃ:1778، صحیح، مسند الامام احمد:199/1، وسندہٗ صحیح، سنن الدارمی:1663، وسندہٗ صحیح، الدعاء للطبرانی:748، وسندہٗ صحیح]

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ''حسن''، امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ (1096,1095)،
امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ (945) اور امام ابن الجارود رحمۃ اللہ علیہ (272) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

۲۔ ختم قرآن کریم کے بعد گھر والوں کو جمع کر کے دعا کرنا جائز ہے، جیسا کہ ثابت البنانی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ أَنَسٌ إِذَا خَتَمَ الْقُرْآنَ، جَمَعَ وَلَدَهُ وَأَهْلَ بَيْتِهِ فَدَعَا لَهُمْ

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب قرآن ختم کرتے تو اپنے بیٹوں اور دوسرے گھر والوں کو اکٹھا کر کے ان کے لئے دعا کیا کرتے تھے۔''

[سنن الدارمی: 3517؛ فضائل القرآن للفریابی: 83؛ تفسیر سعید بن منصور: 27؛ وسندہ حسن]

یاد رہے، ختم قرآن سے متعلق منقول دعا ثابت نہیں، البتہ ضعیف سند کے ساتھ یہ دعا مذکور ہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِخْبَاتَ الْمُخْبِتِينَ، وَإِخْلَاصَ الْمُوقِنِينَ، وَمُرَافَقَةَ الْأَبْرَارِ، وَاسْتِحْقَاقَ حَقَائِقِ الْإِيمَانِ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، وَوُجُوبَ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ

''اے اللہ! میں تجھ سے عاجز و انکسار لوگوں کی انکساری، یقین کامل رکھنے والے کے اخلاص، نیک لوگوں کی رفاقت، حقائق الایمان کے استحقاق، ہر نیکی میں حصہ داری، ہر گناہ سے بچاؤ، تیری رحمت کے واجب ہونے، اپنے حق میں بخشش کے پختہ ہونے، جنت میں داخل ہونے کی کامیابی اور جہنم سے نجات کا سوال کرتا ہوں۔''

[مجموع فیہ مصنفات ابی الحسن ابن الحمامی: 278؛ الامالی للشجری: 563]

تبصرہ:

اس کی سند ''ضعیف و منکر'' ہے۔

ابو یحییٰ زکریا بن ابی صمصامہ راوی مجہول ہے۔ قطعی طور پر اس کی توثیق ثابت نہیں۔ دین مجہول راویوں سے نہیں لیا جاتا۔ اس کے بارے میں حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

أتی بخبر منكر عن حسين الجعفي

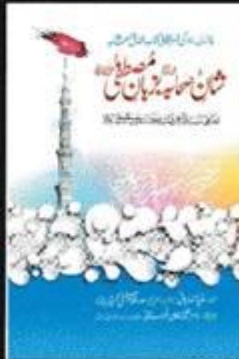
''اس نے حسین جعفی سے ایک منکر روایت بیان کی ہے۔''

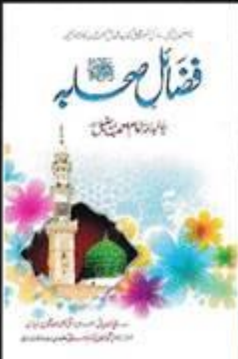
[میزان الاعتدال:73/2]

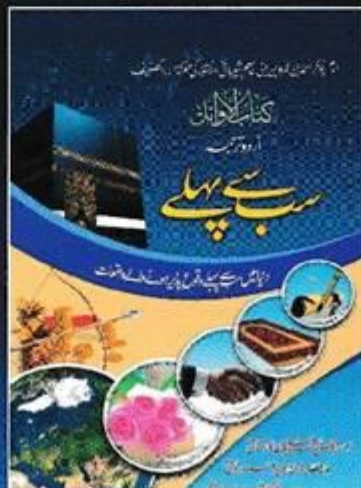
۳۔ قراءت کے اختتام پر ''صدق اللہ العظیم'' کہنے پر کوئی دلیل شرعی نہیں۔ لہٰذا یہ غیر مشروع اور غیر مسنون عمل ہے۔

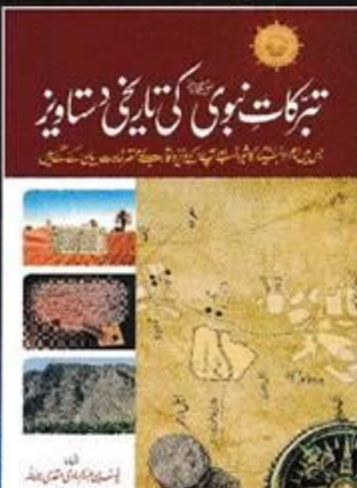
خوبصورت اور معیاری کتابیں











ناشران بک کارنر شوروم بالمقابل اقبال لائبریری بک سٹریٹ جہلم پاکستان
فون نمبر 621953 ،0544-614977 موبائل 0323-5777931 ،0321-5440882

facebook
book cornershowroom

website
www.bookcorner.com.pk

email
bookcornershowroom@gmail.com

ISBN: 978-969-9396-68-7

Rs. 480.00